

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ فَتُنْفَخُ السُّورَةُ فِي كُلِّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۚ ۲۸۱:۲

ترجمہ:- اور اس دن سے ڈرتے رہو جس میں تم سب (اللہ کی طرف لوٹنے  
جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کا معاوضہ پورا پورا ملیگا اور ان پر ظلم رذرا بھی نہ ہوگا۔

# توسلہ آخرت

(حصہ اول)

مشتمل بہ معلومات چند مضامین قرآن حکیم  
مربطہ

محمد عبدالحق صدیقی (اڈوکیٹ)

۱۵۰-۹۱-۲۰ پنی ای سی ایچ ایس

خالد بن ولید روڈ

کراچی ۲۹

۲۹۷۵۸

ص ۷۸

۱۹۰۱۰

# فہرست مضامین نوشتہ آخرت

## حصہ اول

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۶۹	۲- زکوٰۃ :-		۱	پاکی طہارت	۱
۷۲	فصل ۱- حکم اولے زکوٰۃ		۲	غسل وضو تیمم	۲
۷۴	۲- رقم زکوٰۃ کا خرچ		۳	نماز	۳
۸۰	۳- زکوٰۃ ادا کرنے والوں کی تعریف		۷	فصل ۱- احکام	
۸۴	۴- جو غفلت نہیں برتتے		۲۳	۲- رسول اکرم صلعم	
۸۴	۵- زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے		۲۵	۳- تہجد	
۸۷	۶- بلا مخصوص عنوان		۲۹	۴- پابندی وقت	
۸۸	۷- زکوٰۃ اقوام سابق	۷	۳۲	۵- نماز قصر	
۸۹	روزہ	۵	۳۳	۶- نماز بوقت خوف	
۹۰	فصل ۱- احکام		۳۴	۷- نماز بہ دوران جنگ	
۹۷	۲- بعض رعایت		۳۶	۸- نماز جمعہ	
۹۸	۳- سحری		۳۸	۹- نماز خالصتہ للہ	
۱۰۰	۴- اعتکاف		۳۹	۱۰- نماز پڑھنے والوں کی تعریف	
۱۰۱	۵- روزہ داروں کو بشارت		۴۹	۱۱- آداب نماز	
۱۰۲	۶- مخاطب ازواج منہرات		۵۲	۱۲- وہ لوگ جو غفلت نہیں برتتے	
۱۰۳	۷- مخاطب حضرت مریم		۵۳	۱۳- نماز پڑھنا غفلت کا ہی	
۱۰۴	۸- لیلۃ القدر		۵۷	۱۴- بلا مخصوص عنوان	
۱۰۶	۹- حج - عمرہ - طواف	۶	۶۱	۱۵- نماز اقوام سابق	
۱۱۹	قربانی	۷	۶۵	۱۶- غیر مسلم استہزا	
۱۲۴	بیت اللہ	۸	۶۸	۱۷- کافر منافق کی نماز جوازہ کا حکم	

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۴۶	علامات قرب قیامت	۱۵	۱۳۶	سک	۹
۲۵۰	ایام اللہ	۱۶	۱۳۹	شہر الحرام	۱۰
	اقوام سابقہ پر عذاب الہی نازل ہونے کے وجوہ اور اقسام عذاب	۱۷	۱۴۱	شاعر اللہ	۱۱
۲۵۳	(دیکھو فہرست ۴)		۱۴۲	استغفار	۱۲
۲۹۰	فرشتوں کی رفاقت	۱۸	۱۴۸	استعاذہ	۱۳
۲۹۲	دعوت الی اللہ	۱۹	۱۴۹	قرآن حکیم دیکھو	۱۴
				فہرست ۲ اور ۳	

## فہرست ۲ باب ۱۴ قرآن حکیم کی ضمنی فصلیں

صفحہ	مضمون	فصل
۱۵۲	منزل من اللہ	۱- فصل
۱۶۹	آیات الہی	۲
۱۷۱	شہادت الہی	۳
۱۷۲	غرض مصلحت نزول	۴
۱۷۹	دلائل صداقت	۵
۱۸۶	خطاب خصوصی	۶
۱۹۰	چیلنج	۷
۱۹۲	روح محفوظ	۸
۱۹۳	ذریعہ نزول	۹
۱۹۵	زمانہ نزول	۱۰
۱۹۶	طریقہ نزول	۱۱
۱۹۷	حفاظت	۱۲
۱۹۸	ایمان بالقسم	۱۳

صفحہ ۲۰۲	اتباع القرآن	فصل - ۱۳
۲۰۲ "	آداب قرآن مجید	۱۵ "
۲۰۶ "	عظمت	۱۶ "
۲۰۸ "	تبلیغ	۱۷ "
۲۱۱ "	اوصاف	۱۸ "
۲۳۳	تلاوت اثر	۱۹ "
صفحہ ۲۲۶	نماز جہری میں قرآن مجید کی قرأت	۲۰ "
۲۲۶ "	تلاوت نہ کرنے والے	۲۱ "
۲۳۷ "	غور - فکر - تدبیر	۲۲ "
۲۳۸ "	محکم مشابہات	۲۳ "
۲۴۱ "	فیصلہ	۲۴ "
۲۴۳ "	جن اجنبہ	۲۵ "
۲۴۵ "	اعراض	۲۶ "
۲۴۵ "	تنبیہ	۲۷ "

## فصل ۱۸ - اوصاف

### فہرست ۳۳ ضمنی اوصاف قرآن حکیم

۲۱۱	برکت	۱
۲۱۲	بشارت	۲
۲۱۳	بصیرت	۳
۲۱۳	بدون کجی	۴
۲۱۴	باطل کا دخل نہیں	۵
۲۱۵	بزرگ	۶

۲۱۵	حق	۷
۲۱۷	حسرت	۸
۲۱۷	حکمت	۹
۲۱۷	رحمت	۱۰
۲۲۱	روشن دلیل	۱۱
۲۲۱	شفا	۱۲
۲۲۲	فیض	۱۳
۲۲۳	سرتاقان	۱۴
۲۲۴	قول فیصل	۱۵
۲۲۴	مصدق	۱۶
۲۲۴	نصیحت	۱۷
۲۲۷	نذیر	۱۸
۲۲۷	نور	۱۹
۲۲۸	واضح	۲۰
۲۲۹	ہدایت	۲۱

## فہرست ۴ - باب ۱۷

اقوام سابقہ پر عذاب الہی نازل ہونے کے وجوہ اور اقسام عذاب  
ضمنی فصلیں

۲۵۴	حضرت نوح علیہ السلام کا قوم	فصل ۱
۲۶۱	قوم عاد	۲
۲۶۵	قوم ثمود	۳

۲۶۸	حضرت لوط علیہ السلام کی قوم	۴
۲۶۰	اہل مدین	۵
۲۶۱	اصحاب ایکہ	۶
۲۶۲	قارون - فرعون - ھمن	۷
۲۶۳	قوم تبع	۸
۲۶۴	اصحاب الرس	۹
۲۶۶	اہل سبا	۱۰
۲۶۸	فرعون	۱۱
۲۸۷	عذاب بالعموم	

## ضرور ملاحظہ کیجئے

صفحہ ۱۰ - ۱۱ - ۱۶ - ۲۳ -

۱۷۹ - ۱۸۱ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۲۹۰

# غلط نامہ

گزارش :- کیونکہ کتابت کی بعض غلطیاں بہت اہم ہیں۔ خدا معاف فرمائے۔  
براہ مہربانی کتاب کے مطالعہ سے قبل غلطیوں کی اصلاح ضرور کر لیجئے۔

صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح یا اضافہ خواہ حذف طلب
۲۲	۱	تَعْوْمٌ	تَقْوْمٌ
۳۰	۱	امراد	بامراد
۴۳	۱۰	رَزَقْنَاهُمْ	رَزَقْنَاهُمْ
۴۶	آخری سطر	خزاع	فزع
۴۸	آیت سطر ۲	.....	مَا تَقْوُونَ کے بعد "وَلَا" اضافہ کیجئے۔
۴۹	سطر ۱۹	وَأَرْجُلِكُمْ	وَأَرْجُلِكُمْ
۵۸	سطر ۶	مَنْ	مَنْ
.....	.....	وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
۶۰	نیچے سے سطر ۵	اور جب تم نے	اور جب ہم نے
.....	.....	عبارت نہ کرنا	عبادت نہ کرنا
.....	سطر ۶	وَإِذَا أَخَذْنَا	وَإِذَا أَخَذْنَا
۶۳	نیچے سے سطر ۲	پہلا لفظ اور	زائد ہے حذف کر دیجئے
۷۱	آیت سطر ۳	أَيْدِيكُمْ	أَيْدِيكُمْ
.....	نیچے سے آیت	.....	.....
.....	سطر ۲	وَالرُّمَّانِ	وَالرُّمَّانِ
۸۰	سطر ۱۰	لازم کردوں گا	لازم کردوں گا
۸۱	نیچے سے	.....	.....
.....	سطر ۲	مَنْ	مَنْ

صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح یا اضافہ خواہ حذف طلب
۱۰۸	نیچے سے	"کئے" کے بعد	"رجح کے لئے" اضافہ کیجئے
۱۲۳	سطر ۵	وہ وہ	ایک وہ زائد ہے حذف کیجئے
	سطر ۹	بینی	بینی
	سطر ۱۵	مَقَامٌ	مَقَامٌ
۱۲۶	آخری سطر	الْحَرَامُ	الْحَرَامُ
۱۲۸	۱۲		
۱۲۳	آیت	غَفُورٌ	غَفُورٌ
	آخری سطر	وَاسْتَغْفِرُوكَ	وَاسْتَغْفِرُوكَ
۱۲۵	سطر ۱۳	وَاسْتَغْفِرُ	وَاسْتَغْفِرُ
۱۲۶	سطر ۲	وہ کیا تھا	وہ کیا تھا
۱۵۰	۱۲	تخویف	تخویف
۱۸۵	۹	کفار مکہ خود	کفار مکہ نے خود
۱۸۹	۹	تو	زائد ہے حذف کر دیجئے
۲۰۰	۱۳	"ایمان میں ترقی دی"	اسکے بعد اور وہ خوش ہو ہے میں" اضافہ کیجئے
۲۰۱	۲	گواہ اسی میں سے ہے	گواہ اسی میں ہے
۲۰۳	۵	"پیردی مرت کرو"	کے بعد کم ہی تم لوگ نصیحت قبول کرتے ہو" اضافہ کیجئے
۲۰۶	شمار نمبر ۲	.....	اضافہ کیجئے۔ آیت ۱۱ پر آیت ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ پر لا اور آیت ۱۶ پر ط
۲۰۶	شمار نمبر ۵	مَحْفُوظٌ	مَحْفُوظٌ
	آیت ۲۲	مَحْفُوظٌ	مَحْفُوظٌ
	ترجمہ آخری	مَحْفُوظٌ	مَحْفُوظٌ
	سطر	مَحْفُوظٌ	مَحْفُوظٌ



صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح یا اضافہ خواہ حذف طلب
۲۱۸	نیچے سے	فاسدہ سے بچنے کا ہے	اس کے بعد اضافہ کیجئے "اس کو شفا ع"
۲۲۴	سطر ۲		لما فی الصدور سے تعبیر کیا گیا
<del>۲۲۴</del>	سطر ۲	ذِي الذِّكْرِ	ذِي الذِّكْرِ
۲۲۹	سطر ۹	فِيهِ	فِيهِ
۲۳۶	سطر ۴	آیت ۳۰	آیت ۲۰
-	سطر ۱۰	مرتبہ	نماز
۲۴۱	سطر ۱۲		کے بعد اضافہ کیجئے "ترجمہ تفسیری (یہ قرآن) ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں (و لائل سے) محکم کی گئی ہیں پھر (اس کے ساتھ) صاف صاف (بھی) بیان کی گئی ہیں ایک حکیم با خبر کی طرف سے"
۲۵۱	سطر ۵	یہ کہ اللہ (فیصلہ کن)	یہ کہ اللہ کے (فیصلہ کن)
۲۶۲	آیت ۲۷		
	سطر ۲	مؤمنین	مؤمنین
۲۶۳	سطر ۶	بن آدم	بن آدم
۲۷۵	آخری سطر	پ ۲۶ س ۵ آیت ۱۲	زائد ہے حذف کر دیجئے
۲۹۲	سطر ۳	وہ غالب	وہ غالب

# مخاطب

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (پ ۲۰ سن ۲۷)  
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ (۷۹)

سو آپ اللہ پر توکل رکھتے بیشک آپ صریح حق پر ہیں  
إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى وَلَا تَسْمَعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ

آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی پکار سنا سکتے ہیں)

إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ (۸۰)

جب کہ وہ پیچھے پھیر کر چل دیں

وَمَا أَنْتَ بِهَدِي الْعُمَىٰ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ

اور آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے راستہ دکھانے والے نہیں  
إِنْ تَسْمَعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ (۸۱)

آپ تو بس انھیں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں پھر

وہ انہیں مانتے ہیں

رِیَا اللہ! ہر مسلمان مرد و زن کو توفیق عطا فرما کہ وہ تیری آیتوں پر یقین رکھے اور

(اس پر کار بند بھی ہو) آمین

## عرض حال

(۱)

بعد حمد خالق ذوالجمال و لغت حضرت رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم  
 عرض حال اینکه توشیح آخرت حصہ دوم کی طباعت و اشاعت کے بعد اب بفضل ایزدی  
 حصہ اول کی طباعت کی بھی نوبت آگئی ہے۔ یہ تقدم و تاخر کیوں ہوا اس کی وجہ حصہ دوم کے  
 حرف آغاز میں لکھی ہے۔ اس موقع پر اس کا دہرانہ غیر ضروری خیالی کرتا ہوں نیز یہ کہ یہ سلسلہ شروع  
 ہی کیوں کیا گیا اور اس کے لئے وجہ تشریح کیا تھی اس کی بابت بھی میں نے حصہ دوم کے حرف آغاز  
 کے شروع میں کیسے تفصیل سے عرض کیا ہے مختصر الفاظ میں عرض و مقصد صرف اسی قدر  
 ہے کہ قرآن حکیم کے ایک ہی قسم یا سلسلہ کے احکام و مضامین اس طور پر یک جا ہو جائیں کہ کسی  
 متلاشی کو تیس پازوں میں ان کو تلاش کرنے کی زحمت نہ ہو۔ اور ساتھ ہی ساتھ مختصراً  
 تفسیر سے بھی آگاہی ہو جائے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ میری یہ کوشش  
 قبول و کامیاب ہو اور قارئین کرام با حسن وجہ اس سے مستفید و مستفیض ہوں۔ آمین۔

(۲)

اس مجموعہ میں آیات قرآن حکیم کا ترجمہ اور ان کے متعلق مختصر تفسیر زیادہ تر تفسیر  
 ماجدی سے نقل کی گئی ہے البتہ بعض بعض آیات کریمہ کی بابت تفسیر دیگر کتب سے بھی  
 ماخوذ ہے۔ آخر میں حوالہ لکھ دیا گیا ہے۔

(۳)

اس حصہ اول کے چند ابواب یعنی طہارت، غسل، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، قربانی

ب

قرآن حکیم - حصہ دوم میں بھی شامل ہیں جو بہت مختصر طور پر سرسری معلومات کے لیے شامل کئے گئے تھے۔ چنانچہ اس حصہ اول کی ہر چہار فہرست مضامین کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگا کہ اس حصہ اول میں ان جملہ آٹھ ابواب کی بابت حتیٰ الوسع ہر ممکن وضاحت پیش نظر رکھی گئی ہے تاکہ ان کی اہمیت اور افضلیت قرار واقعی طور پر واضح ہونا ممکن ہو۔ دراصل حصہ دوم صرف دنیوی معاملات کی بابت مرتب کیا گیا تھا۔ لیکن اس کی طباعت کے وقت ان آٹھ ابواب کا کچھ کچھ حصہ بھی بطور تبرک شامل کرنا مناسب خیال کیا گیا۔

(۴)

ادائے نماز کی پابندی کے سلسلہ میں توشہ آخرت حصہ دوم کے صفحہ ۹۸ پر لانا جو ہر مرحوم اور سابق ریاست گوالیار کے ایک خاں صاحب کا ذکر ہے۔ خاں صاحب مرحوم کا اسم گرامی (SIR) حسرت اللہ خاں تھا جو ہوا لکھنے سے رہ گیا۔ اسی ذکر کی آخری سطور میں یہ بھی میں نے لکھا ہے کہ "ممکن ہے کہ ان کی اولاد میں سے کوئی صاحب پاکستان میں موجود ہوں۔ چنانچہ بعد کو میرے ایک محترم عنایت فرما کی زبانی مجھ کو معلوم ہوا کہ پارسا باپ کی روپا رسا دختران یہاں کراچی میں موجود ہیں قیصر جہاں بیگم۔ نفیس جہاں بیگم۔"

(۵)

ذباب لطاف حسن تریپٹی صاحب کی کتاب "مقابلہ ہے آئینہ" پانچ اہم انٹرویو پر مشتمل ہے۔ ان انٹرویو میں چند جگہ پابندی ادائے نماز۔ تلاوت قرآن مجید کے ذکر کے ساتھ ہی ساتھ ضمناً ایک صحیح مسلم معاشرے کی نشان دہی کی گئی ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے چند اقتباسات حسب ذیل ہیں

(۱) حبس حمود الرحمن صفحہ ۱۱۵۔

ہمارے زمانے میں یہ ہوتا تھا کہ ہم پڑھائی کا آغاز عربی کے قاعدے سے کرتے تھے گھر کی سب سے بزرگ اور ضعیف عورت ہماری استاد ہوتی تھی۔ جب قرآن مجید کے

ایک دوپارے ختم کر لیتے تھے تو پھر ہمیں کسی مدرسہ میں داخل کیا جاتا تھا۔ مدرسہ کی تعلیم کے دوران میں قرآن کی تدریس و تعلیم کا سلسلہ قائم رہتا تھا۔۔۔۔۔ ہمارے چچا ہمیں باقاعدگی سے اپنے ساتھ مسجد میں لے جایا کرتے تھے۔ یہی محسوس کرتا ہوں کہ اس وقت مسجد سے جو ایک تعلق پیدا ہوا تھا وہ آج بھی موجود ہے۔

(۲) الطان حسن قریشی صاحب صفحہ ۱۵۔

جسٹس صاحب کا باتوں نے مجھے اپنا ماضی یاد دلایا۔۔۔۔۔ ہمارے گھر میں سب صبح سویرے اٹھ جایا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ تہجد کے لئے بہت خاموشی سے اٹھا کرتی تھیں۔ صبح کا اذان کے وقت وہ ہم بچوں کو جگا دیتی تھیں۔ سردی ہو یا گرمی۔ نماز کے لئے مسجد میں جانا ضروری تھا۔ نماز کے بعد ہم سب بھائی بہت ہی مشفق قاری صاحب سے قرآن پڑھتے تھے۔۔۔۔۔ ہم پر ہمارے والدین نے کتنا طرا حسان کیا ہے۔ جب یہ سوچتا ہوں تو بے اختیار آنسو نکل آتے ہیں۔ اگر بچپن اور لڑکپن میں ہمیں ان کی رہنمائی حاصل نہ ہوتی تو معلوم نہیں آج ہم کس ڈگر پر ہوتے۔

(۳) جسٹس محبوب مرشد صفحہ ۷۷۔

..... میں مقدمات کا فیصلہ کرتے وقت قرآن سے رہنمائی اور روحانی فیضان حاصل کرتا ہوں۔۔۔۔۔ خدا کی قسم جب رسول کے بغیر ایمانی کیفیت اور دینی شعور بیدار نہیں ہو سکتا۔ اس ذات کی محبت میں ڈوبے بغیر زندگی کا صحیح مفہوم آشکارا نہیں ہوتا اور انسان اپنی حقیقی عظمت سے نا آشنا ہی رہتا ہے۔۔۔۔۔ میں عدالتی فیصلوں میں قرآن سنت اور فقہ کے حوالہ دینا زیادہ پسند کرتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ اصول اور مبادی جن کا منصوص ہونا ثابت ہے ہم ان میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ میں نے عدل کا تصور قرآن کے ایک لفظ "میزان" سے اخذ کیا ہے۔۔۔۔۔ میرے والد بزرگوار۔۔۔۔۔ صبح کے وقت قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے۔۔۔۔۔ میں بھی باقاعدگی سے قرآن کی تلاوت

اس موقع پر تصفیہ مقدمات کے تعلق میں کوئی اقتباس یا کوئی واقعہ تحریر کرنا  
گوتلحا غیر متعلق بات ہے لیکن چونکہ عدل و انصاف کا تعلق بھی قرآنی احکام ہی سے ہے  
اور عوام کا فائدہ اس میں مضمر ہو سکتا ہے اس لئے جسٹس حمود الرحمن کے چند جملہ اور  
میری زمانہ ملازمت کا ایک واقعہ تحریر کرنے میں کوئی مضافتہ نہیں خیال کرتا ہوں

ملاحظہ ہو :-

(الف) جسٹس حمود الرحمن صفحہ ۱۲۶۔

..... مظلوم جب ہمارے پاس داد رسی کے لئے آتا ہے تو احترام انسانیت کا  
شعور چراغ کی کوین جاتا ہے اس نوع کے مقدمات میں راتوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے  
ایسے میں خدا کی رہنمائی حاصل کرنے کے لئے نگاہیں بار بار اوپر اٹھتی ہیں اور میں نے  
اکثر یہ محسوس کیا ہے کہ خدا رہنمائی کرتا ہے۔

(ب) جسٹس حمود الرحمن کے حوالہ کے بعد اپنا ذاتی حوالہ یا واقعہ لکھنا گو  
ناموزوں و نامناسب معلوم ہوتا ہے اور لکھتے ہوئے قلم رکنا ہے لیکن چونکہ واقعہ صحیح  
اور عیب نیر سے اس لئے لکھتا ہوں کہ سابق ریاست گوالیار کے ایک ضلع میں بحیثیت  
ڈسٹرکٹ ویشن جج میں مامور تھا، ۳۸ یا ۳۹ کے دوران ایک سنسنی خیز قتل کے مقدمہ  
میں حسب معمول رات کے وقت میں نے تجویز لکھنا شروع کر کے جب ماخوذیت کے دلائل  
لکھنے کی ابتدا کی تو گو جاڑے کا موسم تھا میری پیشانی پر پسینہ آگیا۔ طبیعت گھبرانے لگی اور  
ہیبت سی طاری ہو گئی۔ میں نے تجویز لکھنا بند کر دی اور سو رہا۔ دوسری شب جب  
پھر تجویز لکھنے کی ابتدا کی تو کم و بیش پھر وہی کیفیت طاری ہوئی۔ اس مقدمہ کی  
ایک خصوصیت اور اہمیت اس وجہ سے بھی تھی کہ ملزم کی حقیقی بہن اور بھانجہ  
نے ملزم کے خلاف، چشم دید شہادت ادا کی تھی۔ چنانچہ بالترتیب دو مرتبہ یہ کیفیت

طاری ہوئی تو میں نے خیال کیا کہ کوئی خاص سبب ہے اور شاید ماخوذیت کی بابت میری رائے صحیح نہیں ہے۔ میں نے دوبارہ بحث سننے کے لئے نوٹس جاری کیا۔ اور اس معاملہ کا روزنامہ خاص طلب کر کے بالکل شروع سے مطالعہ کیا۔ دوبارہ بحث سننے کے بعد میری رائے تبدیل ہو گئی اور پھر حجب میں نے بریت کے دلائل لکھنا شروع کئے تو ایک خاص قسم کا سکون و اطمینان محسوس کیا چنانچہ میں نے ملزم کو بری کر دیا۔ پولیس کی اپیل پر ہائیکورٹ سے ملزم کو جس دوام کی سزا ہوئی۔ لیکن ملزم کی اپیل پر جو ڈیشنل کمیٹی نے میری رائے اتفاق کرتے ہوئے ملزم کو بری کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد مجھ سے میرے ایک دوست جو ڈیشنل آفیسر نے بیان کیا کہ اس مقدمہ کے کیٹنگ مجسٹریٹ نے ان سے کہا تھا کہ کیا یہ شہرت صحیح ہے کہ ان کو درمیرا نام لے کر کوئی شخص اصل واقعہ بتا جاتا ہے کیونکہ فلاں قتل کے معاملہ میں ملزم بیگناہ تھا اور فلاں فلاں وجوہ کی بنا پر اس کے خلاف غلط الزام عائد کیا گیا تھا اور فلاں جج (یعنی میں) صحیح نتیجہ پر پہنچے۔

میری گذشتہ نصف صدی کی زندگی کے سینکڑوں افسانے واقعات ہیں جن سے میں نتیجہ اخذ کرتا رہا ہوں کہ نیک بیتی۔ اخلاص۔ راست گوئی۔ منصف مزاجی۔ خشیت الہی ایسے اوصاف ہیں جو صحیح اور سیدھے راستہ کی طرف ضرور رہبری کرتے اور روحانی سکون و اطمینان کا سبب ہوتے ہیں برخلاف اس کے میر ذاتی مشاہدہ ہے محض لفاظی یا سخن پروری نہیں کہ بدنیت۔ منافق المزاج۔ دغا بازی۔ فریب کاری بدکلامی دروغ بانی کے عادی۔ سازشی اور رشوت خور کو بظاہر کامیاب نظر آئے لیکن ان کا نتیجہ بد سے بدتر ہوا اور میرا تو یہ بھی خیال ہے کہ جو لوگ ان افعال قبیحہ کے عادی ہیں ان کا ضمیر خود ان کو ملامت کرتا ہوگا اور ان کو سکون قلب حاصل نہ ہوگا۔ یہ ایک ایسا موضوع درمیان میں آ گیا جو خود ایک ضخیم کتاب کا محتاج ہے اور اس مجموعہ کے موضوع سے متعلق نہیں لہذا سخن کوتاہ باید والسلام۔

ف

(۷)

گزشتہ بیس سال سے میں اس کوشش میں مصروف ہوں کہ جہاں تک میری عقل و فہم رہبری کر سکے قرآن حکیم کا ہر مضمون خواہ دین سے متعلق ہو یا دنیا سے اسی طور پر جدا جدا ضبط تحریر میں آجائے چنانچہ اس وقت تک چودہ سو عنوانات کا میں نے انتخاب کیا ہے اور ان کے تحت آیات قرآن مجید لکھا جا کر نئے کا سلسلہ جاری ہے۔ چونکہ اس خدمت کی انجام دہی میں تنہا مصروف ہوں اور میری عمر بھی اوسط عمر سے متجاوز ہو گئی ہے اس لئے اس خدمت کی تکمیل کی امید تو نہیں کر سکتا ہوں البتہ اس خدمت میں تادم آخر مصروف رہنا ہی اب میرا نصب العین ہے۔

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

والصلوة والسلام علی رسولہ الکریمی

نقط

محمد عبد الحمید صدیقی

۱۲ ستمبر ۱۹۷۲ء

کراچی



## باب اول

# پاکی۔ طہارت

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۲۲۲ -

..... إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۲۲۲

ترجمہ۔ بیشک اللہ محبت رکھتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتا ہے پاک صاف رہنے والوں سے۔  
تفسیر۔ صفائی و طہارت کی یہ روح قرآنی عام ہے۔ اور اس کے تحت میں جسمانی اور ظاہری صفائی پوری طرح آجاتی ہے۔ اسلام کی اس لطافت پسندی۔ زلفافت پسندی۔ طہارت پسندی کے مقابلے میں دوسرے پر وہ مذاہب ہیں جن میں قرب حق کا ذریعہ صفائی کو نہیں عین جسمانی گندگی۔ کثافت و غلاظت کو قرار دیا گیا ہے۔ مشرک قوموں میں جو فرقے اگھورینتی کے نام سے ہیں ان کے تفصیلی ذکر سے تو ان صفحات کو بخش کرنے کی جرأت نہیں۔ خود مسیحیت کی تاریخ میں صدیوں تک راہبوں کے لئے غسل یا جسم کی شست و شو ایک مستقل معصیت رہی ہے۔ ماجد

(۲) پ ۶ س ۵ - آیت ۶ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ  
وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ..... مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ  
عَلَيْكُمْ مِنْ حَرْجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ  
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۶

ترجمہ۔ اے ایمان والو جب تم نماز کو اٹھو ..... اور اگر تم حالت جنابت میں  
ہو تو در سارا جسم (پاک صاف کر لو)۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تمہارے اوپر کوئی تنگی ڈالے بلکہ  
(وہ تو یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک صاف رکھے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر گزاری کرو۔  
تفسیر۔ سارا جسم پاک صاف کر دو یعنی غسل کر لو۔ یا سارا جسم کو پانی سے دھو ڈالو۔ (ماجد)

(۳) پ ۱۱-س ۹-آیت ۱۰۸-

..... وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ۱۰۸

ترجمہ ۱- اور اللہ خوب پاک ہونیوالوں کو پسند کرتا ہے۔

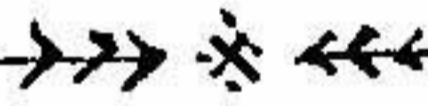
(۴) پ ۲۹-س ۴۲-آیت ۴-

وَتِيَابِكَ فَطَهِّرْ ۴

اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔

تفسیر:- یعنی طہارت ظاہری کا اہتمام رکھئے۔ فقہی احکام و ہدایات کا نزول ابتدائے

وحی ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ اور یہ آیت احکام فقہی کی اولین آیات میں سے ہے (ماجد)



باب ۲

## غسل و وضو تیمم مسح

پ ۶-س ۵-آیت ۶-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا

اے ایمان والو جب تم نماز کو اٹھو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں

وَجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ

سمیت دھولیا کرو اور اپنے سروں پر مسح کر لیا کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت

وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ط

دھولیا کرو اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو سارا جسم پاک صاف کرو اور اگر تم بیمار

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ

ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی استنجائے آئے یا تم نے عورت سے صحبت کی ہو پھر تم کو

اَوَلَمْ تَسْتَمِ الْنِسَاءُ فَلََمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا  
 پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں  
 فَا مَسْكُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ  
 پر اس سے مسح کر لیا کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تمہارے اوپر کوئی تنگی  
 لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ  
 ڈالے بلکہ وہ (توبہ) چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک صاف رکھے  
 نِعْمَتَكُمْ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (۶)  
 اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر گزاری کرو۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ وضو پر وضو کرنے کے استحباب کے سب قائل ہیں۔

نوٹ ۲۔ اسلام بہ خلاف دوسرے مذہبوں کے باطنی پاکیزگی کے ساتھ  
 ساتھ ظاہری اور جسمانی صفائی کا بھی بہت قائل ہے اور اس نے اپنی مرکزی عبادت نماز  
 سے قبل وضو کو لازمی ٹھہرایا ہے کہ بغیر اس کے نماز درست ہی نہیں۔

نوٹ ۳۔ وضو میں فرض صرف چار چیزیں ہیں۔

(۱) چہرہ کا دھونا (۲) ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا (۳) سر کا مسح کرنا یا پانی میں تر  
 کیا ہوا ہاتھ سر پر پھینا (۴) پیروں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

نوٹ ۴۔ ان کے علاوہ اور جو چیزیں ہیں۔ کلی کرنا۔ سواک کرنا۔ ناک میں پانی لینا۔

غرغره کرنا۔ نس علیٰ ہذا۔ ان میں سے بعض امور مسنون ہیں اور بعض مستحب ہیں۔

نوٹ ۵۔ سردی لگ جانے کا خوف بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ۔ پانی لانے میں بہت

زیادہ دشواریاں۔ یہ ساری چیزیں پانی نہ ملنے ہی کے حکم میں داخل ہیں۔

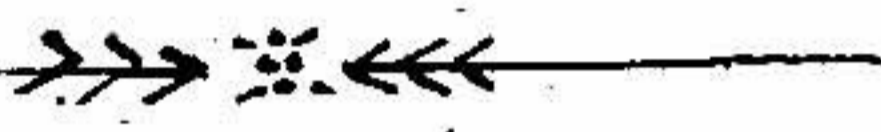
نوٹ ۶۔ حنفیہ کے یہاں سردی کے عذر پر بجائے غسل کے تیمم کر لینا بالکل جائز ہے۔

نوٹ ۷۔ تیمم۔ ایسی مٹی پر جو خود غیر طہر یا گندی نہ ہو۔ دو بار ہاتھ مار کر پہلی

باز پورے چہرے اور دوسری بار ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیر لینا۔

نوٹ ۱۔ وضو کے لئے پانی کی بابت امام ابو حنیفہ نے اتنی وسعت رکھی ہے کہ رنگ، مزہ، یا بوبد لے ہوئے پانی تک کی اجازت دیدی ہے۔

نوٹ ۲۔ جنس ارصن کی تمام چیزوں پر تیمم جائز ہے۔۔۔ شناخت یہ ہے کہ وہ آگ میں نہ جل جائے۔ نہ اس سے پگھل جائے۔ چنانچہ گبرو، پتھر، سرسہ، یا قوت، زبرد وغیرہ پر۔۔۔ عمل جائز ہے۔ البتہ راکھ پر جائز نہیں۔ (راجد)



## باب ۳ نماز

(چند امور توجہ طلب)

(۱) نماز۔ یہ فارسی لفظ ہے معنی ہیں عبادت۔ دعا۔ عاجزی۔ خدمتگاری اور

نیاز۔ صلوٰۃ۔ یہ عربی لفظ ہے معنی ہیں نماز۔ دعا۔ استغفار۔ بزرگی بیان کرنا۔ پاکی بیان

کرنا۔ (۲) (بدنی عبادت میں نماز کا اولین درجہ ہے) نماز کی فرضیت اور اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ میرے شمار کے مطابق، قرآن حکیم کی ایک سو پانچ آیت میں بصراحت نماز کا ذکر ہے اور وہ آیت ان کے علاوہ ہیں

جن میں رکوع سجود تسبیح اور دیگر اسی قسم کے الفاظ سے بعض مترجمین نے مراد "نماز" لکھی ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ مَنْ اَقَامَهَا

اَقَامَ الدِّينَ وَمَنْ هَدَىٰ مَهَادِمَ الدِّينِ" (ترجمہ: نماز دین کا ستون ہے جس نے

اُسے قائم کیا اُس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اُسے گرا دیا اُس نے دین کو گرا دیا)

حضرت امام بخاری نے فرمایا کہ۔۔

اِغْتَنِمْ فِي الْفَرَاغِ فَضْلَ رُكُوعٍ  
فَعَسَىٰ اَنْ يَكُوْنَ مَوْتِكَ بَعْتَةً

دراخت کے وقت رکوع و سجود کو غنیمت سمجھو۔ مبارک اچانک موت آجائے

کسی شاعر کا شعر ہے کہ :-

روز محشر کہ جاں گداز بود

اولیں پریش نماز بود

(۳) (الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی کہ :-

پ ۱۳ س ۱۴ - آیت ۲۰ -

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي.....

ترجمہ :- اے میرے پروردگار مجھ کو بھی نماز کا پابند رکھے اور میری نسل میں سے بھی (کچھ کو)

تفسیر ماجدی "نماز کی اہمیت اسی سے ظاہر ہے کہ ایک نبی جلیل القدر اپنے حق میں اس کے واسطے

دعا کی خصوصی کرتے ہیں۔

(ب) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سلسلہ میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :-

پ ۱۶ س ۱۹ - آیت ۵۵ -

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ -

ترجمہ :- اور اپنے متعلقین کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے رہتے تھے۔

تفسیر ماجدی) یہ وصف ایک پیغمبر کے سلسلہ میں بیان ہو رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اپنے

اعزہ اقارب و احباب کو عبادت بدنی و مالی کی ترغیب دلاتے رہنا کئی بڑی فضیلت کا چیز ہے۔

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ :-

پ ۱۶ س ۲۰ - آیت ۱۴ -

“وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي”

اور میری ہی یاد کی نماز پڑھا کرو۔

(تفسیر ماجدی) اس میں نماز کی غایت بیان کر دی کہ اس لئے اصل مقصود یاد الہی کو دل میں

تازہ رکھنا ہے۔

(د) حضرت زکریا کے سلسلہ میں ارشاد ہے کہ۔

پ ۳-۳-۳۹- آیت ۳۹-  
 ”وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ“

ترجمہ:- اور وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے محراب میں۔ (تھا نومی)

(ک) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الفاظ پ ۱۶ س ۱۹- آیت ۳۱ میں ارشاد ہوئے ہیں کہ۔

”وَأَوْصِيَنِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا“

اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں۔ (تھا نومی)

(۵) حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی بنی اسرائیل کو ہدایت فرمائی گئی کہ۔

پ ۱ س ۲- آیت ۲۳-

”وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ“

ترجمہ:- اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (نماز میں) جھکنے والوں کے ساتھ جھکتے رہو۔

(باجد)

(نوٹ) حوالہ جات مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ نماز کی اہمیت محتاج دلیل نہیں ہے اور نہ فریضہ نماز

کا ضرورت باقی رہتی ہے۔ پ ۱۰ س ۹- آیت ۵ کے سلسلہ میں مفسرین نے یہاں تک لکھا ہے کہ۔

(الف) ..... ظاہر سلطانی کی حد ٹھہرائی۔ ایمان لانا۔ کفر سے توبہ اور نماز اور زکوٰۃ۔ اسی

واسطے جب کوئی شخص نماز چھوڑے یا زکوٰۃ پھر اس سے امان اٹھائی حضرت صدیق نے زکوٰۃ کے

منکروں کو برابر کافروں کے قتل فرمایا (موضح القرآن)

## فصل ۱ احکام

”مستحق زبردملات بطرح عدم ایمان ہے اسی طرح ترک نماز بھی“

(ماجد جلد ۱ حاشیہ صفحہ ۱۱۶۰)

(بہ تعلق اقامت نماز)

(۱) پ ۱ س ۲ - آیت ۴۵ - ۴۶ - (ترجمہ از ماجد)  
وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا

اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور وہ بیشک گراں ہے مگر خستوع

عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْقَوْنَ بِهِمْ وَ

رکھنے والوں پر (نہیں) جنہیں اس کا خیال رہتا ہے کہ انہیں اپنے پروردگار سے

أَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (۴۶)

ملنا رہتا ہے اور اس کا کہ انہیں اسکی طرف واپس ہونا ہے۔

(ترجمہ از آزاد) اور (دیکھو) صبر اور نماز (کی قوتوں) سے (اپنی اصلاح میں) مدد

لو لیکن نماز ایک ایسا عمل ہے جو (انسان کی راحت طلب طبیعت پر) بہت ہی کٹھن گذرتا ہے،

البتہ جن لوگوں کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور جو سمجھتے ہیں کہ انہیں اپنے پروردگار سے

ملنا اور (بالآخر) اس کے حضور لوٹنا ہے۔ تو ان پر یہ عمل کٹھن نہیں ہو سکتا۔

### بعض الفاظ کی تشریح

(الف) صبر - صبر کے لغوی معنی روکنے اور باندھنے کے ہیں۔ اس سے مراد ارادے

کی مضبوطی، عزم کی پختگی اور خواہشات نفس کا انضباط ہے۔ ارشاد الہی کا مدعا یہ ہے کہ اس

اخلاقی صفت کو اپنے اندر پرورش کرو۔ (موردی)

(ب) اصطلاح شریعت میں صبر کہتے ہیں عقل اور شریعت جن امور کا حکم دیتی ہے ان پر نفس کو جائے رکھنا اور جن سے منع کرتی ہے ان سے باز رکھنا (قاموس)

(ج) محنت سہارنا۔ (قادر)

(۲) لکبیرۃ، ایک سخت شکل کا مہ ہے (مودودی) دشوار ضرور ہے (تھانوی) بہت ہی کھن گزرتا

ہے (آزاد) البتہ وہ بھاری ہے (قادر) دہند شاق ہے (ندیر) البتہ بڑی ہے (رفیع)

(۳) خشعین۔ (الف) عاجزی کرنے والے (رفیع) جن کے قلوب میں خشوع ہے (تھانوی) فرمانبردار

بندے (مودودی) جن لوگوں کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں (آزاد)

(مصدر) خشیتہ۔ اس خوف کو کہتے ہیں جس کے ساتھ تعظیم ملی ہوئی ہو۔ ... جس سے

ڈرا جائے اس کی عظمت کا علم ہو۔ (قاموس)

خشوع۔ عاجزی۔ فروتنی۔ (قاموس)

(ب) "خشوع" کے معنی ہیں کسی کے سامنے خوف و ہیبت کے ساتھ ساکنی اور پست ہونا

چنانچہ ابن عباس نے "خاشعون" کی تفسیر "خائفون۔ ساکنون" سے کی ہے خشوع میں ایک طرح کا

سکون و تذلل مقبر ہے۔۔۔۔۔ اصل خشوع قلب کا ہے اور اعضاء بدن کا خشوع اس کا تابع ہے جب نماز

میں قلب خاشع و خائف اور ساکن و پست ہوگا تو خیالات ادھر ادھر بھٹکتے نہیں پھر نیگے

ایک ہی مقصود پر جم جائیں گے پھر خوف و ہیبت اور سکون و خضوع کے آثار بدن پر بھی ظاہر ہونگے

مثلاً بازو اور سر جھکانا نگاہ پست رکھنا ادب سے دست بستہ کھڑا ہونا۔ ادھر ادھر نہ تکانا پڑے یا

دارھی وغیرہ سے نہ کھینلنا۔ انگلیاں نہ چٹخانا اور اسی قسم کے بہت سے افعال و احوال لوازم خشوع

میں سے ہیں احادیث میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے منقول ہے

کہ نماز میں ایسے ساکن ہوتے تھے جیسے ایک بے جان لکڑی اور کہا جاتا تھا کہ یہ خشوع ہے۔۔۔ خشوع

قبول صلوٰۃ کیلئے شرط ہے۔۔۔ (عثمانی حاشیہ تحت آیتہ ۲- پ ۴۸ ص ۲۳)

نوٹ۔ لفظ صلوٰۃ کے معنی اور تشریح۔ ملاحظہ ہو فیصلہ ۱۔



۱۔ تفسیر: صبر سے مال کی طلب اور محبت جائے گی۔ اور نماز سے عبودیت و تذلل آئیگا۔ اور جب جاہ کم ہوگی۔ صبر و نماز حضور دل سے بہت بھاری ہے مگر ان پر آسان ہے جو عاجزی کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں جن کا خیال اور دھیان یہ ہے کہ ہم کو خدا کے روبرو ہونا اور اس کی طرف پھر جانا ہے یعنی نماز میں خدا کا قرب اور گویا اس سے ملاقات ہے، یا قیامت میں حساب و کتاب کے لئے روبرو جانا ہے۔ (ہند)

۲۔ صبر اور نماز دو بڑی روحانی قوتیں ہیں جن سے اصلاح نفس اور انقلاب حال میں مدد ملی جاسکتی ہے۔ (آزاد)

۳۔ .... جسے یہ خیال ہو کہ کبھی مر کر اپنے خدا کے سامنے جانا بھی ہے اس کے لئے نماز ادا کرنا نہیں بلکہ نماز کا چھوڑنا شکل ہے۔ (مودودی)

۴۔ قوت پکڑ و محنت سہارنے سے اور نماز سے یعنی اس کی عادت کرو ..... (قادر)

۵۔ صبر ایک ایسی فضیلت ہے کہ جو اس کو اختیار کر لیتا ہے دنیا کی تکلیفیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں اور یہی حال نماز کا ہے ..... جناب رسالت مآب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی عادت تھی کہ جب آپ کو کسی طرح کی تشویش لاحق حال ہوتی تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے مگر جن لوگوں کو خدا کا اور عاقبت کا خیال نہیں ان کو نماز کا پابندی بھی بجائے خود ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے۔ (نزیر)

۶۔ ..... نفسیات جدید میں محرک عمل دو ہی چیزیں مانی گئی ہیں۔ ترغیب و ترہیب۔

ترغیب کا جزو انہم ملقوا و بہم میں جزا و اجر کے استحضار سے آگیا۔ اور ترہیب کا جزو انہم الہ را جعون میں مراقبہ مواخذہ سے آگیا۔ یظنون ظن لغت میں شک اور یقین دونوں کے معنی میں آیا ہے ..... یہاں اکثر ائمہ تفسیر نے یقین ہی کے معنی میں لیا ہے۔

(ماجد)

(۲) پ ۱- س ۲- آیت ۱۱

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ

ترجمہ از ماجد۔ اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو کچھ بھلائی تم اپنے واسطے آگے

مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوا عِنْدَ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۱۱

بھیج دے گا اُسے اللہ کے پاس پاوگے یقیناً تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ اس کا خوب دیکھنے والا ہے۔

ترجمہ از آزاد۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ یاد رکھو جو کچھ بھی تم اپنے لئے نیکی

کی پونجی پہلے سے اکٹھی کر لوگے۔ اللہ کے پاس اس کے نتیجے موجود پاؤگے یعنی مستقبل میں اس کے نتائج و ثمرات ظاہر ہوں گے تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔

تفسیر۔ (۱) تجلوا ۱۱۔ اسے پا لوگے یعنی اس کے اجر و ثواب کو پا لوگے۔ یہ

مراد نہیں کہ یعنی وہ عمل موجود ملے گا۔ (ماجد)

(۲) نماز اور زکوٰۃ یعنی قلبی اور مالی عبادت کی سرگرمی ایک ایسی حالت ہے جس

سے جماعت کی معنوی استعداد نشوونما پاتی ہے۔ اور قوی ہوتی ہے۔ جس جماعت میں یہ

سرگرمی موجود ہو وہ نہ تو دین سے برگشتہ ہو سکتی ہے نہ اس کی اجتماعی قوت میں کمزوری

آ سکتی ہے۔ (آزاد)

(۳) پ ۲- س ۲- آیت ۱۵۳

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ط إِنَّ

لے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک

اللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۱۵۳

اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

تفسیر۔ نماز کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے ذکر اور فکر سے روح کو

تقویت ملتی ہے۔ (آزاد)

(۴) پ ۲ س ۲ - آیت ۲۳۸

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ وَتُؤْمِرُوا بِاللَّهِ

(سب ہی) نمازوں کی پابندی رکھو۔ اور (خصوصاً) درمیان نماز کی اور اللہ کے

قِنْتَيْنِ ۲۳۸

سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہا کرو۔

تفسیر، حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ محققین نے محافظتِ صلوٰۃ کے تین درجہ قرار دیے

ہیں۔ ۱- ادنیٰ یہ کہ نماز وقت پر پڑھی جائے اور فرائض و واجبات ترک نہ کئے جائیں۔

۲- اوسط یہ کہ جسم ہر طرح طہارت ظاہری سے آراستہ ہو، طبیعت اکل حلال کی خوگر

ہو۔ دل میں خشوع و خضوع ہو سنن و مستحبات کی پوری رعایت رہے۔

۳- اعلیٰ یہ کہ نماز گویا حق تعالیٰ کے مواجہہ میں ہو رہی ہے اس قدر حضور قلب و استغراق

رہے۔ (ماجد)

الصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ - اکثر ائمہ تفسیر نے نماز عصر مراد لی ہے اور یہی معنی..... حضرت علیؓ

..... تابعین اور امام ابو حنیفہ..... سے مروی ہوئے ہیں۔ (ماجد)

قِنْتَيْنِ - عباد و نیاز میں ڈوبے ہوئے (آزاد)

۴- لفظ قنوت بہت جامع ہے اور حاوی ہے ذکر اور دعا اور خشوع و خضوع پر۔ (ماجد)

۵- ادب سے۔ (قادر) ۶- فرمانبرداری خشوع و خضوع کرنے والے۔ (قاموس)

۵- پ ۵ س ۴ - آیت ۴۴ -

أَكْمَرْنَا إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ

کیا تو نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کیا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روک

أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ..... (۴۴)

رہو اور نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔

تفسیر:۔ (۱) یہاں ذکر ان عاقبت کوش مسلمانوں کا ہے جو میدان جنگ میں جانے سے جملہ حوالہ ڈھونڈے جانے لگے۔ (خلاصہ حاشیہ ماجد)

(۲)۔۔۔۔۔ مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر۔۔۔۔۔ رخصت مانگتے کہ ہم کفار سے مقاتلہ کریں اور ان سے ظلم کا بدلہ لیں آپ مسلمانوں کو لڑائی سے روکتے کہ مجھ کو مقاتلہ کا حکم نہیں ہوا۔ بلکہ صبر اور درگزر کا حکم ہے اور فرماتے کہ نماز اور زکوٰۃ کا جو حکم تم کو ہو چکا ہے اس کو برابر کئے جاؤ۔۔۔۔۔ شیخ الہند

(۶) پ ۵ - س ۴ - آیت ۱۰۳ -

فَإِذَا أَطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ

اور پھر جب تمہیں اطمینان حاصل ہو جائے تو نماز کی اقامت کرو بیشک نماز تو ایمان

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّقْشُورًا (۱۰۳)

والوں پر پابندی وقت کیساتھ فرض ہے۔

تفسیر:۔۔۔۔۔ فَإِذَا أَطْمَأْنَنْتُمْ یعنی سفر اور خوف کی حالتیں ختم ہو جائیں (ماجد)

أَقِمُوا الصَّلَاةَ۔۔۔۔۔ اقامت صلوٰۃ سے مراد نماز کا اس کے جملہ شرائط ہی کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے۔ (ماجد)

کتاباً مقشوراً۔ وقت کی قید کے ساتھ فرض کر دی گئی ہے (آزاد)

(نوٹ: دیکھو فصل ۲ پابندی اوقات)

(۷) پ ۷ - س ۶ - آیت ۷۲ -

وَأَنَّ أَقِمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوا ۗ وَهُوَ الَّذِي

اور یہ کہ نماز کے پابند رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی ہے جس کے

إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (۷۲)

پاس تم (سب) جمع کئے جاؤ گے۔

(۸) پ ۸ س ۵ - آیت ۱۲۹ -

..... وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ

(ترجمہ رفیع) اور سیدھا کر و منہ اپنے کو نزدیک ہر نماز کے اور پکارو اس کو

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ

خالص کر دو اسطے اس کے عبادت -

(ترجمہ قادر) اور سیدھے کرو اپنے منہ ہر نماز کے وقت اور پکارو اس کو نرے

اس کے حکم بردار ہو کر -

(ترجمہ ماجد) اور تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا کرو اور اسے (یعنی اللہ کو)

پکارا کرو - دین کو اسما کے واسطے خالص کر کے -

تفسیر: نوٹ: ۱۔ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ - یعنی ہر عبادت کے وقت اپنی توجہ اللہ

ہی کی طرف رکھو (ماجد)

عند کل مسجد: (الف) ہر ایک نماز کے وقت (نذیر) (ب) ہر نماز کے

وقت (سند) (ج) مسجد ظن زمان و مکان دونوں ہے - یعنی سجدہ کے وقت کے بھی ہیں

اور سجدہ کی جگہ کے بھی - یہاں مراد اول الذکر یعنی سجدہ کے وقت سے لی گئی ہے (ماجد)

(۹) پ ۱۲ س ۱۱ - آیت ۱۱۴

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَدُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ ط

اور آپ نماز کی پابندی رکھتے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرَى لِلَّذِينَ كَرِهُوا (۱۱۴)

میں بیشک نیکیاں مٹا دیتی ہیں بدیوں کو یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے -

تفسیر: اس میں بدرجہ اجمال دن رات کی پانچوں فرض نمازیں آگئیں ....

قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی اوقات نماز کا ذکر ہے بدرجہ اجمال ہی ہے تفصیلات

صرف سنت رسول کی طرف رجوع کرنے سے معلوم ہوں گی۔ ہمارے زمانے کے جن علماء مجددین نے محض قرآن مجید سے پوری تفصیلات نکالنی چاہی ہیں انہوں نے عجب عجیب مضحکہ خیز غلطیاں کی ہیں۔ (ماجد)

نوٹ: شیخ الہند نے بھی پانچوں وقت کی نمازیں مراد لی ہیں۔

(۱۰) پ ۱۳ - س ۱۴ - آیت ۳۱ -

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا

آپ میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جو ایمان رکھتے ہیں کہ نماز کی پابندی رکھیں اور ہم نے  
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ

جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ و علانیہ خرچ کرتے رہیں پشتر اس کے کہ وہ دن آئے جس

لَا يَبْعُ فِيهِ وَلَا يَخْلُ (۳۱)

میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی (ہی)

تفسیر: بے یعنی نیک عمل بکتے نہیں اور کوئی دوستی سے رعایت نہیں کرتا (قادر)

(۱۱) پ ۱۵ س ۱۶ - آیت ۷۸ -

أَقِمِ الصَّلَاةَ لَدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى الْغَسَقِ اللَّيْلِ وَ

نماز ادا کیجئے آفتاب ڈھلنے (کے بعد) سے رات کے اندھیرے ہونے تک اور صبح کی

قُرْآنَ الْفَجْرِ وَإِنْ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (۷۸)

نماز بھی بیشک صبح کی نماز حضور صوری کا وقت ہے۔

تفسیر: (۱) دلوک الشمسی - آفتاب ڈھلنے کے دو درجہ ہوتے ہیں۔ دوپہر

..... سہ پہر..... اسی قدر تقسیم کی مناسبت سے دو نمازیں ظہر و عصر کی تجویز ہوئیں۔

(۲) غسق الیل - ایک یہ کہ سورج افق سے غائب ہو جائے..... دوسرے یہ کہ تاریکی خوب

اچھی طرح پھیل جائے..... اسی مناسبت سے رات کی نمازیں بھی دو یعنی مغرب و عشاء کی قرار پائیں۔

(۳) قرآن پہاں نماز کے معنی میں ہے..... اس سے مراد نماز ہی ہے۔ (ماجد)

(۴) لَدَلُوكِ الشَّمْسِ اِلَى غَسَقِ لَيْلٍ :- آفتاب ڈھلنے کے بعد سے رات کے اندھیرے

ہونے تک۔ اس میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء، چار نمازیں آگئیں۔ (تھانوی)

(۵) وقرآن الفجر۔ اور صبح کی نماز بھی۔ چونکہ صبح کا وقت نیند سے اٹھنے کا تھا اس لئے

اس کا حکم بھی الگ کیا اور ایک خاص بزرگی بیان کی۔ (تھانوی)

نوٹ: حضرت شیخ الہند۔ مولوی نذیر احمد۔ مولانا مودودی۔ مولانا آزاد اور مولوی

حامد رضا خاں صاحب مرحوم نے بھی اس آیت کریمہ سے پانچ وقت کی نمازیں مراد لی ہیں۔ مولانا مودودی نے بہت تفصیل سے بحث کی ہے۔ جو تفہیم القرآن جلد ۲ میں قابل مطالعہ ہے۔ دینزد کچھو فصل

پابندی وقت)

(۱۲) پ ۱۶ س ۲۰ - آیت ۱۳۰ -

فَاَصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُولُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ

سو آپ صبر کیجئے ان باتوں پر اور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتے رہئے حمد

الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰتَاٰیِ الْاٰیْلِ فَسَبِّحْ وَ

کے ساتھ آفتاب کے طلوع سے قبل اور اس کے غروب کے قبل اور اوقات شب میں بھی تسبیح کیجئے

اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی (۱۳۰)

اور دن کے بھی اول و آخر میں تاکہ آپ خوش رہیں۔

تفسیر: ۱۔ دنیا کے آلام و افکار سے بچنے کا راستہ یہی عبادت میں مشغولیت کا ہے۔

۲۔ حمد و تسبیح سے مراد یہاں نماز ہی گئی ہے۔

۳۔ قبل طلوع الشمس میں فجر کی نماز آگئی اور قبل غروب میں ظہر و عصر کی نمازیں۔ اور

اِنَاٰیِ الْاٰیْلِ میں مغرب و عشاء کی نمازیں۔ اطراف النهار سے نماز فجر و مغرب کی مراد

تاکید ہو گئی۔ بعض نے اس سے مراد نماز ظہر و عصر ہی ہے اور بعض نے محض ظہر۔ (ماجد)

فقیر شیخ الہند۔ مولانا مودودی اور مولوی نذیر احمد نے بھی پانچ وقت کی نماز مراد لی ہے۔

(۱۳) پ ۱۶۔ س ۲۰۔ آیت ۱۳۲۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا وَلَا تَسْأَلْكَ

اور اپنے والوں کو نماز کا حکم دیتے رہیے اور خود بھی اس کے پابند رہیے ہم آپ سے معاش  
رِزْقًا طَيِّبًا نُرْزِقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى (۱۳۳)

نہیں چاہتے معاش تو ہم خود آپ کو دیں گے۔ اور بہتر انجام پر بہتر گامی ہی کا ہے۔

تفسیر۔ ۱۔ اہلک۔

(الف) اہل کے لفظ میں خاندان اور عام مومنین دونوں کا مفہوم شامل ہے۔ فقہانے یہاں سے استنباط کیا ہے کہ امر بالمعروف خصوصاً تاکید نماز اپنے متعلقین پر واجب ہے۔ آج جو لوگ ظہر کی نماز کے لئے دفتروں کچھریوں وغیرہ کی مشغولیت کو اور عصر و مغرب و عشاء وغیرہ کیلئے دوسری مشغولیتوں کو غور بنا کر پیش کرتے ہیں ان سب کا رد آ گیا۔ (ماجد)

(ب) یعنی اپنے متعلقین اور اتباع کو بھی نماز کی تاکید فرماتے رہیے۔ حدیث میں آپ نے فرمایا کہ بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو (عادت ڈالنے کے لئے) نماز پڑھاؤ۔ جب دس برس کا ہو تو مار کر پڑھاؤ۔ (ہند)

۲۔ لَا تَسْأَلُكَ ..... نَرْزُقُكَ۔

(الف) یعنی مقصود اصلی اکتساب نہیں بلکہ دین اور طاعت ہیں اکتساب کی اسی حالت میں اجازت یا امر ہے کہ ضروری طاعت میں وہ مغل نہ ہو۔ (تھانوی)

(ب) اور خاوند غلام سے روزی کواتے ہیں وہ خاوند بندگی چاہتا ہے روزی اپنے تباہی (قادر)

(ج) ..... اگر فرض نماز اور کسب معاش میں تعارض ہو تو اللہ تعالیٰ اجازت نہیں دیتا کہ

کسب معاش کے مقابلہ میں نماز ترک کر دو۔ نماز بہر حال ادا کرنی ہے روزی پہنچانے والا وہ



ہی خدا ہے جس کی نماز پڑھتے ہیں، الحاصل کسب معاش کے ان ذرائع کا خدا تعالیٰ نے حکم نہیں دیا جو ادائے فرائض عبودیت میں محل و مزاحم ہوں (ہند)

(۷) یعنی ہم نماز پڑھنے کے لئے تم سے اس لئے نہیں کہتے ہیں کہ اس سے ہمارا کوئی فائدہ ہے فائدہ تمہارا اپنا ہی ہے.... کہ تم میں تقویٰ پیدا ہوگا جو دنیا اور آخرت دونوں ہی میں آخری اور مستقل کامیابی کا وسیلہ ہے۔ (مودودی)

۱۴- پ ۱۷ س ۲۲- آیت ۷۷

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَعْبُدُوا

اے ایمان والا رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو

رَبِّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۷۷)

اور در اور نیکی کرتے رہو، تاکہ کچھ فلاح پا جاؤ۔

تفسیر: یعنی یہ سب اعمال اصل ایمان کی شاخیں ہیں، قبول اسلام کے بعد نماز اور

سب عبادتوں کو بجالاتے رہو اور دوسری نیکیوں میں بھی لگے رہو..... ہر فعل بباح نیت

عبادت کر لینے کے بعد خود عبادت بن جاتا ہے۔ (ماجد)

۱۵- پ ۱۷ س ۲۲- آیت ۷۸

..... فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا

سو تم لوگ نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو ہی

بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ (۷۸)

تمہارا کارساز ہے سو کیسا اچھا کارساز ہے اور کیسا اچھا مددگار۔

تفسیر (ہند) یعنی انعامات الہیہ کی قدر کرو اور اپنے تمام لقب اور فضل و شرف کی لاج

رکھو اور سمجھو کہ تم بہت بڑے کام کیلئے کھڑے کئے گئے ہو، اس لئے اول اپنے کو نونہ عمل بناؤ نماز

زکوٰۃ بالفاظ دیگر بدنی و مالی عبادات میں کوتاہی نہ ہونے پائے.... اس کے فضل و رحمت پر

اعتماد رکھو تمام کمزور سہارے چھوڑ دو تنہا اسی کو اپنا مولیٰ اور مالک سمجھو۔ اس سے اچھا مالک و مددگار اور کون ملے گا؟

(۱۶) پ ۱۸ س ۲۲ - آیت ۵۶ -

وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ

اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۵۶)

رہو تاکہ تم پر رحمت (کامل) کی جائے۔

تفسیر: یعنی خدا کی رحمت سے حصہ لینا چاہتے ہو تو تم بھی ان ہی مقبول بندوں

کی روش اختیار کرو۔ وہ روش یہی ہے کہ نمازیں قائم کرنا زکوٰۃ دیتے رہنا اور تمام

شعب زندگی میں رسول کے احکام پر چلنا۔ (سہد)

(۱۷) پ ۲۱ س ۲۹ - آیت ۲۵ -

أَتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ

جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اُسے پڑھا کیجئے اور نماز کی پابندی رکھئے بیشک

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ

نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روکتی رہتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے

أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (۲۵)

اور اللہ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے۔

تفسیر: (۱) ذکر الہی ہی کی افضل ترین و مکمل ترین فرد نماز ہے (ماجد)

(۲) نماز بلسان حال کہتی ہے کہ جس معبود کی تو اتنی تعظیم کرتا ہے فحشاء و منکر کے

ارتکاب سے اس کی بے تعظیہی نہایت نازیبا ہے (تھانوی)

(۳) جتنی دیر نماز میں لگے اتنے دیر تو ہر گناہ سے بچے ایمد ہے کہ آگے بھی بچتا رہے (قادر)

(۴) نماز محض چند مرتبہ اٹھنے بیٹھنے کا نام نہیں سب سے بڑی چیز اس میں خدا کی یاد ہے۔ نمازی ارکان صلوٰۃ ادا کرتے وقت اور قرأت قرآن یا دعا و تسبیح کی حالت میں جتنا حق تعالیٰ کی عظمت و جلال کو مستحضر اور زبان و دل کو موافق رکھیگا اتنا ہی اس کا دل نماز کے منع کرنے کی آواز سنے گا۔ اور اسی قدر اس کی نماز برائیوں کو چھڑانے میں موثر ثابت ہوگی ورنہ جو نماز قلب لایا دعا غافل سے ادا ہو وہ صلوٰۃ منافق کے مشابہہ ٹھہریگی۔ (بہند)

(۱۸) پ ۲۱ س ۳۰ - آیت ۱۷ - ۱۸ -

فَبِأَيِّ آلَاءِ اللَّهِ حِينِ تُمْسُونَ وَحِينِ تُمْبِحُونَ (۱۷)

سو اللہ کی تسبیح کیا کرو شام کے وقت بھی اور صبح کے وقت بھی۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَ

اور آسمانوں اور زمین میں حمد اسی کی ہوتی ہے اور بعد زوال بھی اور

حِينِ تَظْهَرُونَ (۱۸)

ظہر کے وقت بھی۔

تفسیر: (۱۷) تسبیح کرنے سے مراد نماز پڑھنا ہے۔ (مودودی)

(۲) تُمْسُونَ میں مغرب و عشا کی نمازیں آگئیں۔ تُمْبِحُونَ میں صبح کی نماز کی طرف

اشارہ ہے عَشِيًّا میں اشارہ نماز عصر کی جانب ہے۔ تَظْهَرُونَ سے مراد نماز ظہر ہے (ماجد)

(۳) یاد قات تجدد و نعمت و زیادت ظہور آثار قدرت کے ہیں۔ ان میں تجدید تسبیح کی مناسبت (تھانوی)

(۴) صبح کی نماز اور شام کی یہی ہیں مغرب و عشا آپکیں اور پچھلے وقت عصر اور دوپہر ظہر۔ (قادر)

(۵) اللہ کی یاد کو جو دل زبان اور اعضاء و جوارح سے ہوتی ہے۔ نماز میں تینوں قسم

کی یاد جمع کر دی گئی ہیں اور اوقات فرض نماز کے یہی ہیں۔ یعنی صبح، شام و جس میں مغرب عشا

شامل ہیں) دن کے پچھلے وقت عصر اور دوپہر ڈھلنے کے بعد ظہر کی نمازیں ہیں۔ ان اوقات میں

حق تعالیٰ کی رحمت یا قدرت و عظمت کے آثار بہت زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ آفتاب عالم

اجسام میں سب سے بڑا روشن کرہ ہے۔۔۔۔۔ اسکی بنا پر سیارہ پرستوں نے اُسے اپنا معبود اکبر قرار دیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے عجز و بچاؤ اور آفتاب پرستوں کی اس کے فیض سے محرومی کا کھلا ہوا مظاہرہ بھی ان ہی پانچ اوقات میں ہوتا ہے۔ صبح کو جب تک طلوع نہیں ہوا۔ اور دوپہر ڈھلنے پر جبکہ اس کے عروج میں کمی آئی شروع ہوئی۔ اور عصر کے وقت جبکہ اس کی حرارت اور روشنی میں نمایاں طور پر ضعف آگیا اور غروب کے بعد جب اس کی نورانی شعاعوں کے اتصال سے اس کے پجاری محروم ہو گئے۔ پھر عشا کے وقت جب شفق بھی غائب ہو گئی اور روشنی کے ادنیٰ ترین آثار بھی افق پر باقی نہ رہے۔ ان اوقات میں موحدین کو حکم ہوا کہ خدائے اکبر کی عبادت کریں۔۔۔ (ہند)

(۱۹) پ ۲۱ س ۳۰۔ آیت ۳۱۔

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوا وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا

اُسی اللہ کی طرف رجوع ہو اور اس سے ڈرو اور نماز کی پابندی رکھو اور  
مِنَ الشِّرْكَينَ (۳۱) ؕ  
شرک کرنے والوں میں مت ہو۔

تفسیر۔۔۔۔۔ رجوع الی اللہ اور خوف خدا کو مستحکم کرنے کے لئے ہر روز پانچ وقت پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل کارگر نہیں ہے۔۔۔۔۔ اقامت صلوٰۃ کا یہ حکم مکہ معظمہ کے اُس دور میں دیا گیا تھا جبکہ مسلمانوں کی ایک مٹھی بھر جماعت کفار قریش کے ظلم و ستم کی چکی میں پس رہی تھی۔ اور اس کے بعد بھی ۹ برس تک پستی رہی۔ (موردی)

(۲۰) پ ۲۲ س ۳۳۔ آیت ۳۳۔

..... وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتَيْنَ الزَّكَاةَ وَ

اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کا  
أَطَعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ط..... (۳۳)  
اور اس کے رسول کا حکم مانو۔

تفسیر۔ محققین نے لکھا ہے کہ آیت میں خطاب ازدواجِ نبی سے ہے لیکن جو تعلیم

دی گئی ہے وہ ساری امت کی عورتوں کے لئے ہے (ماجد)

(۲۱) پ ۲۶ س ۲۸ - آیت ۹ -

..... وَتَسْبِحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۹)

اور صبح و شام اس کی تسبیح میں لگے رہو۔

تفسیر۔ اس تسبیح و تقدیس کی تفسیر نماز سے بھی کی گئی ہے اس صورت میں مراد اس سے

فرض نمازیں ہوں گی۔ (ماجد)

(۲۲) پ ۲۶ س ۵۰ - آیت ۳۹ -

فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ

سو آپ ان کی باتوں پر صبر ہی کیجئے اور اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح کرتے

طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ (۳۹)

رہتے آفتاب نکلنے سے پہلے اور (اس کے) چھپنے سے پہلے بھی۔

تفسیر۔ تسبیح سے مراد نماز ہی ہے۔ (ماجد)

مرشد تھانوی نے فرمایا کہ آیت میں صاف دلالت اس پر ہے کہ شدائد میں تسلی کا قوی ترین

ذریعہ اللہ کی طرف توجہ ہے (ماجد)

صبح کا نماز اور ظہر و عصر کا نماز (تھانوی)

نماز فجر۔ ظہر و عصر (ہند)

پ ۲۶ س ۵۰ - آیت ۴۰ -

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ (۴۰)

اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے۔ (اور نمازوں کے بعد بھی)

تفسیر۔ سجود سے یہاں مراد نماز ہے۔ (ماجد)

مغرب و عشاء کی نماز۔ (مقناوی)

مغرب و عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔ (ہند)

(۲۳) پ ۲۸ س ۵۸ - آیت ۱۳ -

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

تو تم نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور کہا مانتو اللہ اور اس کے رسول

وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۳)

کا اور اللہ کو پوری خبر ہے تمہارے اعمال کی۔

(۲۴) پ ۲۹ س ۴۳ - آیت ۲۰ -

وَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو اچھی طرح قرض  
قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ

دو اور جو بھی نیک عمل اپنے لئے آگے بھیجے گا اس کو اللہ کے پاس پہنچے گا اس  
عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا لِلذَّنْبِ عِنْدَ اللَّهِ

سے اچھا اور اجر میں بڑھا ہوا پاؤ گے۔ اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۲۰)

بیشک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے۔

## مخاطب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۱- پ ۱۲ سی ۱۵- آیت ۹۸ :-

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّجِدِينَ (۹۸)

سو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد کرتے رہئے اور سجدہ کرنے والوں میں رہئے۔

تفسیر: (الف) سجدین۔ یعنی نماز پڑھنے والے۔

(ب) امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ ان مشاغل ذکر و عبادت میں لگ جانے سے عالم تہس کے

انوار کا فیضان شروع ہو جاتا ہے اور اس سے دنیا بالکل حقیر و بیچ نظر آنے لگتی ہے اور اس نے

غم و الم کی طوت سے طبیعت ہلکی اور بے فکر ہو جاتی ہے۔

(ج) مرشد تھانوی نے فرمایا کہ آیت میں غم و ضیق صدر کا علاج بتا دیا گیا ہے۔ اور وہ

ذکر و توجہ الی الحق ہے۔ (ماجد)

۲- پ ۱۵ س ۱۴- آیت ۷۹ :-

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ وَيُحَسِّسُ اَنَّ

اور رات کے کچھ حصہ میں بھی۔ سو اس میں تہجد پڑھ لیا کیجئے (جو) آپ کے حق میں زائد

يُبْعَثُكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (۷۹)

چیز ہے۔ عجب کیا کہ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود میں جگہ دے۔

نوٹ:- فصل ۳۔ نماز تہجد کے سلسلہ میں یہ آیت کریمہ پکڑ لکھی گئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں

اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی نقل ہوئی ہے۔

(۳) پ ۱۹ س ۲۶- آیت ۲۱۷- ۲۱۸- ۲۱۹- وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (۲۱۷)

اور آپ بھروسہ رکھتے بڑے قوت

الَّذِي يَرُكُ حِينَ تَقُومُ (۲۱۸) وَ تَقَلُّبِكَ فِي

والے بڑے رحم والے خدا پر جو آپ کو جب آپ کھڑے ہوتے ہیں اور نمازیوں کے ساتھ آپ کی

السُّجُودِ (۲۱۹)

نشست برخواست کو دیکھتا رہتا ہے۔

تفسیر: (الف) یُرُكُ حِينَ تَقُومُ یعنی حالت نماز میں۔۔۔ یہاں حالت

نماز سے متعلق تخصیص ہے۔

(ب) السُّجُودِ - مراد نمازی ہیں۔ خود سجد کے مجازی معنی نماز کے ہیں (واجب)

(۴) پ ۲۹ س ۴۳ - آیت ۱ تا ۲ -  
يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ (۱) قُمْ الْيَلَّ إِلَّا قَلِيلًا (۲) لَنْصَفَهُ

اے پکڑوں میں لپٹنے والے رات کو (نماز میں) کھڑے رہا کیجئے مگر ہاں مقوری رات

أَوِ الْقُصُ مِنْهُ قَلِيلًا (۳) أَوْ نِرَا دُعَايِهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ

یعنی آدھگارات یا اس سے کچھ کم رکھئے یا اس سے کچھ بڑھا دیجئے اور قرآن خوب

تَرْتِيلًا (۴)

صاف صاف پڑھئے۔

(۵) پ ۲۹ س ۴۳ - آیت ۱ -

وَرَبِّكَ فَكَبِّرُ (۳)

اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے۔

تفسیر: یہ سورت اتری تب خلق کو دعوت کا حکم ہوا اور نماز کا اور نماز کے ساتھ بکیر ہے۔ (قادر)

(۶) پ ۲۹ س ۴۶ - آیت ۲۵ - ۲۶ -

وَ اذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۲۵)

اور اپنے پروردگار کا نام صبح و شام لیتے رہئے۔



وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (۱۲۶)

اور رات کے بھی کسی حصہ میں اسے سجدہ کیا کیجئے اور اس کی تسبیح رات کے بڑے حصہ میں کیا کیجئے۔

تفسیر۔ یعنی شریعہ رات میں نماز فرض اور آخر میں تہجد کا اہتمام رکھئے (ماجد)

(۷) پ ۳۰ س ۹۶ - آیت ۱۹ -

..... وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (۱۹)

اور نماز پڑھتے رہئے اور قرب حاصل کرتے رہئے۔

تفسیر۔ معلوم ہوا کہ سجدہ میں بندہ اللہ سے نزدیک ہے (قادر)

قرب حاصل کرنے کا ذریعہ یہی نماز و عبادت ہے (ماجد)

(۸) پ ۳۰ س ۱۰۸ - آیت ۱۲ -

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ (۲)

سو اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔

تفسیر۔ کہا گیا ہے کہ نماز تمام اقسام شکر کی جامع ہے۔ اس لئے بجائے ہشکو کے

(ماجد)

اسے لایا گیا۔

فصل ۳

## نماز تہجد

(۱) پ ۱۵ س ۱۷ - آیت ۱۷ -

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ

اور رات کے اچھے حصہ میں بھی سو اس میں تہجد پڑھ لیا کیجئے (جو) آپ کے حق میں زائد چیز ہے عجب کیا

## رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (۱۹)

کہ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود میں جگہ دے۔

تشریح اور تفسیر: تہجد یعنی تو نماز تہجد پڑھ۔ تو جاگ اٹھ  
تہجد کے معنی ہیں نیند کو زائل کرنا۔ بیدار ہو جانا

یعنی پانچ نمازوں کے علاوہ۔ فرض یہ نہیں۔ ہے زائد ہی۔ لیکن آپ اسے بھی پڑھتے

رہتے۔۔۔۔۔ تہجد وہ نماز ہے جو شب میں سوتے سوتے اٹھ کر پڑھی جائے۔۔۔۔۔ نماز تہجد کا

پر مشقت ہونا ظاہر ہی ہے لیکن اجر و صلہ بھی اسی درجہ کا ہے۔ احادیث اس کی فضیلتوں سے

برہنہ ہیں۔ اور رسول اللہ صلعم کے لئے تو اس حکم کے بعد یہ نماز تہجد لازمی ہو گئی تھی (ماجد)

(۲) پ ۱۹ ص ۲۵ - آیت ۱۶۴ -

## وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا (۶۳)

اور جو راتوں کو اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ و قیام میں لگے رہتے ہیں۔

نوٹ:- اس آیت کریمہ کا مفہوم آیتہ ماقبل کیساتھ پڑھنے سے واضح ہو گا۔ چنانچہ

آیتہ ماقبل کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ آیت ۶۳۔ اور (خدا کے) رحمن کے (خاص) بندے وہ ہیں

جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ بات چیت کرتے ہیں

تو وہ کہہ دیتے ہیں خیر۔

تفسیر:- (۱) یہ لوگ راتیں شراب خانوں میں۔ نشاط خانوں میں۔۔۔۔۔ ناچ گھروں

میں نہیں گزارتے۔ سینما تھیٹر وغیرہ میں مارے مارے نہیں پھرتے۔ جائز استراحت میں بھی تو غل

سے کام نہیں لیتے۔ بلکہ لٹے نماز و عبادت میں پوری پوری راتیں گزار دیتے ہیں۔ (ماجد)

(۲) یعنی نماز میں لگے رہتے ہیں (تھانوی)

(۳) یعنی رات کو جب غافل بندے نیند اور آرام کے مزے بوٹتے ہیں۔ یہ خدا کے آگے کھڑے

اور سجدہ میں پڑے ہوئے گزارتے ہیں۔ رکوع چونکہ قیام و سجود کے درمیان واقع ہے شائد

اس نے اس کو علیحدہ ذکر نہیں کیا گیا۔ (بہند)

(۲) رکوع کو نہیں کہا رکوع بہت لمبا نہیں ہوتا (قادر)

(۳) پ ۲۱ س ۳۲ - آیت ۱۶ - السجدہ

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ

ان کے پہلو خواب کا ہوں سے علیحدہ رہتے ہیں اپنے پروردگار کو وہ پکارتے رہتے ہیں

خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (۱۶)

خوف سے اور امید سے اور جو کچھ ہم نے دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

تفسیر۔ (۱) مراد تہجد کی نماز ہوئی جیسا کہ حدیث صحیح میں مذکور ہے (بہند)

(۲) یعنی راتوں کو دوا و عیش دیتے پھرنے کے بجائے وہ اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں

ان کا حال ان دنیا پرستوں کا سا نہیں ہے جنہیں دن کی محنتوں کی کلفت دور کرنے کے

لئے راتوں کو ناپاچ گانے اور شراب نوشی اور کھیل تماشوں کی تفریحات درکار ہوتی ہیں۔ اس

کے بجائے ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ دن بھر اپنے فرائض انجام دے کر جب وہ فارغ ہوتے

ہیں تو اپنے رب کے حضور کھڑے ہو جاتے ہیں..... مطلب یہ نہیں کہ وہ راتوں کو سوتے

ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ راتوں کا ایک حصہ خدا کی عبادت میں صرف

کرتے ہیں۔ (موردی)

(۱۱) پ ۲۹ س ۷۳ - آیت ۶ - المزمل۔

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأًا وَأَقْوَمُ قِيلًا (۶)

بیشک رات کے وقت اٹھنے میں دل و زبان کا خوب میل رہتا ہے اور بات خوب

ٹھیک نکلتی ہے۔

معنی الفاظ۔ ناشیئۃ الیل۔ رات میں سونے کے بعد بچھڑا ہوا۔  
وَطْأً لفظی معنی کھلنے کے ہیں۔ گویا رات کو سو کر نماز کیلئے اٹھنا نفس کو رز دانا کچل دانا ہے

ماجد

تفسیر:..... خداوند قدوس کے سمار دنیا پر نزول فرمانے سے قلب کو ایک عجیب قسم کے

سکون و قرار اور لذت و اشتیاق کی کیفیت میسر ہوتی ہے۔ (سند)

(۵) پ ۲۹ س ۴۳ - آیت ۲۰ - المزل :-

..... عَلِمَ أَنَّ لَنَا تَخَصُّوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَأُوا مَا

اسے معلوم ہے کہ تم لوگ اُسے پورے احاطہ میں نہیں لاسکتے سو اُس نے تمہارے

تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ط (۲۰)

حال پر توجہ کی سو تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جائے پڑھ لیا کرو۔

تفسیر:..... تمہارے اوپر نماز تہجد فرض نہیں تاہم بطور استحباب جتنا چاہو قرآن پڑھ لیا کرو۔

قرآن کو یہاں صلوات کے معنی میں لے کر یہ مراد بھی لی گئی ہے کہ جتنی نماز آسانی

سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ (ماجد)

(۶) پ ۲۹ - س ۴۶ - آیت ۲۶ - الدھر :-

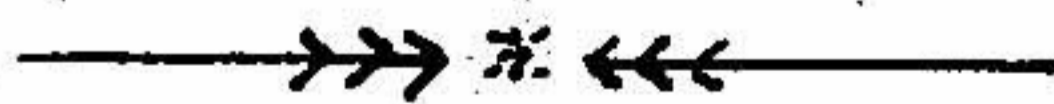
وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (۲۶)

اور رات کے بھی کسی حصہ میں اسے سجدہ کیا کیجئے اور اس کی تسبیح رات کے بڑے

حصہ میں کیا کیجئے۔

تفسیر: یعنی رات میں دیر تک تہجد میں لگے رہئے۔ سجدہ سے یہاں کنایہ اصل صلاۃ کی طرف

ہے۔ (ماجد) مراد اس سے تہجد ہے علاوہ تراویح کے (تھانوی)



## پابندی اوقات نماز

(۱) پ ۵ س ۲ - آیت ۱۰۳ -

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (۱۰۳)

بیشک نماز تو ایمان والوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے۔

تفسیر۔ (۱) یہاں نماز کی صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ علاوہ فرض ہونے کے پابندی

وقت کے لحاظ سے فرض ہے۔ (ماجد)

(۲) مولنا مودودی نے آیت ۷۸ - س ۱۷ - پارہ ۵ کے ذیل میں جو تفسیر لکھی ہے اس

کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ تاکہ صحیح اوقات نماز معلوم کرنے میں آسانی ہو۔

(الف) اس آیت میں مجملاً یہ بتایا گیا ہے کہ پنج وقتہ نماز جو معراج کے موقع پر فرض کی گئی

تھی اس کے اوقات کی تنظیم کس طرح کی جائے۔ حکم ہوا کہ ایک نماز تو طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ

لی جائے اور باقی چار نمازیں زوال آفتاب کے بعد سے ظلمت شب تک پڑھی جائیں۔ پھر اس

حکم کی تشریح کے لئے جبریل علیہ السلام بھیجے گئے۔ جنہوں نے نماز کے ٹھیک ٹھیک اوقات کی تعلیم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ چنانچہ ابو داؤد اور ترمذی میں ابن عباس کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبیرؓ نے دو مرتبہ مجھ کو بیت اللہ کے قریب نماز پڑھائی۔ پہلے دن ظہر کی نماز ایسے

وقت پڑھائی جبکہ سورج ابھی ڈھلا ہی تھا اور سایہ ایک جوتی کے قسمے سے زیادہ دراز نہ تھا۔ پھر عصر کی نماز ایسے

وقت پڑھائی جبکہ ہر چیز کا سایہ اسکے اپنے قد کے برابر تھا۔ پھر مغرب کی نماز ٹھیک اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار

روزہ افطار کرتا ہے۔ پھر عشا کی نماز شفق غائب ہوتے ہی پڑھا دی۔ اور فجر کی نماز اس وقت

پڑھائی جبکہ روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ دوسرے دن انہوں نے ظہر کی نماز

مجھے اس وقت پڑھائی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے قد کے برابر تھا۔ اور عصر کی نماز اس وقت

جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے قد سے دوگنا ہو گیا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت جبکہ روزہ دار

روزہ افطار کرتا ہے اور عشا کا نماز ایک تہائی رات گزر جانے پر۔ اور فجر کی نماز اچھی طرح روشنی پھیل جانے پر پھر جبریل نے پلٹ کر مجھ سے کہا کہ اے محمدؐ یہی اوقات انبیاء کے نماز پڑھنے کے ہیں اور نمازوں کے صحیح اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں "یعنی پہلے دن ہر وقت کا ابتدا اور دوسرے دن ہر وقت کی انتہا بتائی گئی ہے۔ ہر وقت کی نماز ان دونوں کے درمیان ادا ہونی چاہیے)

(ب) نماز کے اوقات کا یہ نظام مقرر کرنے میں جو مصلحتیں ملحوظ رکھی گئی ہیں ان میں سے ایک اہم مصلحت یہ بھی ہے کہ آفتاب پرستوں کے اوقات عبادت سے اجتناب کیا جائے۔ آفتاب ہر زمانہ میں مشرکین کا سیکے پڑا۔ یا بہت بڑا معبود رہا ہے اور اس کے طلوع و غروب کے اوقات خاص طور پر ان کے اوقات عبادت رہے ہیں۔ اس لئے ان اوقات میں تو نماز پڑھنا حرام کر دیا گیا۔ (تفہیم القرآن جلد ۲ صفحات ۶۳۵-۶۳۶)

## خلاصہ (اوقات نماز پنج وقتہ)

### ابتداء انتہا

۱۔ نماز ظہر۔ سورج ڈھلتے ہی جبکہ سایہ ایک جوتی کے تھے جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو۔ سے زیادہ دراز نہ ہو۔

۲۔ عصر۔ جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے اپنے قد کے برابر ہو۔ جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے قد سے دوگنا ہو گیا ہو۔

۳۔ مغرب۔ روزہ افطار کرنے کے وقت۔ روزہ افطار کرنے کے وقت

۴۔ عشا۔ شفق غائب ہوتے ہی۔ ایک تہائی رات گزر جانے پر

۵۔ فجر۔ جبکہ روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ اچھی طرح روشنی پھیل جانے پر تک

# نماز قصر

(۱) پ ۵ س ۴ - آیت ۱۰۱ -

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

اور جب تم زمین پر سفر کرو تو تم پر اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ نماز میں کمی کر دیا  
 أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ  
 کرد۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں ستائیں گے بیشک کافر تو تمہارے  
 الَّذِينَ كَفَرُوا وَإِنَّ الْكُفْرَانَ كَانُوا كُفْرًا وَأَمِينًا  
 کھلے ہوئے دشمن ہی صیغہ۔

تفسیر۔ ۱۔ یہ فقرہ دیکھو کہ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں ستائیں گے جیسا کہ  
 شارع علیہ السلام کا عمل اس پر گواہ ہے اور سارے اہل علم بجز خوارج کے اس پر متفق ہیں۔ یہ طور طریقے نہیں  
 کہ صرف اسی حالت میں نماز قصر کی جائے بلکہ اس فقرہ میں نزول آیت کے وقت کی صورت حالت واقعی کا بیان  
 ہے درند قصر صلوٰۃ کا حکم ہر سفر کے لئے عام ہے۔۔۔۔ سفر شرعی کی مسافتیں منزل کی ترار پائی ہے  
 اور منزل کا اندازہ فقہانے ۲۰ میل کا کیا ہے۔ لیکن یہ سب اندازے اور تخمینہ ہی ہیں۔ رسول اللہ  
 صلعم سے اس سے بہت کم فاصلہ پر بھی قصر نماز ثابت ہے۔۔۔۔ صلوٰۃ سے مراد صلوٰۃ مکتوب یا نماز فرض  
 ہے جنفیہ کے ہاں سفر میں نماز قصر مستحب ہی نہیں واجب ہے۔۔۔۔ ظہر۔ عصر۔ عشا میں فرض کی دو دو  
 رکعتیں رہ جاتی ہیں۔۔۔۔ ارض کا لفظ بروجر کے لئے عام و مشترک ہے۔۔۔۔ کوئی سا بھی سفر ہو (واجب)

(۲) جو سفر تین منزل سے کم ہو اس میں نماز پوری پڑھی جاتی ہے۔ (تھانوی)

(۳) اس امر میں اختلاف ہے کہ سفر میں صرف فرض پڑھے جائیں یا سنتیں بھی۔۔۔۔

جنفیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ مسافر جب راستہ طے کر رہا ہو تو سنتیں نہ پڑھنا افضل ہے اور۔

جب کسی مقام پر منزل کرے اور اطمینان حاصل ہو تو پڑھنا افضل ہے۔۔۔ امام ابو حنیفہ  
 ۱۵۔ دن یا اس سے زیادہ کی نیت قیام پر پوری نماز ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔۔۔ اگر  
 کسی جگہ آدمی مجبوراً رہا ہو اور ہر وقت یہ خیال ہو کہ مجبوری دور ہوتے ہی وطن واپس  
 ہو جائیگا تو تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ایسی جگہ بلا تعین مدت قصر کیا جاتا ہے گا۔۔۔ (مودودی)  
 (۴) اب ہمیشہ سفر میں قصر کرنے کا حکم ہے خوف مذکور ہو یا نہ ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کا  
 فضل ہے شکر یہ کے ساتھ قبول کرنا لازم ہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے۔ (ہند)

## فصل ۶

# نماز بوقت یا بہ حالت خوف

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۲۳۹ :-

فَإِنْ خِفْتُمْ فِرْجًا لَّا أَوْرُكِبًا نَّاجٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ

لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو تو تم پیدل ہی پڑھ لیا کرو (یا سواری پر پھر جب تم امن میں  
 فَادْكُرُوا لِلَّهِ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (۲۳۹)

آجاؤ تو اللہ کو یاد کیا کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھا یا ہے جس کو تم جانتے (بھی) نہ تھے۔

تفسیر (۱) یعنی اگر عام قاعدہ کے مطابق نماز باجماعت میں کسی دشمن کی طرف سے خوف ہو۔

(۲) اسلام کی یہ روزانہ پنج وقتہ پریڈ دربار الہی میں حاضری اس درجہ اہمیت رکھتی ہے کہ بالکل

معاف عین حالت جنگ میں بھی نہیں ہونی۔ محافظت صلوات کا حکم بہر حال قطعی اور دائمی ہے۔

ترک نماز کی اجازت اس خطرہ کے حال میں بھی نہیں البتہ رعایت ماحول کی پوری گنجائش دوسرے

موقعوں کی طرح اس محل میں بھی رکھ دی گئی ہے۔ (باحد)

(۳) یعنی ڈرائی اور دشمن سے خوف کا وقت ہو تو ناچاری کو سواری پر اور زیادہ بھی



اشارہ سے نماز درست ہے گو قبلہ کا طرف بھی منہ نہ ہو۔ (سہند)

(۴) صلوٰۃ الخوف۔ اجماعاً بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی مشروع ہے۔ جیسے آدمی

سے خوف کے وقت یہ نماز مشروع ہے ایسے ہی اگر کسی شیر یا اژدہا وغیرہ کا خوف ہو اور نماز کا وقت تنگ ہو تو اس وقت بھی جائز ہے عین قتال کے وقت نماز کو تضا کر دیا جائے گا وحاشیہ تحت آیت

(۱۰۲۔ تھانوی)



### فصل ۱

## نماز بہ دوران جنگ

۱۔ پ ۵ س ۴۔ آیت ۱۰۲۔ وَالْمُحَصَّنَاتُ۔

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ

اور جب آپ ان کے درمیان ہوں اور ان کے لئے نماز قائم کریں تو چاہیے کہ

مِنْهُمْ مَعَكَ وَلِيَأْخُذُوا وَأَسْلِحَتْهُمْ فَاذًا سَجْدًا وَ

ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور وہ لوگ اپنے ہتھیار لئے رہیں پھر

فَلْيَكُونُوا مِنْ وَّرَائِكُمْ وَلَمَّاتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ

جب وہ سجدہ کر چکیں تو اب چاہیے کہ وہ تم لوگوں کے پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ جس نے

يُصَلُّوا قَلِيلًا مَعَكَ وَلِيَأْخُذُوا وَإِذْرَاهُمْ وَأَسْلِحَتْهُمْ

نماز ابھی نہیں پڑھی ہے آجائیں اور وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور یہ لوگ بھی اپنے بچاؤ کا سنا

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَيُغْفَرُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَ

اور اپنے ہتھیار ساتھ لئے رہیں کافروں کی خواہش ہی یہ ہے کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان

أَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ

سے ذرا غافل ہو جاؤ تو یہ لوگ تمہارے اوپر ایک بارگاہی ٹوٹ پڑیں اور تمہارے لئے اس میں بھی

عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذَىٰ مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ

مضانفہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش سے تکلیف ہو رہی ہو یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار اتار رکھو  
 أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ جَ وَخُذُوا حِذْرًا كُمْ إِنَّ اللَّهَ

اور اپنے بچاؤ کا سامان لئے رہو بیشک اللہ نے کافروں کے لئے

أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا (۱۰۲)

ایک رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تفسیر۔ ۱۔ یعنی حالت نماز میں بھی مسلح رہیں..... محض رسول اللہ ہی مراد نہیں

آپ ہوں یا آپ کا کوئی قائم مقام..... جب وقت نماز آجانے پر آپ میدان جنگ میں

امامت نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں..... پہلا گروہ ایک رکعت تمام کر لے..... پہلے گروہ

ولے تمہارے پاس سے ہٹ کر دشمن کے مقابلہ میں آجائیں..... وہ لوگ..... جو دشمن کا مقابلہ

کر رہے تھے وہ اب پہلے گروہ کی جگہ آجائیں..... نماز کی جو رکعت ابھی امام کے لئے باقی ہے

اس میں آکر اس کے شریک ہو جائیں۔

کیا ٹھکانا ہے ہماری شریعت کی پیدا کی ہوئی اس چستی مستعدی اور ہمہ وقت بیداری

کا۔ دشمن سامنے ہے۔ قتل و خون کا بازار گرم ہے۔ جان کا سودا ہو رہا ہے۔ عین اس وقت نماز بھی

ہو جائے اور ہتھیار بھی برابر ساتھ رہیں۔ سستی کا ملی غفلت۔ آرام طلبی کہیں شریعت اسلامی کے

ساتھ جمع ہو سکتی ہیں؟ (ساجد)

۲۔ نماز مسلمانوں کیلئے ایک ایسا عمل ہے جس سے کسی حال میں غفلت جائز نہیں حتیٰ کہ عین

جنگ کی حالت میں بھی۔ (آزاد)

۳۔ حالت جنگ کے موقع پر نماز کے ۴۔ طریقہ مولانا مودودی نے بہت تفصیل سے لکھے

ہیں۔ بخوف طوالت تحریر اس موقع پر اس تفصیل کا نقل کرنا ضروری نہیں خیال کیا گیا۔



# نماز جمعہ

۱- پ ۲۸ س ۶۲ - آیت ۹ - قدس سرہ اللہ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ

توجیل پڑا کرو اللہ کی یاد کی طرف اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے

خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۹)

حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھ رہے ہو۔

تفسیر - ۱- اس ذکر اللہ کے عموم میں نماز فرض اور خطبہ واجب دونوں آگے

..... وہ لوگ خارج ہیں جن پر جمعہ واجب ہی نہیں۔ عورتیں۔ بچے۔ مریض۔ مسافر۔

سعی۔ دوڑنے کے مراد نہیں بلکہ اس سے مقصود چلنے میں توجہ و اہتمام کی تاکید ہے۔

نودی للصلاة۔ مراد نماز جمعہ کی اذان سے ہے۔

جمعہ کا دن ..... وہم پرست مسیحیوں کے ہاں "منجوس" سمجھا جاتا ہے۔ اور شادی

بیاہ سے اس دن خاص طور پر بچا جاتا ہے۔ نخواست کی دلیل یہ ہے کہ "ابن اللہ" کو سولی پر اسی

دن چڑھایا گیا تھا۔ (ماجد)

۲- اللہ کی یاد کہا خطبہ کو۔ ایسے وقت جائے کہ خطبہ سنے۔ (قادر)

۳- ایسے وقت جائے کہ خطبہ سنے۔ اُس وقت خرید و فروخت حرام ہے۔ (بند)

۴- روز جمعہ۔ آدینہ۔ آذینہ۔ آذین بمعنی زینت و آرائش۔ اس لئے جمعہ کو آدینہ

کہتے ہیں۔ دال۔ ذال کا بدل ہے۔ (لغات) نیز جمعہ بمعنی جمع ہونے کا دن (قاموس)



کاروبار سے تعطل کا دن نہ فرض کر لو۔

(۳) آیت ۱۱۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَرَكُوعًا

اور جب بعض لوگوں نے (جب کبھی ایک سودے یا تماشہ کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف

قَائِمًا قُلُوبُهُمْ مَّا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

دوڑتے ہوئے بھگتے اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ دیا۔ آپ کہہ دیجئے کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تماشہ

وَاللَّهُ خَيْرٌ لِّرِزْقَيْنِ (۱۱)

اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے اچھا روزی پہنچانے والا ہے۔

تفسیر۔ شان نزول۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں در جمعہ خطبہ فرمایا ہے

تھے اس حال میں تاجروں کا ایک قافلہ آیا اور حسب دستور اعلان کے نئے بطل بجایا گیا زمانہ بہت

تنگی اور گرانی کا تھا لوگ بایں خیال اسکی طرف چلے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ دیر کرنے سے اجناس ختم

ہو جائیں اور ہم نہ پاسکیں اور مسجد شریف میں صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ

نازل ہوئی۔ (نفیم)

—:—

فصل ۹

مَنْ خَالَصَتْهُ لِّلَّهِ

۱۔ پ ۸ س ۶۔ آیت ۱۶۲۔ انعام۔ منزل ۱۲۔

قُلْ إِنْ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمِمَّا تَنِي

آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری (ساری) عبادتیں اور میری زندگی اور

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۶۲)

میری موت (سب) جہانوں کے پروردگار اللہ ہی کے لئے ہیں۔

تفسیر: (۱) آیت لب لباب ہے سارے دین اسلام کا۔ اور عطر یا مغز کل ملت ابراہیمی کا۔ صلوة یعنی نماز..... (ماجد)

(۲) نُسُكِي۔ اس لفظ کا ترجمہ اکثر مترجمین نے قربانی لکھا ہے۔ مثلاً

شیخ الہند۔ میری قربانی۔ احمد رضا خان صاحب۔ میری قربانیاں۔ شاہ عبدالقادر

صاحب۔ میری قربانی۔

(۳) مولانا آزاد "اس لفظ کا ترجمہ "میراج" لکھا ہے۔



## فصل ۱۰

# نماز پڑھنے والوں کی تعریف۔ ثواب۔ صفت

(۱) پ ۱ س ۲۔ النہ آیت۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۵۔  
النَّحْمُ ۱۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

الف لام میم یہ کتاب (کہ) کوئی شبہ اس میں نہیں ہدایت  
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (۲) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

ہے (اللہ سے) ڈر رکھنے والوں کے لئے جو غیب پر ایمان رکھتے  
وَيُقِيمُوْنَ الصَّلٰوةَ..... (۳)

ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔

۵۔ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ قَدْ اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵)

یہ لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی (پورے) بامراد ہیں۔

## تفسیر الف صلوٰۃ -۱-

۱- صلوٰۃ کے لفظی معنی دعا کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں ایک مخصوص ہیئت کی معروف عبادت کا نام ہے اور یہ نام بھی اس سے پڑا کہ دعا ہی اس عبادت کا جزو اعظم ہے۔۔۔۔۔ یعنی دعا۔ قولی۔ دعا قلبی دعا فعل کا مجموعہ۔۔۔۔۔ ان دیکھے خدا کے آگے جھکنے۔ سرسجودیت تم کرنے۔ اس سے گہرا ربط و تعلق پیدا کرنے اور خود افراد امت یا باہم نظم پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔۔۔۔۔ یہود۔ مسیحی۔ اور منکرین تک اس کے دلدادہ ہو گئے ہیں اور ان کے اہل علم اپنی تحریروں میں بار بار اس کا ذکر واد و مدح کے لہجہ میں کر چکے ہیں۔۔۔۔۔ متیقن کی دوسری علامت یہ بیان ہو رہی ہے کہ عملی زندگی میں وہ نماز کے پابند ہیں۔ (ماجد)

۲- اقامت صلوٰۃ کا یہ مطلب ہے کہ ہمیشہ رعایت حقوق کے ساتھ وقت پر ادا کرتے ہیں۔ (نہد)

۳-۔۔۔۔۔ ضروری ہے کہ آدمی ایمان لانے کے بعد فوراً ہی عملی اطاعت کے لئے آمادہ ہو جائے۔

اور عملی اطاعت کی ادلیس علامت اور دائمی علامت نماز ہے۔۔۔۔۔ پس ترک نماز اور اصل بزرگ اطاعت ہے (مودودی)

(ب) ہُدٰی۔

۱- سورہ فاتحہ میں دعا بندوں کی زبان سے اللہ ہدایت کی تھی اٰیۃ ۱۵ اِنَّا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

وَعَامِعًا قَبُوْلٌ ہُوْنِیْ کِتَابِ ہِدٰیۃ نٰزِلٌ ہُوْنِیْ۔۔۔۔۔ اب ارشاد ہوا کہ فلاں فلاں علامتیں جن

میں موجود ہوں وہی ہدایت یا ب لوگ ہیں۔۔۔۔۔ ان ہدایت یا ب لوگوں کے خصوصیات ذیل قرآن مجید

اسی سے معلوم ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔ (۲) ان کے تعلق مع اللہ کا عملاً اظہار یوں ہوتا ہے کہ یہ نماز پڑھتے

رہتے ہیں۔ اور نماز کا حق ادا کرتے رہتے ہیں۔ (ماجد) نوٹ: منجملہ خصوصیات ہر طرف ایک خصوصیت بہ تعلق نماز لکھی گئی ہے۔

(ج) مفلحون :-

فلاح عربی میں بڑے ہی وسیع معنی میں آتا ہے دنیا و آخرت

کی ساری خوبیوں کا جامع ہے۔ اس لئے المفلحون کا پورا ترجمہ دو کامیاب

”امراد“ وغیرہ کسی اردو لفظ سے ہونا دشوار ہے کلام عرب میں جانیت خیر کے لئے نلاج سے بڑھ کر کوئی لفظ موجود نہیں۔ (ماجد)

(۲) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۷۷ - البقرۃ :-

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

طاعت یہ نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لیا کرو بلکہ طاعت یہ

وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ..... وَ

یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے..... اور نماز کی

أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ..... أُولَئِكَ الَّذِينَ

پابندی کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے یہی لوگ ہیں جو سچے

صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۱۷۷)

اترے اور یہی لوگ تو متقی ہیں۔

۱۷۷۔ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ - یعنی نمازیں دت مقررہ پر۔ شرائط و قواعد معلوم

کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ (ماجد)

(۳) پ ۳ س ۲ - آیت ۲۷۷ - البقرۃ :-

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

ترجمہ: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے

وَأَتُوا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلا خَوْفٌ

اور نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ دی ان کے لئے ان

عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ (۲۷۷)

کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے نہ ان پر کوئی

خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔



(۴) پ ۶ س ۴ - آیت ۱۶۲ - النساء

..... وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

اور نماز کے پابند اور زکوٰۃ کے ادا کرنے والے ہیں اور اللہ

وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ أُولَٰئِكَ سَنُعْطِيهِمْ

اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں ایسوں کو ہم اجر عظیم

أَجْرًا عَظِيمًا (۱۶۲)

ضرور دیں گے۔

(۵) پ ۶ س ۶ - آیت ۹۴ - الانعام

..... وَهُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (۹۴)

اور وہ اپنی نماز کی حفاظت رکھنے والے ہیں۔

تفسیر: محققین نے کہا ہے کہ اس آیت سے صلوٰۃ کی انتہائی اہمیت و شرفیت

ظاہر ہوتی ہے۔ کہ اسے گویا ایمان کے ہم رتبہ قرار دے دیا گیا ہے۔ (ماجد)

(۶) پ ۹ س ۷ - آیت ۱۰۰ - الْأَعْرَافِ

وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

اور جو لوگ کتاب کو آسمانی کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں (سو) ہم ان

إِنَّا لَنُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ (۱۰۰)

لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اپنی اصلاح کر چکے ہوتے ہیں۔

تفسیر: یہاں یہ بتلادیا کہ اپنی اصلاح کے اہم ترین اجزاء دو ہیں۔ ایک

کتاب آسمانی کے احکام کی تعمیل دوسرے نماز کی پابندی۔ اقامت صلوٰۃ کا حکم تو تمسک بالکتاب میں

شامل بھی ہے۔ پھر الگ سے جو اس کا تصریحاً ذکر ہے تو وہ اس حکم کی عظمت خاص و

استیاز کے اظہار کے لئے ہے۔ (ماجد)

۷۱ پ ۹ س ۸ - آیت ۲ - ۳ - ۴ - الانفال -

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ

قلوبهم وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَ

عَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۲﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿۳﴾

ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ

رَبِّهِمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۴﴾

وَمَغْفِرَةٌ لِّذُنُوبِهِمْ ﴿۵﴾ كَرِيمٌ ﴿۶﴾

پاس اور مغفرت دہی اور عزت کی روزی بھی۔

تفسیر..... محققین نے کہا ہے کہ اعمال باطنی میں توکل اور اعمال ظاہری میں

صلوٰۃ و زکوٰۃ کے تھریجی ذکر سے اشارہ اس طرف ہے کہ باطنی اور ظاہری زندگی

میں یہی اعمال سب سے اہم اور قابل اہتمام ہیں۔ (ماجد)

۷۲ پ ۱۰ س ۹ - آیت ۱ - الشوریٰ -

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

بِاتِّبَاعِ الْحَقِّ وَالْحَقِّ رَافِعٌ هُوَ أَكْبَرُ مَا نُصَرِّفُ ﴿۱﴾

ہیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں ایک دوسرے کے دینی رفیق ہیں نیک

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ

کی پابندی رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور اللہ اور اس کے  
وَرَسُولِكَ طَاوَلِيكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ  
رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ ان پر ضرور رحمت کرے گا بیشک

حَكِيمٌ (۱۷۱)

اللہ بڑا اختیار والا ہے بڑا حکمت والا ہے۔

(۹) پ ۶۲ - س ۱۳ - آیت ۲۲ - الرعد -

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ

اور جو لوگ اپنے رب کی رضامندی کی تلاش میں مضبوط رہتے ہیں اور نماز

أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَ

کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دے رکھا ہے اس میں سے خفیہ کرتے رہتے

عَلَانِيَةً وَيُدْرِعُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ

ہیں خفیہ بھی اور ظاہر طور پر بھی اور بدسلوکی کو حسن سلوک سے ٹالتے رہتے ہیں

لَهُمْ عَقِبَى الدَّارِ (۲۲)

انہی کے حق میں نیک انجام ہے۔

تفسیر: عقبی الدار - یعنی جنت جو اسی دنیا کے بعد کی اور آخری چیز ہے (ماجد)

(۱۰) پ ۱۷ س ۲۲ - ۳۲ - ۳۵ - الحج

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ (۳۴) الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ

اور آپ خوشخبری سنا دیجئے کہ وہ دن جب کہ اپنے والوں کو جن کے دل ڈرجاتے ہیں جب اللہ

وَجِدَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا آصَابَهُمْ

کا ذکر کیا جاتا ہے اور جو مصیبتیں ان پر پڑتی ہیں ان پر صبر کرنے والوں کو اور نماز کی پابندی

وَالْمُقِيْبِي الصَّلٰوةِ لَآ وَحَمَارَ نِزْقٰنِهِمْ يُنْفِقُوْنَ (۳۵)

کرنے والوں کو اور ران کو جو خرچ کرتے رہتے ہیں اس میں سے جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔

(۱۱) پ ۱۸ س ۲۳ - آیت ۱ - ۲ - الْمُؤْمِنُوْنَ - منزل ۲۲۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱) الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ

یقیناً وہ (مومنین) فلاح پائیں گے جو اپنی نماز میں خشوع رکھنے

خَشِعُوْنَ (۲)

والے ہیں۔

تفسیر۔ ۱۔ ماجد، نماز کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ اعمال میں سب سے پہلے جگہ سجا کوئی

..... خشوع کی حقیقت ہے سکون۔ یعنی قلب کا کبھی کہ خیالات غیر کو قلب میں بالقصد حاضر نہ کرے

اور جو ارجح کا بھی کہ بحث حرکتیں نہ کرے..... قبول صلوة کا موقوف علیہ ہے اس مرتبہ میں فرض ہے (ماجد)

۲۔ مودودی، ..... ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور

ساتھ ساتھ دائرہ کے بالوں سے کھینٹا جاتا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ ترجمہ :- اگر اس کے دل میں

خشوع ہوتا تو اس کے جسم پر بھی خشوع طاری ہوتا..... حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک نگاہ سجدہ گاہ

سے متجاوز نہ ہونی چاہئے..... جلدی جلدی مارا نماز پڑھنا بھی سخت ناپسندیدہ ہے۔ حکم یہ ہے

کہ نماز کا ہر فعل پوری طرح سکون اور اطمینان سے ادا کیا جائے اور ایک فعل مثلاً رکوع یا سجود

یا قیام یا تعود جب تک مکمل نہ ہوئے دوسرے فعل شروع نہ کیا جائے۔

(۱۲) پ ۱۸ س ۲۳ - آیت ۹ - ۱۰ - ۱۱ - الْمُؤْمِنُوْنَ - منزل ۲۲۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوةِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (۹) اُوْلٰئِكَ هُمُ

اور جو اپنی نمازوں کی پابندی رکھنے والے ہیں پس، یہی لوگ وارث ہونے والے ہیں

الْوَارِثُوْنَ (۱۱) الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۱۱)

جو فردوس کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

تفسیر۔ ۱۔ ماجد۔ ابھی مومنین و منافقین کی صفات حسنہ کا آغاز شروع نماز کے ذکر سے کیا تھا۔ اختتام بھی نماز ہی کی محافظت و مدد امت پر کیا۔ مقام عبرت ہے کہ جس امت کو انفرادی و اجتماعی ہر حیثیت سے فلاح کے لئے نماز کی اس قدر تاکید ہو رہی ہے وہ نماز ہی کی طرف سے اس غفلت میں پڑ جائے۔

واہت ہونے کے معنی ہیں کہ جنت پر قابض و مستقر ہو جائیں گے۔

۲۔ ہند۔ .... آخر میں پھر نمازوں کی پوری طرح حفاظت کرنا کہ اپنے وقت پر آداب و شروط کی رعایت کے ساتھ ادا ہوں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز کا حق تعالیٰ کے یہاں کیا درجہ ہے اور کس قدر مہتمم بالشان چیز ہے کہ اس سے شروع کر کے اسی پر ختم فرمایا۔

(۱۳) پ ۱۹ س ۲۷ - آیت ۲ - ۲ - النحل - منزل ۵ -

..... هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ (۲) الَّذِينَ يُقِيمُونَ

(موجب) ہدایت و بشارت ایمان والوں کے لئے جو نماز کی پابندی کرتے رہتے  
الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (۳)  
ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔

(۱۴) پ ۲۱ س ۳۱ - آیت ۲ - ۲ - ۵ - لقمن - منزل ۱۵ -

..... هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ (۳) الَّذِينَ

جو ہدایت و رحمت ہے نیک کاروں کے حق میں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں  
يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ  
اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کا پورا یقین رکھتے ہیں یہی  
هُمْ يُوقِنُونَ (۴) أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

لوگ ہیں اپنے پروردگار کی طرف سے راہ ہدایت پر اور یہی پوری نلاحظ  
الْمُفْلِحُونَ (۵)  
پانے والے ہیں۔

(۱۵) پ ۲۲ س ۳۵ - آیت ۲۹ - سورہ فاطر - منزل ۱۵۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

بیشک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں  
وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ

اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے پوشیدہ و علانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں وہ ایسا تجارت

تجارتاً لَنْ تَبُورَ (۲۹)

کی اس لگائے ہوئے ہیں جو کبھی ماند پڑے گی۔

تفسیر: تجارتاً لَنْ تَبُورَ: کبھی نہ ماند پڑنے والی تجارت سے مراد ظاہر ہے کہ

جنت کی ابدی اور غیر منقطع نعمتیں ہیں۔ (ماجد)

(۱۶) پ ۲۵ س ۴۲ - آیت ۳۶ - ۳۸ - الشوریٰ - منزل ۶۔

وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَلْقَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى

اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہتر ہی ہے اور پائیدار تر بھی۔ وہ ان لوگوں

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (۳۶)

کے لئے ہے جو ایمان دلے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ مِنْ (۳۸)

اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا حکم مانا اور نماز کی پابندی کی ...

(۱۷) پ ۲۹ س ۴۰ - آیت ۱۹ - ۲۳۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا (۱۹) إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا (۲۰)

وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا (۲۱) إِلَّا الْمُصَلِّينَ (۲۲) الَّذِينَ هُمْ

عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ (۲۳)

ترجمہ: انسان بے ہمت پیدا ہوا ہے کہ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو جزع و خزع کرنے لگتا

ہے اور جب اسے خوشحالی ہوتی ہے تو بخل کرتے لگتا ہے ہاں البتہ وہ نمازی

(اس حکم میں داخل نہیں) جو اپنی نماز میں برابر لگے رہتے ہیں۔

تفسیر۔ یعنی اپنی نمازوں کی پوری محافظت مراومت رکھتے ہیں انھیں کبھی مانعہ

نہیں ہونے دیتے۔ (ماجد)

(۱۸) پ ۲۹ س ۷۰۔ آیت ۳۲-۳۵۔ المعدادج۔ منزل ۷۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (۳۲)

اور جو لوگ اپنی نمازوں کی پابندی رکھتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمَاتٍ (۳۵)

یہی لوگ بہشتوں میں عزت سے داخل ہوں گے۔

تفسیر۔ (الف) محققین نے کہا ہے کہ اعمال حسنہ کی فہرست کو شروع بھی

نماز کے ذکر سے کرنا اور ختم بھی اسی پر کرنا اس کی دلیل ہے کہ اعمال طاعت میں اولین

عظیم ترین اہمیت نماز ہی کو حاصل ہے۔ (ماجد)

(ب) جنتیوں کی آٹھ صفتیں ہوئیں جن کو نماز سے شروع اور نماز ہی پر ختم کیا

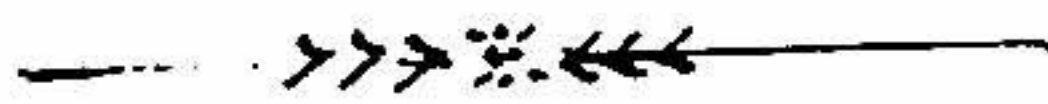
گیا ہے۔ تا معلوم ہو کہ نماز اللہ کے ہاں کس قدر مہتمم با نشان عبادت ہے۔ (سند)

(۱۹) پ ۳۰ س ۸۷۔ آیت ۱۳-۱۵۔ الاعلیٰ۔ منزل ۷۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ (۱۳) وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ (۱۵)

بامراد ہوا وہ جو پاک ہو گیا اور اپنے پروردگار کا نام

لےتا اور نماز پڑھتا رہا۔



## آداب یا لوازم نماز

(۱) پ ۵ س ۴ - آیت ۲۲ - منزل ۱ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ

سُكْرًا ۖ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ ۚ وَجُنُبًا إِذَا بَرِئُوا

سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ

أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَبَسَ نِسَاءً فَلَمْ

تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ

وَأَيْدِيكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا (۲۲)

پھیر لیا کرو۔ بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے بڑا بخشنے والا ہے۔

نوٹ: ۱۔ (الف) آیت اس وقت کی ہے جبکہ حرمت شراب کا حکم ابھی نازل نہیں

ہوا تھا۔ مطلب آیت کا یہ ہے کہ اوقات نماز میں تو شراب پینے سے باز رہو۔ یہ مطلب نہیں کہ

شراب تو اسی طرح پیتے چلے جاؤ اور نشہ کی حالت میں نماز چھوڑے رہو (ماجد)

اب، حالت جنابت کے بعد غسل کرنا فرض ہے بغیر اس کے نماز درست نہوگی۔ (ماجد)

نوٹ ۲۔ جنابت کے اصل معنی دوری اور بیگانگی کے ہیں۔ اس کے لفظ جنبی نکلا ہے اصطلاح



شرع میں جنابت سے مراد وہ نجاست ہے جو قضا شہوت سے یا خواب میں ناذہ خارج ہونے سے لاحق ہوتی ہے کیونکہ اس کی وجہ سے آدمی طہارت سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ (موردی)

نوٹ ۳۔ اگر آدمی حالت سفر میں ہو اور جنابت لاحق ہو جائے اور نہانا ممکن نہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (موردی)

نوٹ ۴۔ (الف) اگر آدمی بے وضو ہے یا اُسے غسل کی حاجت ہے اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اگر مریض ہے اور غسل یا وضو کرنے سے اس کو نقصان کا اندیشہ ہے تو پانی موجود ہونے کے باوجود تیمم کی اجازت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

تیمم کے معنی قصد کرنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہوا جب پانی نہ ملے یا پانی ہو اور اس کا استعمال ممکن نہ ہو تو پاک مٹی کا قصد کرو۔ (موردی)

(ب) یعنی ایسی مٹی ہو جو خود غیر طاہر یا گندی نہ ہو۔ دو دو بار ہاتھ مار کر پہلی بار پورے چہرے اور دوسری بار ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیر لیا کرو۔ (ماجد)

(ج) تیمم ہر ایسی چیز سے جائز ہے جو جنس زمین سے ہو۔ اور جنس زمین وہ ہے جو آگ میں نہ جلے اور نہ گلے۔ لیکن چونکہ اور راکھ مستثنیٰ ہیں۔ ان سے تیمم جائز ہے۔ (تھانوی)

(۲) پ ۶ س ۵ - آیت ۶ - المائدہ - منزل ۱۲۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا

اے ایمان والو جب تم نماز کو اٹھو تو اپنے چہروں اور

وَجْوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ

اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لیا کرو اور اپنے سروں پر مسخ کر لیا کرو اور اپنے

وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا

پیروں کو ٹخنوں سمیت دھو لیا کرو اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو رسا (جسم)

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ

پاک صاف کر لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی استنجائے آئے یا

مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ الْمَسْتَمِرِّ لِنِسَاءٍ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً

تم نے عورت سے صحبت کا ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو یعنی

فَتَيْمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ

اپنے چہروں اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لیا کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تمہارے

مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ

اوپر کوئی تنگی ڈالے بلکہ وہ (تویہ) چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک صاف

يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

رکھے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے، تاکہ تم شکر گزاری کرو۔

تفسیر۔ نوٹ (۱) (الف) اسلام..... نے اپنی مرکزی عبادت سے قبل وضو کو

لازمی ٹھہرایا ہے کہ بغیر اس کے نماز درست ہی نہیں۔ (ماجد)

(ب) وضو میں فرض صرف چار چیزیں ہیں (۱) چہرہ کا دھونا (۲) ہاتھوں کا کہنیوں سمیت

دھونا۔ (۳) سر کا مسح کرنا۔ پانی میں ترکیب ہونا تاکہ اس پر پھیرنا (۴) پیروں کا سختہ سمیت

دھونا ان کے علاوہ اور چیزیں بعض مسنون بعض مستحب۔ (ماجد)

نوٹ (۲) یعنی پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو، خواہ بہ سبب مرض کے، خواہ بہ

سبب فاصلہ کے، یا کسی اور سبب سے سردی لگ جانے کا خون، بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ، پانی

لانے میں دشواریاں، یہ ساری چیزیں پانی نہ ملنے ہی کے حکم میں داخل ہیں۔

سردی کے غدر پر بجائے غسل کے تیمم کر لینا بالکل جائز ہے۔ (ماجد)

(۳) پا ۸ س ۷۔ آیت ۳۱۔ منزل ۲۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ السَّلٰمَ دِيْنًا وَجَعَلَ لَكُمُ الْيُسْرَآءَ عَلٰى دِيْنِكُمْ ۗ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اے اولاد آدمؑ ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیو

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (۳۱)

لیکن اسرار سے کام نہ لو بیشک وہ (اللہ) مسرفوں کو پسند نہیں کرتا۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ یہاں زینت لباس یا لباس زینت کے معنی میں ہے۔

۲۔ مسجد یہاں نماز و طواف کے معنی میں ہے۔ (ماجد)

نوٹ ۳۔ سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہدیتا کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو۔ کیونکہ

نماز میں ربا سے مناجات ہے۔ تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مستحب جیسا کہ ستر طہارت

واجب ہے۔ (نعیم)

(۳) پ ۱۵ س ۱۰۔ آیت ۱۱۰۔ منزل ۱۲۔

..... وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا وَابْتَغِ

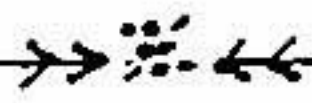
اور آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھئے

بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلاً (۱۱۰)

اور ان دونوں کے درمیان ایک (متوسط) طریقہ اختیار کیجئے۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ ..... ہدایت کی گئی کہ نماز میں جہر صرف اس حد تک رکھئے کہ میں

نمازیوں کے کان تک آواز پہنچ جائے۔۔۔۔۔ باقی اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں۔ (ماجد)



فصل ۱۲

ذکر ان لوگوں کا جو غفلت نہیں برتنے

(۱) پ ۱۸ س ۲۴۔ آیت ۳۷۔ ۳۸۔ منزل ۱۲۔

وَجَالٌ لَا تُلْهِيمُ تِجَارَةً وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ

ایسے لوگ جنہیں نہ تجارت غفلت میں ڈال دیتی ہے نہ (خرید و) فروخت اللہ کی یاد

وَأَقَامِ الصَّلَاةَ وَآتِ الزَّكَاةَ مِنَ الْخَافُونَ يَوْمًا

ے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے وہ ڈرتے ہیں ایسے دن سے جس

تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (۳۷)

میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔ انجام یہ ہوگا کہ

۳۸- لِيَجْزِيَهمُ اللهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمُ

اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہت ہی اچھا بدلہ دے گا اور ان کو اپنے فضل

مِّنْ فَضْلِهِ ط وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۳۸)

بے اور بھی زیادہ دے گا اور اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار دے دیتا ہے۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ اللہ کی یاد سے مراد اس کے احکام کی بجا آوری ہے۔

نوٹ ۲۔۔۔۔۔ ذکر گوشہ نشین، تارک دنیا، زاہدوں راہبوں کا نہیں۔۔۔ بلکہ جو بیع و

تجارت میں لگے ہوئے ہیں پھر بھی دل ان کے کہیں اور ہی اٹکے ہوئے ہیں۔ فرائض میں غفلت نہیں

کرتے اداۓ حقوق میں سستی نہیں برتتے۔

صرفیہ کے مسئلہ خلوت و انجمن کی اصل یہیں سے نکلتی ہے۔ (ماجد)

نوٹ ۳۔ جزا وہ جس کا وعدہ مفصل ہے اور زیادہ وہ جس کا مفصل وعدہ

نہیں۔ (تھانوی)

————— ❖ —————

فصل ۱۳

نماز پڑھنا غفلت کا اہل ریاکاری برتنا

۱- پ ۵ س ۴- آیت ۱۴۲- منزل ۱-

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ

بیشک منافقین تو اللہ سے چال چل رہے ہیں حالانکہ اللہ انہی کی چالوں کو ان پر لٹ

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالًا يُرَآءُونَ النَّاسَ

رہا ہے اور یہ لوگ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں (صرف) لوگوں

وَلَا يَذُكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا (۱۳۲)

کو دکھاتے ہیں اور اللہ کی یاد کچھ یوں ہی سہی کرتے ہیں۔

تفسیر۔ ربا کے معنی ہیں کسی اچھی چیز کو دکھانے کے لئے اختیار کرنا نہ کہ حکم الہی کی

تعمیل میں۔ (ماجد)

(۲) پ ۱۰ س ۹ - آیت ۵۲ - منزل ۲ :-

..... وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَى وَلَا

اور یہ لوگ نماز نہیں پڑھتے مگر ہارے جما کے ساتھ اور

يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كُرْهُونَ (۵۳)

خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری کے ساتھ۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ آیت میں ہم سب نام کے مسلمانوں کے لئے ڈرنے کی بات ہے۔

ظاہری اعمال منافقین کے بھی مسلمانوں ہی سے مشابہت رکھتے تھے نمازیں بھی کسی نہ کسی طرح پڑھ لیتے تھے..... اس پر بھی حکم ان پر کفر اور فقدان ایمان ہی کا لگا۔ خدا نے

کرے کہ ہم میں سے کسی کا یہ شر ہو۔ (ماجد)

(۳) پ ۱۶ س ۱۹ - آیت ۵۹ - منزل ۴ :-

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ

پھر ان کے بعد بعض ایسے، ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد

وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غِيًّا (۵۹)

کیا اور خواہشات کی پیروی کی سو وہ عنقریب خرابی سے دوچار ہوں گے۔

تفسیر۔ (۱) غیا۔ غی ہر بڑی خرابی پر محیط اور حاوی ہے (ماجد)

(۲) یعنی نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ یا نماز سے غفلت اور بے پروائی برتنے لگے۔

یہ ہر امت کے زوال و انحطاط کا پہلا قدم ہے۔ نماز وہ اولین رابطہ ہے جو مومن کا زندہ و عملی تعلق خدا کے ساتھ شب و روز جوڑے رکھتا ہے اور اسے خدا پرستیا کے مرکز و محور سے بچھڑنے نہیں دیتا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بات ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان فرمائی ہے کہ پچھلے تمام انبیا کی امتوں کا بگاڑ نماز ضائع کرنے سے شروع ہوا ہے۔ (تفسیر جلد ۳) (۳۱)۔۔۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز یعنی عبادت جو ہر ایمان ہے۔ اس کی حقیقت گئی تو

سب کچھ چلا گیا۔ دراصل ایک خدا پرست اور ایک غیر خدا پرست میں عملی امتیاز اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ پہلا کسی کی بندگی میں لگا رہتا اور کسی کو پکارتا رہتا ہے۔ دوسرا اس سے بے پروا رہتا ہے۔ اسی لئے دعا اور عبادت ایمان باللہ کی اصلی علامت ہوتی اور اسی لئے تمام مذاہب نے اسی عمل پر مذہبی زندگی کی ساری عمارتیں اٹھائیں جو نہی یہ عمل بگڑا مذہبی زندگی کی ساری بنیادیں ہل گئی تھیں۔ (آزاد)

(۴) پ ۲۹ س ۴۲ - ایت ۳۸ تا ۴۳ - منزل ۷

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (۳۸) اِلَّا اَصْحَابَ

ہر شخص اپنے اعمال میں مجبوس ہو گا مگر وہ اپنے ہاتھ والے

الْيَمِيْنِ (۳۹) فِي جَنَّتٍ تَفِيْتَسَاءُ لُوْنٌ (۴۰)

نہیں کہ وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے، اور مجرموں کی

عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ (۴۱) مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ (۴۲)

بابت پوچھ پوچھ کر رہے ہونگے کہ تمہیں کون سی چیز روزخ میں لائی؟

قَالُوْا لَمْ تَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ (۴۳)

وہ کہیں گے ہم تو نہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۵) پ ۲۹ س ۴۵ - آیت ۲۹ تا ۳۶ - منزل ۱۷ -

وَأَلْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ (۲۹) إِلَىٰ رَبِّكَ

اور پنڈلی پنڈلی سے لپٹنے لگتی ہے اس روز تیرے پروردگار

يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ (۳۰) فَلَا صِدْقَ وَلَا صِلَىٰ (۳۱)

ہی کی طرف جانا ہوتا ہے اس نے نہ تو تصدیق کی تھی اور نہ نماز پڑھی تھی۔

وَلَكِنَّ كَذَّابٍ وَتَوَلَّىٰ (۳۲) ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ

بلکہ تکذیب کی تھی اور منہ موڑا تھا پھر پھر کرتا ہوا اپنے گھر چل دیتا تھا

يَتَمَطَّىٰ (۳۳) أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ (۳۴) ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ

تیری کبھتی پر کبھتی آنے والی ہے پھر تیری کبھتی پر کبھتی آنے والی

فَأَوْلَىٰ (۳۵) أَيْحَسِبُ إِلَّا نَسَانُ أَنْ يَشْرَكَ سُدَىٰ (۳۶)

ہے کیا انسان اس خیال میں ہے کہ اُسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔

تفسیر نوٹ ۱۔ ایمان کے بعد نماز سے بڑھ کر کوئی عمل اہم و موکد نہیں۔

... مستحق زجر و ملامت حسب طرح عدم ایمان ہے اسی طرح ترک نماز بھی (واجب)

نوٹ ۲۔ یہ تکرار اور تاکید پر تاکید دوسری زبانوں کی طرح عربی اسلوب بیان

میں بھی کمال غضب اور وعید شدید کے اظہار کے لئے ہے۔ (واجب)

(۶) پ ۳۰ س ۱۰۷ - آیت ۲ تا ۱۶ -

قَوْلٍ لِلْمُصَلِّينَ (۳) الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

سو بڑی خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز کو بھلا

سَاهُونَ (۵) الَّذِينَ هُمْ يُرَآءُونَ (۶)

بیٹھے ہیں (ادھر) جو ایسے ہیں کہ ریاکاری کرتے ہیں۔

تفسیر نوٹ ۱۔ یعنی نماز اگر پڑھتے بھی ہیں تو نائش اور دکھاوے کی (واجب)





وَالْبَغْضَاءِ فِي الْخَيْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيُصَدِّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

سے ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور

وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ. (۹۱)

نماز سے روک دے سو اب بھی تم باز آؤ گے۔

تفسیر: نوٹ۔۔۔۔۔ نماز ذکر الہی کی فردا علیٰ وافضل ہے۔۔۔۔۔ ضمناً

اس سے نماز کی عظمت اور اہمیت و اشرافیت پر پوری روشنی پڑ گئی۔ (ماجد)

(۴) پ ۷ س ۵ - آیت ۱۰۶ -

..... تَحْسَبُونَهَا مِمَّنْ بَعْدَ الصَّلَاةِ.....

تو دونوں (گواہوں) کو بعد نماز روک رکھو

تفسیر: نوٹ۔۔۔۔۔ وصیت کے تعلق میں شبہ واقع ہونے کی صورت میں

شہادت کے متعلق احکام ارشاد ہوئے ہیں۔

نوٹ۔۔۔۔۔ بعد نماز کہ وہ وقت عموماً عظمت الہی کے استحضار کا ہوتا ہے۔

..... مراد عموماً نماز عصر لی گئی ہے۔۔۔۔۔ (ماجد)

(۵) پ ۹ س ۹ - آیت ۵ -

..... فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ

پھر اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کا

فَخَلَوْا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۵)

راستہ چھوڑ دو بیشک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے۔

(۶) پ ۱۰ س ۹ - آیت ۱۱ -

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ

لیکن اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دینے لگیں

فَاخْوَانَكُمْ فِي الدِّينِ ط وَنُفِصِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

تو وہ تمہارے بھائی ہو جائیں گے دین میں، اور ہم آیتوں کو علم والوں کے لئے تفصیل

يُعَلِّمُونَ (۱۱)

سے بیان کرتے ہیں۔

(۷) پ ۱۰ س ۹ - آیت ۱۸ - منزل ۲-

إِنَّمَا يُعْمِرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنِ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

اللہ کی مسجدوں کا آباد کرنا تو بس ان لوگوں کا کام ہے جو ایمان رکھتے ہوں

وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَحْشَ إِلَّا اللَّهَ تَعَالَى

اللہ اور روز آخرت پر، اور پابندی کرتے ہوں نماز کی، اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہوں اور

فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (۱۸)

بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں پس ایسے لوگ امید ہے کہ راہ یاب ہو جائیں۔

(۸) پ ۱۴ س ۲۲ - آیت ۴۱ - منزل ۲-

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ

اگر ہم انہیں زمین میں حکومت دیدیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ

وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ

دیں اور نیک کام کا حکم دیں اور برے کام سے منع کریں اور انجام (سب) کاموں

الْمُنْكَرِ ط وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (۴۱)

کا اللہ ہی ر کے ہاتھ میں ہے۔

(۹) پ ۱۸ س ۲۲ - آیت ۳۶ - منزل ۲-

فِي بُيُوتٍ أُذِنَ لِلَّهِ أَنْ تَرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

ایسے گھروں میں جن کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں

يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (۳۶)

اس کا نام لیا جائے ان میں وہ لوگ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

تفسیر: نوٹ ۱۔ مراد مسجدیں ہیں (تھانوی)

نوٹ ۲۔ یعنی پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ صبح کی نماز غدو میں آگئی اور چار

نمازیں اصال میں آگئیں۔ کیونکہ اصال کہتے ہیں آفتاب ٹھہرنے سے لیکر تمام رات تک (تھانوی)

(۱۰) پ ۲۲ س ۳۵ - آیت ۱۸۔

..... إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يُنْجِحُونَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ

آپ تو بس انہیں کو ڈرا سکتے ہیں جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ط (۱۸)

ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔

(۱۱) پ ۲۳ س ۳۹ - آیت ۹ - منزل ۶

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا

بھلا جو شخص رات کے اوقات سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو۔

يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ ط قُلْ هَلْ

آخرت سے ڈرتا ہو۔ اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا

يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط إِنَّمَا

ہو آپ کہیے کہ کیا علم والے اور بے علم کہیں برابر بھی ہوتے ہیں؟ نصیحت تو بس

يَتَذَكَّرُ أُولَ الْأَلْبَابِ (۹)

وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

تفسیر: نوٹ ۱۔ یعنی نماز کی حالت میں عبادت کر رہا ہو۔

(تھانوی)

## نماز اقوام۔ مذہب و ملل سابق

(۱) پ ۱ س ۲ - آیت ۴۳ - منزل ۱۷ -

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (نمازیں) جھکنے والوں

مَعَ الرُّكْعَيْنِ (۴۳)

کے ساتھ جھکنے رہو۔

تفسیر: نوٹ ۱۔ مخاطب بنی اسرائیل ہیں۔

نوٹ ۲۔ یعنی باجماعت نماز پڑھا کرو۔۔۔۔ یہود کی نماز میں رکوع نہ تھا۔۔۔۔

خلاصہ یہ کہ نبی آخر الزماں کی پیروی کرو۔ نماز بھی ان کے طور پر پڑھو جس میں جماعت بھی ہو اور

رکوع بھی۔ (ہند)

نوٹ ۳۔ آیت کے یہ سارے احکام ایک آیت قبل کے حکم ایمان۔ وَاٰمَنُوْا بِمَا اَنْزَلْنَا

کے ماتحت ہیں۔ یعنی پہلے ایمان لاؤ اور پھر ان احکام پر عمل کرو۔ (ماجد)

(۲) پ ۱ س ۲ - آیت ۸۳ -

وَإِذَا خذنا ميثاق بني إسرائيل لا تعبدون

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ عبادت نہ کرنا کسی کی بجز

إِلَّا اللَّهَ قف۔۔۔۔۔ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

اللہ کے۔۔۔۔ اور نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دینے رہنا۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ (۸۳)

پھر تم (سب ان احکام سے) پھر گئے بجز تم میں سے (معدوے) چند کے اور تم ہی ہو گے ان کی

(۳) پ ۳ س ۳ - آیت ۱۳۹ -  
فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ...

پس انہیں فرشتوں نے آواز دی اس حال میں کہ وہ حجرے میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

تفسیر۔ مراد حضرت زکریا علیہ السلام۔

(۴) پ ۴ س ۳ - آیت ۱۱۳ - منزل ۱۱۳ -  
لَيْسُوا سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ

سب یکساں نہیں رہا انہی، اہل کتاب میں ایک جماعت قائم ہے، جو لوگ اللہ کی آیتوں

يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ انْتَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ سَاجِدُونَ (۱۱۳)

کو اوقات شب میں پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔

تفسیر۔ نوٹ ۱ - یعنی نماز پڑھتے ہیں۔ (ماجد)

(۵) پ ۶ س ۵ - آیت ۱۲۰ - منزل ۱۲۰ -

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ

اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا۔

لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ

تو اگر نماز کے پابند رہو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے

لَا كُفْرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُتَكِبِينَ

تو میں تم سے تمہارے گناہ ضرور دور کر دوں گا اور ضرور تمہیں دہشت کے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ

باغوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں ٹہریں یہ رہیں گے اور جو کئی تم میں سے اس کے

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ (۱۲۰)

بعد بھی کفر کرے گا تو بے نیکیاں سے ضائع کر دی راہ راست۔

(۶) پ ۹ س ۸ - آیت ۳۵ - منزل ۲ -

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَ

اور ان کی نماز (ہی) خانہ (کعبہ) کے پاس کیا تھی بجز سیٹی بجانے اور تالی

تَصْدِ يَةً ط (۳۵)

بجانے کے۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ یہاں مشرکوں کی عبادت کی تحلیل کر کے بتایا ہے کہ بجز اس کے کہ منہ سے سیٹیاں بجائیں اور ہاتھ سے تالیاں اور ان کی عبادت تھی ہی کیا؟ خوب غور کر کے دیکھ لیا جائے کہ آج بھی عبادت کے جو غیر اسلامی اور جاہلی طریقے چلے ہوئے ہیں ان کا جزرِ اعظم یہی باجا، گاجا، تالیاں اور سیٹیاں ہیں یا نہیں؟ فقہاء و مفسرین نے لکھا ہے کہ اس میں ان جاہل صوفیہ کے لئے بھی وعید ہے جو وجد و حال لاکر اچھلتے کودتے، تالیاں بجاتے اور ناچتے ہیں۔ اور اُسے کوئی کمال روحانی سمجھتے ہیں۔ (ماجد)

(۷) پ ۱۱ س ۱۰ - آیت ۷۸ - منزل ۳ -

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ ..... وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ ط

اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی بھیجی ..... اور نماز کی پابندی رکھو

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ کہ اقامت نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ جلد تر اپنا فضل کرے گا اور

تمہیں جلد سے جلد اس مصیبت سے نجات دلائے گا۔ (ماجد)

(۸) پ ۱۳ س ۱۱ - آیت ۳۷ - منزل ۳ -

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي

اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک بے زراعت میدان میں آباد کر دیا

نُرْعَمَ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ ..... (۳۷)

تیرے معظّم گھر کے قریب اے میرے پروردگار کہ وہ لوگ نماز کا اہتمام رکھیں۔

تفسیر۔ نوٹ ۱:- دعا ابراہیم علیہ السلام۔

نوٹ ۲:- یعنی میں نے اپنی اولاد کی جو یہاں نوآبادی قائم کی ہے اس کی غرض و غایت

اسی ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ کا اہتمام رکھا جائے۔ (ماجد)

(۹) پ ۱۳ س ۱۲- آیت ۴۰-

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَارِبًا

اے میرے پروردگار مجھ کو بھی نماز کا پابند رکھے اور میری نسل میں سے بھی (مجھ کو)

وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (۴۰)

اے ہمارے پروردگار ہماری دعا قبول کر۔

نوٹ ۱:- حضرت ابراہیم علیہ السلام

نوٹ ۲:- دعا کے آداب و طریقہ کوئی حضرات انبیاء ہی سے سیکھے۔ عبودیت کے کن کن

پہلوؤں سے کیسے کیسے لجاجت کے انداز سے اپنے محبوب مالک کو لپکارتے رہتے ہیں۔

نماز کی اہمیت اسی سے ظاہر ہے کہ ایک نبی جلیل القدر اپنے حق میں اس کے واسطے دعا

خصوصی کرتے ہیں۔ (ماجد)

(۱۰) پ ۱۶ س ۱۹- آیت ۳۱- منزل ۴:-

..... وَأَوْصِنِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۳۱)

اور اے میرے رب مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں۔

(ارشادات حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

(۱۱) پ ۱۶ س ۱۹- آیت ۵۵- منزل ۴:- وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ

اور وہ اپنے والوں کو نماز اور زکوٰۃ

بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ ص وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا (۵۵)

کا حکم دیتے رہتے تھے، اور وہ اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ یہ ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ہے۔

نوٹ ۲۔ یہ وصف ایک پیمبر کے سلسلہ فضائل میں بیان ہو رہا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اپنے اعزاء، اقارب و احباب کو عبادات بدنی و مالی کی ترغیب دلاتے رہنا کتنی بڑی فضیلت کی چیز ہے۔ (ماجد)

(۱۳) پ ۱۶ س ۲۰۔ آیت ۱۴۱۔

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ

بیشک میں ہی اللہ ہوں کوئی معبود نہیں میرے سوا میری ہی عبادت کیا کرو

لِذِكْرِي (۱۴)

اور میری ہی یاد کی نماز پڑھا کرو۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ نماز کی غایت..... یاد الہی کو دل میں تازہ رکھنا ہے۔ (ماجد)

نوٹ ۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خطاب۔

(۱۳) پ ۱۶ س ۲۱۔ آیت ۱۴۳۔

وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا

اور ہم نے ان (سب) کو پیشوا بنایا، ہدایت کرتے تھے ہمارے حکم سے اور

إِلَيْهِمْ فَعَلِ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ

ہم نے ان کے پاس وحی سے حکم بھیجا نیک کاموں کے کرنے کا اور نماز کی پابندی کا اور

الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عِبْدِينَ (۱۴)

اور ادائے زکوٰۃ کا اور وہ ہماری ہی عبادت کرنے والے تھے۔

تفسیر۔ سلسلہ تذکرہ حضرت ابراہیم۔ لوط۔ اسحق۔ یعقوب علیہم السلام۔

(۱۴) پ ۱۶ س ۲۲۔ آیت ۲۶۔ منزل ۱۲۔ وَإِذْ يَوَّأُنَا لِإِبْرَاهِيمَ

اور (وہ وقت یاد دلائے) جب ہم



مَكَانَ الْبَيْتِ اِنْ لَّا تُشْرِكْ بِى شَيْئًا وَطَهَّرْ بَيْتِى

نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ بتادی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور

لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (۲۶)

میرے گھر کو پاک رکھنا طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے۔

(۱۵) پ ۲۱ س ۳۱ - آیت ۱۷ - منزل ۱۵ -

بَيْتِى اَرْقُمِ الصَّلَاةَ ..... (۱۷) (حضرت لقمن)

اے میرے بیٹے نماز کو قائم رکھ۔

(۱۶) پ ۳۰ س ۹۸ - آیت ۵ -

وَمَا اْمُرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

جانا کہ انہیں یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ دین کو اسی کے لئے

حُنَفَاءً وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُوْتُوْا الزَّكٰوٰةَ وَذٰلِكَ

خالص رکھیں جیسو ہو کر نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں یہی طریقہ ہے (ان)

دِيْنِ الْقِيَمَةِ (۵)

درست مضامین کا۔

تفسیر۔ ذکر اہل کتاب کہ یہ احکام ان کو ان کی کتابوں میں مل چکے ہیں یعنی

عبادت الہی اخلاص و حقیقت کے ساتھ اور اقامت صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ۔

## غیر مسلم! استہزاء، انکار، مزاحمت وغیرہ

(۱) پ ۶ س ۵ - آیت ۵۸ - منزل ۱۲ -

وَإِذَا نَادَىٰ تُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوا هُزُوعًا

اور جب تم نماز کے لئے پکار کرتے ہو تو یہ لوگ اس کو ہنسی اور کھیل بنا لیتے ہیں

وَلِعِبَاءِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ (۵۸)

یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ (بالکل) عقل سے کام نہیں لیتے۔

تفسیر: یہ اشارہ دو قصوں کی طرف ہے۔

ایک یہ کہ جب اذان ہوتی اور مسلمان نماز شروع کرتے تو یہ ہود کہتے کہ یہ کھڑے ہوتے ہیں خدا کرے کبھی کھڑا ہونا نصیب نہ ہو۔ اور جب ان کو رکوع و سجدہ کرتے دیکھتے تو ہنستے اور تمسخر کرتے۔

دوسرا قصہ یہ کہ مدینہ میں ایک نصرانی تھا۔ جب اذان میں سنتا "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ" تو کہتا "قد عرق الكاذب" یعنی جھوٹا جل جاوے۔ ایک شب ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اور اس کے اہل و عیال سب سو رہے تھے۔ کوئی خادم گھر میں آگ لے کر گیا۔ ایک چنگاری گر پڑی وہ اور اس کا گھر اور گھر والے سب جل گئے۔ تھانوی۔

(۲) پ ۲۹ س ۷ - آیت ۱۳۸ -

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اذْكَبُوا لَّا يَرْكَعُونَ (۱۳۸)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جھکو تو نہیں جھکتے۔

منوط: جھکنے سے مراد نماز میں جھکنا۔ یہ مطلب مولوی احمد رضا خاں صاحب

شیخ الہند اور نذیر احمد صاحب نے لکھا ہے۔

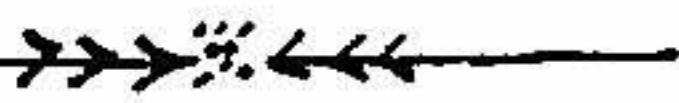
(۳) پ ۳۰ س ۹۶ - آیت ۹ - ۱۰ -

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ (۹) عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ (۱۰)

کیا اس شخص کا حال تو نے دیکھا جو بندہ (خاص) کو روکتا ہے جب نماز پڑھتا ہے

تفسیر۔ یہ آیت ابو جہل کے متعلق نازل ہوئی تھی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کو نماز پڑھنے سے روکا تھا۔ (تھانوی)



فصل ۱۷

## نماز پر طنز و تمسخر

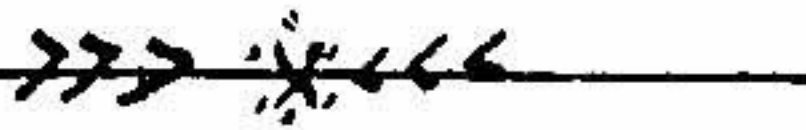
(۱) پ ۱۲ س ۱۱ - آیت ۸۷ - منزل ۱۳ -

قَالُوا لَشُعَيْبٌ أَصْلُوتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا

وہ بولے اے شعیب کیا یہ تمہاری نماز تمہیں تعلیم دیتا ہے کہ ہم ان چیزوں کو

يَعْبُدُونَ يَا وَيْلَتَا ..... (۸۷)

چھوڑ دیں جن کا پرستش ہمارے لئے کرتے ہیں۔



فصل ۱۸

## کافر اور منافق کی نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت

(۱) پ ۱۰ س ۹ - آیت ۸۴ - منزل ۱۲ -

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّا تَابَ وَلَا تَقُمْ

اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھئے اور نہ اس کی قبر پر

عَلَى قَبْرِهِ وَإِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا

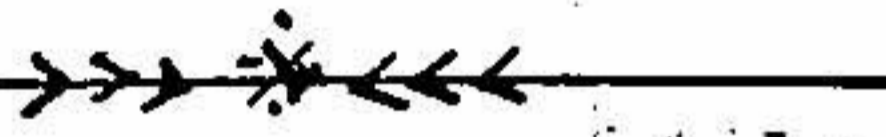
کھڑے ہو جئے بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ اس حال  
وَهُمْ فَسِقُونَ (۸۴)

میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔

نوٹ ۱۔ منافقین کی نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ہے۔ (ماجدم)

نوٹ ۲۔ کافر کے جنازے پر نماز اور اس کے لئے استغفار یا اس کے کفن و دفن

میں شرکت جائز نہیں۔ (تھاوی)



## باب ۲

# زکوٰۃ

(چند امور قابل ذکر)

۱۔ قرآن مجید کی بیشتر آیات میں نماز اور زکوٰۃ کا ساتھ ہی ساتھ ذکر ہے۔ اور بعض آیات میں صرف زکوٰۃ کا ذکر ہے۔ جن آیات میں نماز اور زکوٰۃ کا ساتھ ساتھ ذکر ہے ان کی تعداد میرے شمار کے مطابق کم و بیش ۲۶ ہے۔ اور جن آیات میں صرف زکوٰۃ کا ذکر ہے۔ ان کی تعداد میرے شمار کے مطابق کم و بیش ۶ ہے۔ اس تعداد میں وہ آیات شامل نہیں ہیں جن میں بصراحت زکوٰۃ کا ذکر نہیں ہے اور لفظ "انفاق" سے بعض مفسرین نے زکوٰۃ مراد ہونا لکھا ہے۔

۲۔ زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں افزودنی۔ زیادتی۔ پاکیزگی۔ اصطلاح شرعی میں مال کا وہ حصہ جسے مالدار (صاحب نصاب) شریعت کے حکم کے مطابق راہ خدا میں نکالتا ہے۔ اسے زکوٰۃ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مالدار کے مال میں زیادتی اور پاکیزگی پیدا کرتی ہے نیز صاحب مال کے اخلاق میں جلا اور اس کے درجات میں اضافہ کا باعث بنتی ہے..... زکوٰۃ سے فیقروں کی

امداد اور بیکیوں کی دستگیری ہوتی ہے..... زکوٰۃ کا ادا نیکی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا عملی شکر ہے اور موجب رحمت و برکت ہے آیت کریمہ۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ لَأُضَاعِفَنَّكُمْ عَذَابِيْ كَثِيْفًا ..... زکوٰۃ کا ادا کرنے والا راہ خدا میں اس عزیز ترین چیز کو قربان کر کے تسلیم و رضا کی روح کو بیدار کرتا ہے۔..... زکوٰۃ اگر ایک طرف انسان کو اپنے خالق کا وفادار بندہ بناتی ہے تو دوسری طرف مخلوق کو ایک دوسرے کے گلے ملاتی ہے..... (آج بھی اگر دنیا اسلام کے اس عادلانہ نظام کو قبول کرے جو اشتراکیت اور سرمایہ داری کی افراط و تفریط کے درمیان ایک معتدل راہ ہے۔ اور جس کا ایک جزو "زکوٰۃ" بھی ہے تو وہ تباہی و بربادی کی اس خوفناک منزل پر پہنچنے سے محفوظ رہ سکتی ہے جہاں غریب امیروں کا خون چوسنے اور امیر غریبوں کی ہڈیاں چبانے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

اسلام کے اس حیرت انگیز انقلاب آفرین اجتماعی نظام سے مسخوڑ ہو کر اٹلی کا مشہور مورخ کاتیانی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ اسلام کی ظاہری صورت مذہب ہی ہے مگر اس کی روح اقتصادی اور اجتماعی ہے۔ اسی طرح روسی مصنف بندلی جوزی دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام محض ایک دینی فکر نہ تھا بلکہ ایک اقتصادی و اجتماعی مسئلہ تھا۔

(ماخوذ از قاموس)

۳۔ زکوٰۃ کے وجوب اور مقدار کے متعلق "سنن ابوداؤد شریف" کی دو عبارات

سے مفصل معلومات حاصل ہوگی جو درج ذیل ہیں۔

(ا) ۱۳۷۴۔ ف۔ نصاب اس حد کو کہتے ہیں جس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

ف۔ اونٹ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں اور چاندی کا پانچ اوقیہ ہیں۔ اوقیہ چالیس

درم کا ہوتا ہے رب دوسو درم ہوئے ہر ایک درم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچواں حصہ

رتی کا ہوتا ہے۔ دوسو درم چھ سو تیس ماشہ ہوئے جس کی ساڑھے باون تولہ چاندی ہوتی۔

یہی نصاب چاندی ہے۔ اور سونے کا نصاب دوسری حدیث میں بنیں دینار ہے جس کے ساڑھے سات تولہ ہوتے ہیں یہی نصاب ہے سونے کا۔ جب نصاب کے برابر سونا چاندی ہو تو چالیسواں حصہ نصاب زکوٰۃ کا ہر سال دیوسے اور جس قدر زیادہ روپیہ اشرفیاں ہوں اس میں سہل حساب یہ ہے کہ فیصدی دو روپیہ آٹھ آنے دے یہی چالیسواں حصہ ہے۔ اور پیداوار کا نصاب پانچ وسق فرمایا وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع آٹھ رطل اور رطل آدھ سیر کا تو ساٹھ صاع کے چھ من ہونے چالیس سیر کے حساب سے اور پانچ وسق سے تیس من ہونے اگر اس قدر پیداوار غلہ یا سیوہ ہو تو اس میں دسواں حصہ یعنی تین من زکوٰۃ دینا ہوگی اس سے کم میں کچھ لازم نہ آوے گا۔

۱۱۷/۱۳۷۸ ف۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے..... وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ  
وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝۳۳ يَوْمَ  
يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ  
هَذَا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝۳۵۔

جو لوگ گاڑ رکھتے ہیں سونے اور چاندی کو اور خرچ نہیں کرتے اس کو اللہ کی راہ میں تو ان کو خیر دو دکھ کی مار کی جس دن گرم کیا جاویگا وہ جہنم کی آگ میں پھر داغی جاویں گی ان کی پیشانیاں اور پسلیاں اور پیٹھیں ان کی اور کہا جاویگا یہ وہ ہے جو جوڑ رکھا تھا تم نے اپنے واسطے اب چھو اس کا مزہ جس کو تم جوڑتے تھے۔ لغت میں کنز اس مال کو کہتے ہیں جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ کے پاس اس کی بیٹی بھی اس کے ساتھ تھی اور بیٹی کے ہاتھ میں دو کنگن تھے موٹے موٹے سونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی زکوٰۃ دیتی ہے وہ بولی نہیں آپ نے فرمایا تجھ کو اچھا معلوم ہوتا کہ خدا قیامت کے دن تجھ کو دو کنگن آگ کے پہنا دے عبد اللہ نے کہا اس عورت نے اسی وقت یہ سن کر کنگنوں کو اتارا اور رسول اللہ کے سامنے ڈال

دیا اور کہا یہ اللہ اور رسول کے واسطے ہیں۔

فصل ۱

## حکم اداۓ زکوٰۃ

(۱) پ ۱ س ۲ - آیت ۱۱۰ -

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ

اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور جو کچھ بھلائی تم اپنے واسطے آگے

مَنْ خَيْرٍ تَجِدُوا وَلَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا (۱۱۰)

بھیرو گے اُسے اللہ کے پاس پاؤ گے یقیناً تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ اس کا خوب دیکھنے والا ہے۔

(۲) پ ۵ س ۴ - آیت ۱۱۱ -

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَ

کیا تو نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کیا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو

أَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ .....

رکھو اور نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔

(۳) پ ۸ س ۶ - آیت ۱۱۲ -

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ

اور وہ وہی اللہ ہے جس نے باغ پیدا کیے (ٹٹیوں پر) چڑھائے ہوئے اور غیر چڑھائے

وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكْلُهُمُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ

انار اور کھجور کے درخت اور کھیتی کہ ان کے کھانے کی چیزیں مختلف ہوتی ہیں اور

مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ط كُلُوا مِنْ ثَمَرِهَا إِذَا أَثْمَرَ

زیبتوں اور انار باہم مشابہہ (بھی) اور غیر مشابہہ بھی اس کے پھلوں میں سے

وَأَتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِكُمْ وَلَا تَسْرِفُوا طَارِفَكُمْ

کھاؤ جب وہ نکل آئے اور اس کا حق (شرعی) اس کے بکٹنے کے دن ادا کر دیا کرو اور

لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (۱۳۱)

اسراف مت کرو۔ بیشک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تفسیر نوٹ ۱۔ اس کا حق دو جس دن کے یعنی زکوٰۃ اور مال کی زکوٰۃ ہے برس

کے بعد اور اس کی زکوٰۃ اسی دن ہے جس دن ہاتھ لگے۔ جو زمین لینے تک میں ہو اور اس میں خرچ

نہ آتا ہو اس کے حصول میں حق اللہ کا ہے اگر پانی دینے سے ہو تو بیسواں حصہ اور اگر بن پانی

دیئے ہو تو دسواں حصہ (قادر)

نوٹ: مندرجہ ذیل آیت میں ادائے زکوٰۃ کا حکم اقامت نماز کے ساتھ ہے۔

(۳)	پ ۱۴ س ۲۲۔ آیت ۴۸۔۔۔۔۔	وَأَتُوا النَّكْوَةَ	دیکھو صفحہ ۱۔	شمار ۱۵
(۵)	پ ۱۸ س ۲۲ " ۵۶۔۔۔	وَأَتُوا النَّكْوَةَ	" ۱۸۔	" ۱۶
(۶)	پ ۲۲ س ۳۳ " ۳۳۔۔۔	وَأَتُوا النَّكْوَةَ	" ۲۰۔	" ۲۰
(۷)	پ ۲۸ س ۵۸ " ۱۳۔۔۔	وَأَتُوا النَّكْوَةَ	" ۲۳۔	" ۲۳
(۸)	پ ۲۹ س ۴۳ " ۲۰۔۔۔	وَأَتُوا النَّكْوَةَ	" ۲۳۔	" ۲۳

————— ❦ —————

فصل ۲

## رقم زکوٰۃ کا خرچہ (مصروف)

پ ۹ س ۹۔ آیت ۶۰۔۔۔۔۔  
 إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ

صدقات (واجبہ) تو صرف غریبوں اور محتاجوں اور کارکنوں کا حق ہیں جو ان پر مقرر



عَلَيْهَا وَالْمَوْلَفَةَ قُلُوبِهِمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغُرْمِينَ

ہیں نیز ان کا جن کی دلجوئی منظور ہے اور (صدقات کو صرف کیا جائے) اگر دنوں کے چھڑانے (میں اور قرض داروں کے قرضہ ادا کرنے) میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی امداد) میں یہ

وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ (۶۰)

(سب) فرض ہے اللہ کی طرف سے۔ اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے۔

۱۔ اِنَّمَا۔ کلمہ حصہ ہے یعنی صرف انہی مدوں میں کسی اور مد میں نہیں  
 ۲۔ صدقات۔ سے یہاں مراد صدقہ واجب ہے یعنی زکوٰۃ  
 ماجد

۳۔ فقیر۔ وہ نادار ہے جو سوال نہ کرے (ماجد) فقیر کے معنی ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو (تھانوی)

۴۔ مسکین۔ وہ نادار ہے جو سوال کرے (ماجد) مسکین کے معنی ہیں جس کے پاس نصاب کم ہو (تھانوی)

۵۔ والعاملین یعنی جو ان صدقات کی تحصیل و حصول کرنے پر مامور ہیں ان کی تنخواہوں میں۔

۶۔ مَوْلَفَةَ الْقُلُوبِ۔۔۔۔ انسانوں کا ہر وہ گروہ جس کی طرف سے۔۔۔ اسلامی حکومت کو

کوئی نہ کوئی خطرہ درپیش ہو۔۔۔۔ امام اور حکومت وقت کی صوابدید پر ہے۔۔۔۔

۷۔ فِي الرِّقَابِ۔ یعنی غلاموں کے آزاد کرانے کی مد میں۔

۸۔ غُرْمِينَ۔ خواہ وہ قرضدار بجاتے جو غنی و متمول ہی ہو۔ جس کے پاس دس ہزار روپیہ

موجود ہو اور گیارہ ہزار کا مثلاً قرضدار ہے۔ اس کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔ دنیا میں شاید اسلام ہی ایک

ایسا مذہب ہے جس نے مفروضوں کے ساتھ عملی ہمدردی کا سبق دیا ہے اور اس گروہ کو بھی فقراء و

مساکین ہی کی طرح جاہتمند سمجھا ہے۔ فاضل گرامی مولانا گیلانی لکھتے ہیں۔۔ یہ دنیا کا وہ مظلوم گروہ ہے

جس کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک تو بڑی بات ہے اس وقت تک دنیا کی حکومتوں نے ان کے ستانے والوں

اور ان پر ظلم و تشدد پہاڑ توڑنے والوں کو صرف زبانی نہیں بلکہ قانونی امداد اور اعانت کو اپنا فرضیہ

قرار دے رکھا ہے ہر حکومت کی فوجی اور عسکری قوت اس کے لئے تیار رہتی ہے کہ مفروضوں کے ذمہ فرخواست

جو دین و مطالبہ ہے صرف اصل ہی نہیں۔ بلکہ سود در سود کے ساتھ اس کو وصول کر دیا جائے خواہ

اس راہ میں اس کی ساری جائیداد گھر کا سارا اثاثہ ہی کیوں نہ نیلام ہو جائے یہ ایک واقعہ ہے اور

تہذیب کا برقی روشنیوں میں سے یہ اندھیر کھلم کھلا اودھم مچائے ہوئے ہے۔ (مجاہد)

۹۔ فی سبیل اللہ۔ یعنی مجاہدین کی امداد میں۔ بعض نے حاجیوں کو بھی اس میں شامل کیا

ہے بعض نے دینی طالب علموں کو بھی۔ بعض فقہانے یہاں تک توسیع سے کام لیا ہے کہ طاعت الہی میں

ہر قسم کے جدوجہد کرنے والوں کو اس میں داخل کر دیا ہے۔

۱۰۔ فریضۃ من اللہ۔ یہ تاکید ہے ان احکام کے واجب العمل ہونے کی۔ (مجاہد)

۱۱۔ مصارف زکوٰۃ میں یہ شرط ہے کہ جس کو زکوٰۃ دی جاوے وہ مالک کر دیا جائے

بدون تملیک زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (تھانوی)

تفسیر از مولانا ابوالکلام آزاد

۱۔ فقیر اے کہیں گے جس کے پاس ضروریات زندگی کے لئے کچھ نہ ہو۔۔۔ مسکین ایسے اشخاص

ہیں جو وسائل معیشت کا اہتمام نہیں کر سکتے۔۔۔ فقیر اور مسکین میں یہ فرق ہے کہ فقیر کو سوال

کرنے میں عار نہیں ہوتا لیکن مسکین کو اس کی خود داری طلب و الحاج کی اجازت نہیں دیتی۔۔۔

حدیث میں آنحضرت نے مسکین کی یہ تعریف کی ہے "جسے ایسے وسائل میسر نہیں کہ تو نگر کریں"

جس کا فقر ظاہر نہیں کہ لوگ خیرات دیں جو خود سوال کے لئے کھڑا نہیں ہوتا کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ

پھیلائے۔ (حدیث ختم)

ایسے علماء دین جو دین کی تعلیم و خدمت کے لئے وقف ہو گئے ہوں اور فکر معیشت کے لئے

وقت نہ نکال سکیں مسکین میں داخل ہیں۔۔۔ ایسے افراد جن کو نوکری نہ ملتی ہو یا باوجود سستی

کامل کے کوئی اور راہ معیشت نہ نکلتی ہو یقیناً مسکین میں داخل ہیں۔۔۔

(۲)۔۔۔۔۔ یہ خصوصیت صرف اسلام کی ہے۔۔۔ کہ ہر مستطیع مسلمان پر ایک خاص ٹیکس

مقرر کر دیا جو اسے اپنی تمام آمدنی کا حساب کر کے سال بہ سال ادا کرنا چاہیے۔۔۔ اور اسے

اس درجہ اہمیت دی کہ اعمال میں نماز کے بعد اسی کا درجہ ہے..... حضرت مسیح نے یہ نہیں کہا کہ اتنا دید و بلکہ یہ کہا کہ سب کچھ دید و..... لیکن چونکہ اسلام کی طرح کوئی معین نظم قائم نہیں کیا اس لئے یہ تعلیم محض زہد و ترک دنیا کا ایک اعلیٰ مقام بن کر رہ گئی۔

(۳)..... قرآن یہ نہیں چاہتا کہ دولت کسی ایک گروہ کی ٹھیکہ داری میں آجائے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ دولت ہمیشہ سیر و گردش میں رہے..... یہی وجہ ہے کہ وراثت کا نظام قائم کیا..... اور سود کا لین دین حرام کر دیا..... جس قوم میں سود کا جذبہ ابھرے گا اس کے غالب افراد شقاوت و محرومی میں مبتلا رہیں گے جس قوم میں خیرات کا جذبہ ابھرے گا اس کا کوئی فرد محتاج و مفلس نہیں رہے گا۔

(۴)..... اگر مسلمان آج اور کچھ نہ کریں صرف زکوٰۃ کا معاملہ ہی احکام قرآنی کے مطابق درست کر لیں..... تو ان کی تمام اجتماعی مشکلات و مصائب کا حل خود بخود ہو جائے گا۔

(۵) [زکوٰۃ کا نظام شرعی]..... قرآن نے زکوٰۃ کا معاملہ ایک خاص نظام سے وابستہ کر دیا ہے اور اسی نظام کے قیام پر اس کے تمام مقاصد مصالح کا حصول موقوف ہے۔ زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے..... جس طرح آجکل انکم ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ پس اس کی ادائیگی کا طریقہ یہ نہ تھا کہ ہر شخص خود ہی اپنا ٹیکس نکالے اور خود ہی خرچ بھی کر ڈالے بلکہ یہ تھا کہ حکومت اپنے کلکٹروں کے ذریعہ ہر شخص سے وصول کر کے بیت المال میں جمع کرے اور پھر ضروریات وقت کے مطابق جس مصرف کو مقدم دیکھے اس میں خرچ کرے۔

(۶)..... بنو امیہ کے زمانہ میں جب نظام خلافت بدل گیا اور حکام ظلم و تشدد پراتر آئے تو بعض لوگوں کو خیال ہوا کہ ایسے لوگ ہماری زکوٰۃ کے کیوں امین سمجھے جائیں لیکن تمام صحابہ نے یہی فیصلہ کیا کہ زکوٰۃ انھیں کو دینی چاہیے..... عہد عباسیہ تک یہ نظام بلا استثناء قائم رہا لیکن ساتویں صدی ہجری میں جب تاتاریوں کا سیلاب تمام اسلامی ممالک میں منڈ

آیا اور نظام خلافت معدوم ہو گیا تو سوال پیدا ہوا کہ اب کیا کرنا چاہیے..... اس وقت پہلے پہل اس بات کی تخم ریزی ہوئی کہ زکوٰۃ کی رقم بطور خود خرچ کر ڈالی جائے..... مگر ساتھ ہی فقہانے اس پر بھی زور دیا کہ جن ملکوں میں اسلامی حکومت قائم نہیں رہی ہے..... وہاں مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ کسی اہل مسلمان کو اپنا امیر مقرر کر لیں تاکہ اسلامی زندگی کا نظام قائم رہے۔

اگر کہا جائے کہ..... اسلامی حکومت قائم نہیں۔ اس لئے..... انفرادی طور پر خرچ کرنے لگے تو شرعاً اور عقلاً یہ عذر سموع نہیں ہو سکتا..... کس نے مسلمانوں کے ہاتھ اس بات سے باندھ دیئے تھے کہ اپنے اسلامی معاملات کے لئے ایک امیر منتخب کر لیں یا ایک مرکزی بیت المال پر متفق ہو جائیں یا دسی ہی انجمن بنالیں جیسی انجمنیں بے شمار غیر ضروری باتوں کے لئے..... انہوں نے جا بجا بنالی ہیں..... لوگ اصلاح کیلئے طرح طرح کے ہنگامے بنا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں انجمنوں اور قومی چندوں کے ذریعہ وقت کی مشکلوں اور مصیبتوں کا علاج ڈھونڈ نکالیں گے حالانکہ مسلمانوں کے لئے اصلی سوال یہ نہیں ہے کہ کوئی نیا طریقہ ڈھونڈ نکالیں سوال یہ ہے کہ اپنے گم گشتہ طریقہ کا کھوج لگائیں۔

درازی شب و بیداری من این ہمہ نیت

زحمت من خبر آرید تا کجا خفت است

(۷) اگر محض دو متمذ افراد کے عطیوں اور قومی انجمنوں کے نظام سے قوم کا اقتصاد مسئلہ حل ہو سکتا تو آج یورپ اور امریکہ سے بڑھ کر کون ہے جو ان دونوں باتوں کا انتظام کر سکتا ہے؟ لیکن معلوم ہے کہ ان کا کوئی قومی فنڈ اور کوئی قومی نظام بھی نچلے طبقوں کی بیکاری اور متوسط طبقہ کا افلاس روک نہ سکا۔ اور اب اجتماعی مسئلہ کا ہلاکت آفریں خطرہ ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے..... اس صورت حال کا علاج صرف

وہی ہے جو اسلام نے تیرہ سو برس پہلے تجویز کیا تھا یعنی قانون سازی کے ذریعہ قوم کی پوری کمائی کا ایک خاص حصہ کمزور افراد کی خبر گیری کے لئے مخصوص کر دینا کہ.....  
 تُوْخَذُ مِنَ اَغْنِيَاءِ بِهَمْفِ تَرْدِ الْاِفْقَاءِ بِصَحْرٍ

اور کہ

«كُلُّ لَيْكُونِ دَوْلَةٍ اَبَيْنَ الْاَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَرَبِّ ۲۸ س ۵۹ - آیت ۷۷»

(۸)..... زکوٰۃ کی نوعیت عام خیرات کی سی نہیں بلکہ یہ اپنے معنوں میں ایک

انکم ٹیکس ہے جو اسلامی حکومت نے ہر کمانے والے فرد پر لگا دیا تھا بشرطیکہ کہ اس کی کمائی اس کی ذاتی ضروریات زندگی سے زیادہ ہو۔

موجودہ زمانہ کے انکم ٹیکس میں اور اس میں دو باتوں کا فرق ہے۔ ایک یہ کہ اپنی نوعیت میں یہ زیادہ وسیع ہے یعنی صرف کاروبار کی گھنٹی بڑھتی آمدنی ہی پر عائد نہیں ہوتا بلکہ اندوختہ پر بھی واجب ہوتا ہے اگرچہ اس سال کوئی آمدنی نہ ہوئی ہو..... نیز ملکیتیں..... جو بڑھنے کی استعداد رکھتی ہوں مثلاً مویشی دوسری یہ کہ مقصد کے لحاظ سے یہ ایک خاص مصرف رکھتا ہے جس کی مختلف صورتیں معین کر دی گئی ہیں۔ اسٹیٹ کو حق نہیں کہ ان مصارف کے علاوہ کسی دوسرے مصرف میں خرچ کرے۔

(۹) قرآن نے یہودیوں کی اس گمراہی کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے احکام شرع کی تعمیل سے بچنے کے لئے شرعی جیلے نکال لئے تھے انوس ہے کہ مسلمانوں میں بھی اس گمراہی نے سر اٹھایا حتیٰ کہ جیلہ کا معاملہ بعض کتب فقہ کا ایک مستقل باب بن گیا۔ ازاں جملہ ایک جیلہ زکوٰۃ کے باب میں بھی مشہور ہے..... کہ جو شخص زکوٰۃ سے بچنا چاہے وہ کسی آدمی سے بخش دینے اور بخشوا لینے کا فرضی معاملہ کرے..... مثلاً شوہر نے اپنی بیوی سے رجب کے مہینے میں کہہ دیا کہ میں نے اپنا مال تجھے ہبہ کر دیا اس نے کہا قبول اب شوہر پر زکوٰۃ نہیں رہی..... البتہ بیوی پر پڑ گئی بشرطیکہ بارہ مہینہ گذر جائیں لیکن وہ بارہ مہینہ کیوں گذرے دیگی۔ وہ جمادی الاول میں شوہر سے

کہہ دے گی میں نے تمام مال اب تمہیں ہیہ کر دیا اس طرح اس نیک بخت سے بھی زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی..... لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ احکام شرع کی تعمیل میں اس طرح کی جلد بازی نکالنی فسق و ضلالت کا انتہائی مرتبہ ہے..... اور صرف عملی زندگی ہی کو نہیں بلکہ ایمان و فکر کو بھی تاراج کر دینے والا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جو نہی اس طرح کے جیلوں کا چرچا پھیلا تمام سلف امت نے اس پر انکار عظیم کیا اور آئمہ و فقہاء میں کوئی نہیں جس نے انہیں جائز رکھا ہو۔

(۱۰) حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے کوئی خاص اسلامی عمل ہی ترک نہیں کر دیا ہے بلکہ ان کی پوری زندگی غیر اسلامی ہو گئی ہے..... زاویہ نگاہ غیر اسلامی ہو گیا ہے وہ اگر اسلامی احکام پر عمل بھی کرنا چاہتے ہیں تو غیر اسلامی طریقہ سے اور یہ دینی منزل کی انتہا ہے۔

(۱۱) یہ سمجھنا غلط ہے کہ زکوٰۃ دیدینے کے بعد انفاق و خیرات کے تمام اسلامی فرائض ختم ہو جاتے ہیں..... اسلام نے مسلمانوں کو جس طرح کی زندگی بسر کرنے کی تلقین کی ہے وہ محض اپنی اور اپنے بیوی بچوں کے لئے ہی کی زندگی نہیں ہے بلکہ منزلی، خاندانی، معاشرتی، جماعتی اور انسانی فرائض کی ادائیگی کی ایک پوری آزمائش ہے اور جب تک ایک انسان اس آزمائش میں پورا نہیں اترتا اسلامی زندگی کی لذت اس پر حرام ہے۔

اس پر اس کے نفس کا حق ہے۔ بیوی بچوں کا حق ہے۔ والدین کا حق ہے رشتہ داروں کا حق ہے ہمسایہ کا حق ہے اور پھر تمام نوط انسانی کا حق ہے۔ اس کا فرض ہے کہ اپنی استطاعت اور مقدور کے مطابق یہ تمام فرائض ادا کرے..... یہی وجہ ہے کہ قرآن نے اعمال میں سے کسی عمل پر اتنا زور نہیں دیا جس قدر نماز اور انفاق پر..... مومن وہ ہیں جن کا ہاتھ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔

(۱۲) یہ سمجھنا کہ جہاں سال میں ایک مرتبہ زکوٰۃ کا ٹیکس دیدیا، انفاق فی سبیل اللہ کے تمام مطالبات پورے ہو گئے صرف قرآن کی تعلیم سے اعراض کرنا ہے۔ زکوٰۃ تو ایک خاص

قسم کا ٹیکس ہے۔ اور ایک خاص مقصد کے لئے لگایا گیا ہے جو سال میں ایک مرتبہ دینا پڑتا ہے لیکن ہماری زندگی کا ہر چوبیس گھنٹہ ہم سے انفاق کا مطالبہ کرتا ہے اگر ہم اسلامی زندگی کا توشہ لے کر دنیا سے جانا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ حسب استطاعت اس کے تمام مطالبات پورے کریں۔



### فصل ۳

## زکوٰۃ دینے والوں کی تعریف ثواب صفت

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۷۷ :-

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ

طاعت یہ نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لیا کرو بلکہ طاعت

الْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ..... وَأَتَى الزَّكَاةَ

یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر ایمان لائے اور زکوٰۃ ادا کرے

..... أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۱۷۷)

یہاں لوگ ہیں جو سچے اترے اور یہی لوگ تو متقی ہیں

(۲) پ ۳ س ۲ - آیت ۲۷۷ :-

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا..... وَأَتُوا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور زکوٰۃ دی ان کے لئے ان

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (۲۷۷)

کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۳) پ ۶ س ۲ - آیت ۱۶۲ -

..... وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ ..... أُولَئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ

اور زکوٰۃ کے ادا کرنے والے ہیں ..... ایسوں کو ہم اجر عظیم

أَجْرًا عَظِيمًا (۱۶۲)

مزدور دیں گے۔

(۴) پ ۹ س ۴ - آیت ۱۵۶ -

..... قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ج

(اللہ نے) فرمایا اپنا عذاب میں اسی پر واقع کرتا ہوں جس کے لئے چاہتا ہوں

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَا كُتِبَ لِلَّذِينَ

اور میری رحمت تو ہر چیز پر پھیلی ہوئی ہے سوائے ان لوگوں کیلئے تو مزدور ہی لازم کر دوں گا جو

يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا

خوف خدا رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں پر ایمان

يُؤْمِنُونَ (۱۵۶)

رکھتے ہیں۔

(۵) پ ۱۰ س ۹ - آیت ۷۱ -

..... وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ ..... أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ

اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ ان پر فرور

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۷۱)

رحمت کریگا بیشک اللہ بڑا اختیار والا ہے بڑا حکمت والا ہے۔

نوٹ ۱ - آیت نمبر شمار ۱ - ۲ - ۳ - ۵ - میں زکوٰۃ کا ذکر نماز کے

ذکر کے ساتھ آیا ہے۔



(۶) پ ۱۸ س ۲۳ - آیت ۱ - ۱۴ -  
 قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (۱) الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ

یقیناً (دہ) موئین فلاح پاگئے جو اپنی نماز میں خشوع رکھنے

خَشِعُونَ (۲) وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (۳)

والے ہیں اور جو لغو (بات) سے برکنار رہنے والے ہیں

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ (۴)

اور جو اپنا (پنا) تزکیہ کرنے والے ہیں (زکوٰۃ) کے ادا کرنے والے ہیں -

نوٹ :- الزکوٰۃ کے اگر اصطلاحی فقہی معنی لئے جائیں جب بھی کوئی مضائقہ نہیں

اور بہت سے حضرات اسی طرف گئے ہیں (ماجد)

(۷) پ ۱۹ س ۲۴ - آیت ۱ - ۲ - ۱۳ -  
 لَطْسَ تَفَرِّتُكَ آيَاتِ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ (۱)

یہ آیتیں ہیں قرآن اور ایک واضح کتاب کی

هُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ (۲) الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ

(موجب) ہدایت و بشارت ہے ایمان والوں کے لئے جو نماز کی پابندی کرتے رہتے

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (۳)

ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں -

(۸) پ ۲۱ س ۳۰ - آیت ۳۹ -  
 وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رَبِّ بِالرُّبُوبَانِي أَمْوَالِ النَّاسِ

اور جو دیتے ہو بیاج پر کہ بڑھتا رہے لوگوں کے مال میں سودہ نہیں بڑھتا

فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللَّهِ ط وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ

اللہ کے یہاں اور جو دیتے ہو زکوٰۃ سے چاہ کر رضا مندی اللہ کی سویہ

وَجَهَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الضَّعِفُونَ (۳۹) نزل برتر شریع الہدیٰ

وہی ہیں جن کے دد نے ہوئے۔

تفسیر۔ مولانا عثمانیؒ۔

یعنی سود بیاج سے گو بظاہر مال بڑھتا دکھائی دیتا ہے لیکن حقیقت میں گھٹ رہا ہے جیسے کسی آدمی کا بدن ورم سے پھول جائے وہ بیماری یا پیام موت ہے۔ اور زکوٰۃ نکالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مال کم ہو گا فی الحقیقت وہ بڑھتا ہے جیسے کسی مریض کا بدن مسہل اور تنقیہ سے گھٹتا دکھائی دے مگر انجام اس کا صحت ہو۔ سود اور زکوٰۃ کا حال بھی انجام کے اعتبار سے ایسا ہی سمجھ لو۔

(۹) پ ۲۱ س ۳۱ - آیت ۱ - ۲ - ۳ - ۴ :-

آلَمْ « تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ (۲) هُدًى وَ

یہ آیتیں ہیں ایک پر حکمت کتاب کی جو ہدایت اور

رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ (۳) الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ

رحمت ہے نیکوں کے حق میں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (۴)

جس اور وہ لوگ آخرت کا پورا یقین رکھتے ہیں یہی

أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ

لوگ ہیں اپنے پروردگار کی طرف سے راہ ہدایت پر اور یہی لوگ پوری فلاح

الْمُفْلِحُونَ (۵)

پانے والے ہیں۔

## فصل ۴

ذکر ان لوگوں کا جو زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت نہیں کرتے

پ ۱۸ س ۲۲ - آیت ۳۷ - ۳۸ -  
رِجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

ایسے لوگ جنہیں تجارت غفلت میں ڈال دیتی ہے نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے

وَأَقَامِ الصَّلَاةَ وَآتَاءِ الزَّكَاةَ وَهُمْ يَخَافُونَ يَوْمًا

اور نہ نماز پڑھنے سے اور نہ زکوٰۃ دینے سے وہ ڈرتے رہتے ہیں

تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (۳۷)

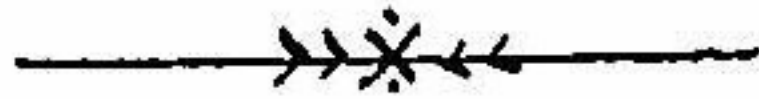
ایسے دن سے جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمُ

انجام یہ ہو گا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہت ہی اچھا بدلہ دے گا اور ان کو اپنے

مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۳۸)

فضل سے اور بھی زیادہ دے گا اور اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار دے دیتا ہے۔



## فصل ۵

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے

(۱) پ ۱۰ س ۹ - آیت ۳۳ - ۳۵ -

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ

اے ایمان والو! اہل کتاب کے اکثر علماء و مشائخ لوگوں کے مال

وَالرُّهْبَانِ لَيَا كُلُّونَ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ

باطل طریقوں پر کھاتے (اڑاتے) رہتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے رہتے ہیں  
يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ  
اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں آپ  
وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِشْرِهِمْ

انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ یہ اس روز واقع ہوگا، جبکہ اس  
بِعَذَابِ أَلِيمٍ (۳۴) يَوْمَ يُخْفَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ  
رہنے والوں کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیوں کو  
فَتَكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ  
اور ان کے پہلوؤں کو اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا یہی ہے وہ جسے تم اپنے  
هَذَا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ (۳۵)  
واسطے جمع کرتے رہے تھے سوابِ مزہ چکھو اپنے جمع کرنے کا۔

تفسیر۔ (۱) اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا۔ یعنی شریعت کے واجب کئے ہوئے مصارف  
خیر میں۔

(۲) کنز کے لغوی معنی اس مال کے ہیں جو کسی طرف میں محفوظ کر کے رکھا گیا ہو یا زیر زمین  
دفن کر دیا گیا ہو۔ لیکن حدیث نبوی اور اصطلاح شرعی میں کنز سے مراد وہ مال لیا گیا ہے جس کی  
زکوٰۃ ادا نہ کی جائے اور جس کی زکوٰۃ ادا ہوتی رہے اس پر اطلاق کنز کا نہ ہوگا۔

(۳) محدث بیہقی نے..... ابن عمر صحابی سے روایت کی ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا  
ہو چکی وہ کنز نہیں چاہے زمین کے سات پردوں میں گڑا ہو اور جس کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی  
وہ کنز ہے چاہے سطح زمین پر کھلا پڑا ہو۔ (ماجد)

(۴) چونکہ کھلی آیت میں اجبار و رہبان کا ذکر کیا گیا تھا اس لئے آیت ۳۴ میں خصوصیت

کے ساتھ مسلمانوں کو مخاطب کر کے ان کی حالت بیان فرمائی ہے تاکہ اس سے نصیحت پکڑیں۔

(آزاد)

منیٹے۔۔ مندرجہ بالا مختصر عبارت کے بعد مولانا آزاد نے یہود و نصاریٰ کے علماء و مشائخ کی بابت تفصیل حالات لکھے ہیں۔ گواہی آیت کریمہ کی تفسیر سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن چونکہ بعض باتیں حیرت ناک اور سبق آموز ہیں اس لئے باوجود اس کے کہ اس سلسلہ تفسیر سے غیر متعلق ہیں چند باتیں سطور ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔ وھو ہذا

روبادشاہوں اور امیروں کی مطلب برائیوں کے لئے حلال کو حرام، حرام کو حلال بنا دیتے اور اس کے فتوے دے کر انعام و اکرام لیتے۔۔۔۔۔ حکموں کو توڑ مروڑ کر یا طرح طرح کے حیلہ بہانے نکال کر ایسی صورتیں نکال لیتے کہ امیروں کی ہوائے نفس پوری ہو جائے۔۔۔۔۔ راہوں میں سے جو شخص زیادہ شہرت حاصل کر لیتا۔۔۔۔۔ لوگ۔۔۔۔۔ ہر طرح کی حاجتیں لے کر اس کے پاس آتے اور وہ ان سے طرح طرح کی نذریں لے کر انھیں یقین دلاتا کہ تمھاری حاجت خوانی کا سامان ہو گیا۔۔۔۔۔ تمام مذہبی اعمال و رسوم کے لئے باقاعدہ قیمتیں مقرر کر دی تھیں۔۔۔۔۔ حتیٰ کہ کوئی خد سے دعا بھی نہیں کرا سکتا۔ جب تک کہ اس کا مقررہ نذرانہ ادا نہ کر دے۔۔۔۔۔ علماء یہود نے تورات خوانی کو پیشہ بنا لیا تھا۔۔۔۔۔ مغفرت کے پروانہ فروخت کئے جانے لگے۔۔۔۔۔ مورخین نے تصریح کی ہے کہ اس تجارت کو اس قدر فروغ ہوا تھا کہ کاروبار آدمیوں نے پوپ سے اس کی فروخت کا ٹھیکہ لے لیا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔ طرح طرح کے برکات اور آثار نبلے تھے اور عوام کے دلوں میں اعتقاد پیدا کر دیا تھا کہ جس کسی نے ان کی زیارت کر لی یا انھیں چھو لیا اسے دین و دنیا کی ساری برکتیں مل گئیں۔۔۔۔۔ آج مسلمان اور مسلمانوں کے علماء مشائخ اپنی حالت پر نظر ڈالیں اور غور کریں کہ کیا وہ بھی ٹھیک ٹھیک احبار و رہبان کے قدم بہ قدم نہیں چل رہے ہیں۔۔۔۔۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اب سے دو سو برس پہلے نوزالبکیر میں لکھا تھا کہ اگر احبار یہود کی حالت دیکھتی چلہتے ہو تو آج کل کے علماء کو دیکھ لو اور اگر





## باب ۵

## روزہ

(چند شرعی امور)

(۱) صوم کے معنی لغت میں رکنے کے ہیں..... اصطلاح شرعی میں خالص اللہ کے واسطے کھلنے پینے..... اور دیگر ممنوعات شرعیہ سے فجر سے غروبِ آفتاب تک رکنے کو صوم کہتے ہیں۔  
(۲) روزہ [رمضان] ۲۷ھ میں فرض ہوا۔

(۳) روزہ دین کی ان بنیادی احکام میں سے ہے جو تمام امتوں میں مشترک رہے ہیں..... اگرچہ آداب و شرائط میں فرق رہا ہو..... قرآن کریم میں حضرت مریم کے قصہ میں ان کا قول نقل کیا گیا ہے (ترجمہ) آیتہ کریمہ ”میں نے رحمن کے نام پر روزہ کی نیت کر رکھی ہے لہذا آج کسی سے نہ بولوں گی“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں روزہ کی شرائط میں سے ایک شرط خاموشی بھی تھی۔

(۴) روزہ کوئی سزا نہیں ہے۔۔۔ بلکہ یہ ایک جسمانی و روحانی ریاضت ہے جس میں بہت سے منافع متصور ہیں۔

(۵) ایک حدیث میں رسول اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”ترجمہ“ روزہ ڈھال ہے“ اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ ”روزے نصف صبر ہیں اور جو روزہ ان مقاصد کا وسیلہ نہ بنے اس کو مردود قرار دیا ہے۔“

(۶) روزہ ایک ایسا عمل ہے جس کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں ہو سکتا..... اگر روزہ دار خود ہی ظاہر نہ کرے..... ان امور کے علاوہ روزہ اور متعدد معاشرتی۔ معاشی۔ سیاسی اور طبی فوائد پر مشتمل ہے۔ (ماخوذ از قاموس القرآن)

(۷) بدگوئی بد نظری بد زبانی حرام ہمیشہ ہی ہیں رمضان میں حرام تر ہو جاتی ہیں۔



SIR W. T. ARNOLD مسیحی معاندین کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ماہ رمضان کے روزوں کے سلسلہ میں صرف اس قدر گہنا ہے کہ دین کا یہ رکن بجائے خود اس خیال کی تردید کے لئے کافی ہے کہ اسلام کی ترویج عیش پرستیوں کے جائز کر دینے سے ہوئی ہے۔ کارلائل کے بقول محمدؐ کا مذہب تن آسانی کا مذہب نہیں ہے۔ (ماجد)

## فصل ۱

# احکام

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۸۳ -  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے

عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۱۸۳)

جو تم سے قبل ہوئے ہیں عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ صیام جمع ہے صوم کی صوم یا روزہ اصطلاح شریعت

میں اسے کہتے ہیں کہ انسان طلوع فجر سے غروب آفتاب تک اپنے کو کھانے پینے اور عمل زوجیت

سے روکے رہے

جو روزے فرض ہیں وہ ماہ رمضان کے ہیں غیبت نجس بد زبانی وغیرہ زبان کے تمام

گناہوں سے روزہ میں بچے رہنے کی سخت تاکیدیں حدیث میں آئی ہیں۔

جدید و قدیم سب طبین اس پر متفق ہیں کہ روزہ جسمانی بیماریوں کے دور کرنے کا بہترین

علاج اور جسم انسانی کیلئے ایک بہترین مصلح ہے ..... ماجد

نوٹ ۲۔ کہا..... من قبلکم۔ روزہ کسی نہ کسی صورت میں تو دنیا کے تقریباً





نوٹ ۵: یَطِيقُونَكَ۔ میرا صوم کی طرف ہے۔ یعنی.... روزہ کا تحمل نہیں  
 مشکل ہی سے ہو سکے۔ مشقت بہت زائد اٹھانی پڑے۔ مثلاً زیادہ بوڑھے اشخاص۔ یا حاملہ  
 اور مرضہ عورتیں طاقت اور وسعت ابن دو لفظوں میں اہل لغت نے فرق کیا ہے۔ وسعت تو گویا  
 امکان کے مراد ہے۔ اور طاقت میں یہ مفہوم شامل ہے کہ وہ کام کرنے والے کی قدرت میں تو ہو  
 لیکن اس کے کر نہیں مشقت بہت زیادہ پڑے.... کھلے معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ جو تکلیف کے  
 ساتھ روزہ رکھ سکیں.... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قرأت میں تَوَلَّيْتُ قَوْلَكَ ہے۔ جو صاف مراد  
 يَكْفِي قَوْلَكَ کا ہے.... تا بعین بلکہ صحابیوں کی متعدد روایتوں میں اس سے مراد بوڑھے  
 بوڑھیاں ہی لی گئی ہیں اور متعدد مفسروں نے بھی یہ ہی سمجھا ہے۔ اور آیت کو منسوخ قرار  
 دینے کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے۔

نوٹ ۶: فِدَا يَتَهُ طَعَامٌ مَسْكِينٍ۔ یعنی جن بوڑھے بوڑھیوں کو ان لوگوں کے لئے  
 روزہ رکھنا بہت تعب کا باعث ہوا نہیں اختیار ہے کہ بجائے روزہ رکھنے کے ایک غریب  
 کو روزانہ کھانا کھلا دیا کریں۔ اور کھانے کا معیار وہ ہو جو خود ان کا اوسط ہوتا ہے۔

نوٹ ۷: تَطْوَعُ خَيْرًا۔ اسی ادائے فدیہ کے باب میں۔ یعنی اس قدر مقدار تو  
 بہر حال واجب ہے۔ اب اگر اس میں کوئی اور زیادتی کرنا چاہے یعنی.... دو شخصوں کو  
 کھلا دے.... قسم بہتر کر دے فدیہ کے ساتھ روزہ کو بھی جمع کر لے تو اور بہتر ہے....  
 رسول اللہ صلعم.... اس ماہ مبارک میں.... فیاض سے فیاض تر ہو جاتے تھے۔

نوٹ ۸: وَأَنْ تَصُومُوا۔ اس میں ترغیب اور تشویق ہے کہ روزہ رکھنے کے جو  
 منافع اور مصالح ہیں وہ تو روزہ رکھنے ہی سے حاصل ہونگی۔ ہاں معذوروں کے لئے  
 گنجائش فدیہ کی بھی رکھ دی گئی ہے۔

نوٹ ۹: دِنِ كُنْتُمْ تَحْلَمُونَ۔ کہ صوم رمضان کی کیا کیا برکتیں اور فضیلتیں ہیں  
 اور اس کے کیا کیا منافع و مصالح ہیں۔ (ماجد)

نوٹ ۱۰۔ (آیت ۱۸۳-۱۸۴) یہاں تک وہ ابتدائی حکم ہے جو رمضان کے روزوں کے متعلق ۲۰ھ میں جنگ بدر سے پہلے نازل ہوا تھا۔ اس کے بعد کی آیت اس کے ایک سال بعد نازل ہوئی۔ اور مناسبت مضمون کی وجہ سے اس سلسلہ بیان میں شامل کر دی گئیں۔ (مودودی)

نوٹ ۱۱۔۔۔۔۔ جو لوگ اب بھی یہ کہتے ہیں کہ جس کا جی چاہے روزہ رمضان میں رکھ لے اور جس کا جی چاہے فدیہ پر قناعت کرے خاص روزہ ہی رکھے یہ حکم نہیں۔ وہ جاہل ہیں یا بے دین۔ (عثمانی)

نوٹ ۱۲۔ منقول از بیان القرآن۔۔۔۔۔ جس بیماری میں روزہ رکھنا نہایت شاق ہو یا مضر مرض ہو اس میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے مسئلہ سفر شرعی حقیقہ کے نزدیک یہ ہے کہ اپنی جائے قیام سے تین منزل کے قصد سے سفر کرے تو راستہ میں یہ مسافر ہو گیا۔ اب منزل مقصود پر پہنچ کر اگر پندرہ روز یا زیادہ قیام کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اور اگر پندرہ روز سے کم کے قیام کا ارادہ کیا تو پھر بھی مسافر ہے غرض جو شخص شرعی مسافر ہو اس کو جائز ہے کہ باوجود روزہ رکھ سکنے کے روزہ نہ رکھے لیکن اگر ایسی حالت میں زیادہ افضل یہی ہے کہ رکھے مسئلہ یہ مریض اور مسافر جن کا ذکر کیا گیا اگر اس روز کے روزے کی نیت نہ کر چکے تھے تو روزہ نہ رکھنا درست ہے اور اگر نیت کر چکے ہوں تو بلا تکلیف شدید روزہ توڑنا جائز نہیں۔ مسئلہ شرعی۔

مسئلہ۔۔۔۔۔ جو شخص بہت بڑھا ہوا یا ایسا بیمار ہو کہ اب صحت کی توقع نہیں ایسے لوگوں کے لئے یہ حکم اب بھی ہے کہ فی روزہ یا تو ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں یا خشک جنس دینا چاہیں تو فی روزہ اتنی تولہ کے سیر سے ایک مسکین کو پونے دو سیر گہوں دیا کریں اگر اتنے دو مسکین کو دیں گے درست نہیں۔ یا ایک تاریخ میں ایک مسکین کو دو دن کا فدیہ دیں گے تب بھی درست نہیں اور اگر فدیہ دینے کے بعد اس شخص میں طاقت آگئی یا وہ مرض جاتا رہا تو ان روزوں کو پھر قضا کرنا ہوگا۔۔۔۔۔ اگر کسی کو فدیہ دینے کی بھی وسعت

نہو تو ..... وہ صرف استغفار کرے اور نیت رکھے کہ جب ہو سکے ادا کروں گا۔

(۳) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۸۵ -

شَهْرًا مَضَانِ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

ماہ رمضان وہ ہے کہ جس میں قرآن اتارا گیا ہے، وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور

هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ

اس میں (کھلے ہوئے رد لائل ہیں) ہدایت اور حق و باطل میں امتیاز کے سوتلے ہیں جو کوئی اس

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا

مہینہ کو پلے، لازم ہے کہ وہ (مہینہ بھر) روزہ رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو، تو اس پر

أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

دوسرے دنوں کا شمار رکھنا لازم ہے) اللہ تمہارے حق میں سہولت چاہتا ہے اور تمہارے

وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۖ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا

حق میں دشواری نہیں چاہتا اور یہ (چاہتا ہے) کہ تم شمار کی تکمیل کر لیا کرو، اور یہ کہ تم اللہ کی بڑائی

اللَّهُ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۱۸۵)

کیا کرو اس پر کہ تمہیں آہ تباہی عجب نہیں کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

نوٹ: یعنی اتنا شروع ہوا۔ کل قرآن مجید کا نزول تو بڑی تدریج کے ساتھ

کوئی ۲۱-۲۲ سال کی مدت میں ہوا ہے یہاں مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول قرآن

کی ابتداء ماہ رمضان میں ہوئی۔ وحی قرآنی کا سب سے پہلی آیتیں سورہ علق کا ابتدائی حصہ ہے اور

وہ غار حرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی مہینہ میں نازل ہوئی تھیں (سنہ ۶۱۰ء)۔ قمری مہینے چونکہ

مختلف موسموں میں بدل کر آتے رہتے ہیں مسلمان روزہ دار بھی رمضان کی اس گردش سے

ہلکی گرمی اور ہلکی سردی، شدید گرمی اور شدید سردی، خشک وتر، ہر موسم میں بھوک اور پیاس

کے ضبط و تحمل کا خوگر ہو جاتا ہے۔۔۔ اہل سنت اسی لئے قرآن مجید کے اس نزول کی سالانہ یادگار

اس مہینہ بھر راتوں کو اپنی مسجدوں میں مناتے ہیں اور تراویح کی رکعتوں میں سارے قرآن کو اپنے حافظہ میں تازہ کر لیتے ہیں۔

نوٹ ۲۔ للناس۔۔۔۔۔ کہ قرآن کی مخاطب ساری دنیا ہے محض قریش یا عرب نہیں۔  
 نوٹ ۳۔ شہد منکم الشھر۔ قمری مہینہ کا آغاز ہر ۲۹ یا ۳۰ دن کے بعد چاند دیکھنے سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اسلام تو اس سیدھے سادھے فطری حساب کا قائل ہے کہ بغیر کسی آلہ کی مدد کے۔ بغیر ریاضیات اعلیٰ کے توسط کے بس آنکھ سے جب چاند دیکھو پورے روزہ رکھنا شروع کرو۔

شہد۔ وسیع معنی میں ہے یعنی جب ماہ رمضان شروع ہونے کا علم ہو جائے خواہ براہ راست چاند کو دیکھ کر خواہ دوسروں سے روایت کی خبر سن کر۔۔۔۔۔ روزہ رکھنا شروع کر دیں۔۔۔۔۔ روایت ہلال معتبر کہاں کی ہوگی؟ فقہانے اس کے جواب میں بڑی بڑی موٹکائیاں کی ہیں۔ لیکن صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ اسی شہریا بستی کی یا قرب و چوار کی بستیوں کی سینکڑوں ہزاروں میل دور سے روایت ہلال کی خبریں ننگانے کاٹا ریٹیلیفون ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ سے انتظام کرنا یا کلکتہ کی روایت کو۔۔۔ ۱۹ میل دور بمبئی پر حجت گردانا شریعت اسلامی کی اصلی روح پر ظلم کرنا ہے۔ اختلاف مطامع ایک صریح مشاہدہ کی چیز ہے۔۔۔۔۔ ایک بار رمضان کے سلسلہ میں شام کی خبر دینہ میں پہنچی۔ دونوں جگہ کی تاریخوں میں فرق نکلا۔ حضرت عبداللہ بن عباس صحابی نے حدیث نبوی کا حوالہ دے کر فتویٰ دیا کہ ہم تو یہیں کی روایت کا اعتبار کریں گے۔۔۔۔۔ اور نوادی شارح مسلم نے لکھا ہے کہ صحیح مسلم ہمارے علماء کے یہاں یہ ہے کہ روایت سارے انسانوں پر حجت نہیں بلکہ صرف انہی مسانت والوں پر ہے جہاں تک نماز و تہرہ نہ کی جائے۔ اور ایک قول ہے کہ جہاں تک مطلع متحد ہو۔۔۔۔۔ ابن عباس نے۔۔۔۔۔ اس لئے انکار کیا کہ روایت کا حکم دور و راز مقامات پر صادق نہیں آتا۔۔۔۔۔ کوئی ملک اس دنیا کے پڑے پڑے پر اگر ایسا آباد ہے کہ وہاں۔۔۔۔۔ کسی کسی مہینہ آفتاب طلوع نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ یا۔۔۔۔۔ کسی مہینہ غروب نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ بہ خیال تقویٰ کوئی وہاں بھی روزہ رکھنا چاہے۔ تو سونے جاگنے کے لئے۔۔۔۔۔ وہاں اوقات کا جو معیار ہو اس اندازہ اور حساب سے روزہ بھی رکھ سکتا ہے۔

نوٹ ۱۔ لایبریریہ العسریہ شریعت اسلامی کے سارے احکام و قوانین اس ایک اصول پر مبنی ہیں اور خود اسکا روزہ رمضان کے معاملہ میں معذور کیلئے کتنی کتنی گنجائش کتنی سہولتیں رکھدی گئی ہیں..... اگر غور کر کے دیکھا جائے تو شریعت کا ایک حکم بھی ایسا نہ بلکہ جس میں عامل کے حالات عمر صحت.... اور دوسری مشکلات کا لحاظ نہ کر لیا گیا ہو۔ امت اسلامی کے فخر و مسرت کیلئے یہ کافی ہے کہ جو احکام غیروں کو سخت معلوم ہوتے ہیں ان کی تعمیل میں آج ساڑھے تیرہ سو سال گزر جانے کے بعد بھی..... اس خوش دلی اور بے تکلفی کے ساتھ لگی ہوئی ہے کہ اختیار دیکھ دیکھ کر حیرت میں رہ جاتے ہیں۔ ہر ولیم میور لکھتے ہیں کہ ”روزہ کی سختیاں بدستور قائم ہیں خواہ وہ کسی موسم میں پڑیں اور آج تک مشرق کے میدانوں میں چلی جاتی ہوئی دھوپ اور جھلساتی ہوئی سموم میں گرمیوں کے لمبے لمبے دنوں میں محمد کے پیرو صبح سے شام تک پانی کا ایک قطرہ حلق کے نیچے نہیں اتارتے..... اتنی سخت ریاضت توت ایمانی اور ضبط نفس کا پورا امتحان ہے“ (دلائل آف محمد صفحہ ۱۹۳) (ماجد)

نوٹ ۵۔ ماخوذ از تفہیم القرآن صفحہ ۱۴۲۔

سفر کی حالت میں روزہ رکھنا یا نہ رکھنا آدمی کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو صحابہ سفر میں جایا کرتے تھے ان میں سے کوئی روزہ رکھتا تھا اور کوئی نہ رکھتا تھا اور دونوں گروہوں میں سے کوئی دو سکر پر اعتراض نہ کرتا تھا۔ خود آنحضرت نے بھی کبھی سفر میں روزہ رکھا ہے اور کبھی نہیں رکھا ہے۔

## فصل ۲۔ بعض رعایت یا اجازت

پ ۲ س ۲۔ آیت ۱۸۷۔

أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الْبَيْتِ الْمَقَامِ الرَّفَثِ إِلَى نِسَائِكُمْ

جانز کو دیا گیا ہے تمہارے لئے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونا وہ



هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ وَعَلِمَ اللَّهُ

تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو اللہ کو خبر ہو گئی کہ تم اپنے

آنکھوں کو کھٹاؤں اَنْفُسَكُمْ فِتَابٍ عَلَيْكُمْ وَعَقَابًا

کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے پس اُس نے تم پر اپنی رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے

عَنْكُمْ فَالَّذِينَ يَأْشُرُوهُنَّ وَيَتَفَوَّأْنَ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ

درگزر کر دی سو اب تم ان سے ملو ملاؤ اور اُسے تلاش کرو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے۔

### فصل ۳

## سوری

سلسلہ آیت مندرجہ بالا۔

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ

اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ تم پر صبح کا سفید خط سیاہ خط سے نمایاں

مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ مِنْ ثُمَّ آتَمُوا الصِّيَامَ

ہو جائے پھر روزہ کو رات (ہونے) تک پورا کرو اور بیویوں سے اس

إِلَى الْإِيلَاجِ وَالَّذِينَ يَأْشُرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَلَيْكُمْ فِي الْمَسْجِدِ

حال میں صحبت نہ کرو جب تم اعتکاف کئے ہو مسجدوں میں یہ اللہ کے ضابطہ ہیں

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا ذَلِكُمْ يَكُ يُبَيِّنُ اللَّهُ

سوا ان سے نکلنے کے قریب بھی نہ جانا اللہ اس طرح اپنے احکام لوگوں کے لئے کھول کھول

أَيُّهَا النَّاسُ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ (۱۸۷)

کر بیان کرتا ہے عجب نہیں کہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔

تفسیر: (الف) (۱) خیط الابيض۔ خیط الاسود۔ فجر کی سفید دھاری کا سیاہ

دھاری

سے ممتاز ہو جانا کنا یہ ہے۔ تاریکی شب کے دور ہونے اور سپید صبح کے نمودار ہونے یعنی طلوع فجر سے .... احادیث میں بڑی تاکید کے ساتھ ترغیب دی گئی ہے کہ روزہ دار کی رات بھی حتی الامکان ذکر و عبادت میں بسر ہونا چاہئے۔ فجر شرعی سے .... وہ نور کا ٹرک کہ مراد ہے جو صبح کا ذیکے کچھ دیر بعد ہوتا ہے۔ اور روشنی شرقاً غرباً پھیلنے لگتی ہے .... حدیث میں سحری میں تاخیر کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے .... رسول اللہ صلعم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ بلال جو لوگوں کو ہوشیار کرنے کے لئے بہت سویرے اذان دیدیتے ہیں ان کی اذان سے یا محض شمال جنوب میں روشنی دیکھ کر سحری ختم نہ کرو بلکہ روشنی کے پھیل جانے کو .... معتبر جانو .... ایک حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم اور حضرات صحابہ بالکل صبح ہو جانے تک سحری سے شغل فرماتے رہتے۔ بس اس کا لحاظ رہتا کہ کہیں آفتاب ہی نہ نکل آئے .... حضرت عمر اور حضرت حذیفہ اور حضرت عبداللہ بن عباس جیسے صحابیوں اور متعدد تابعین سے منقول ہے کہ کھانے پینے سے احتیاط اس وقت سے واجب ہے جب صبح راستوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ظاہر ہو جائے۔ ییل کا اطلاق عربی میں دن کے خاتمہ یعنی غروب آفتاب پر منعاً ہوتا ہے .... آیت کے معنی صاف یہ ہوئے کہ افطار عین غروب آفتاب کے ساتھ ہونا چاہئے۔

بدگوئی۔ بد نظری۔ بد زبانی حرام ہمیشہ ہی ہیں۔ رمضان میں .... حرام تر ہو جاتی ہیں ..  
 .... سر ڈبلو۔ ٹی۔ آزدلڈ .... مسیحی معاذین کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ماہ رمضان کے روزوں کے سلسلہ میں صرف اس قدر کہنا ہے کہ دین کا یہ رکن بجائے خود اس خیال کی تردید کیلئے کافی ہے کہ اسلام کی ترویج عیش پرستیوں کے جائز کر دینے سے ہوئی۔ کارلائل کے بقول محمدؐ کا مذہب تن آسانی کا مذہب نہیں۔ ماجد

(۳) ب۔ منقول از تفہیم القرآن۔

اسلام نے اپنی عبادات کیلئے اوقات کا وہ معیار مقرر کیا ہے جس سے دنیا میں ہر وقت ہر مرتبہ تمدن کے لوگ ہر جگہ اوقات کی تعین کر سکیں .... نادان لوگ اس طریق توفیق پر

عموماً یہ اعتراف کرتے ہیں کہ قطبین کے قریب جہاں رات اور دن کئی کئی مہینہ کے ہوتے ہیں اوقات کی یہ تعین کیسے چل سکیں گی۔ حالانکہ یہ اعتراف دراصل علم جغرافیہ کی سرسری واقفیت کا نتیجہ ہے۔ حقیقت میں نہ وہاں چھ مہینوں کی رات اس معنی میں ہوتی ہے اور نہ چھ مہینوں کا دن جس معنی میں ہم خط استوا کے آس پاس رہنے والے لوگ دن اور رات کے لفظ بولتے ہیں۔۔۔۔۔ صبح و شام کے آثار وہاں پوری باقاعدگی کے ساتھ افق پر نمایاں ہوتے ہیں۔ اور انہیں کے لحاظ سے وہاں کے لوگ ہماری طرح اپنے سونے جاگنے اور کام کرنے اور تفریح کے اوقات مقرر کرتے ہیں۔ جب گھڑیوں کا رواج عام نہ تھا تب بھی فن لینڈ۔ ناروے اور گرین لینڈ وغیرہ ملکوں کے لوگ اپنے اوقات معلوم کرتے ہی تھے اور اس کا ذریعہ یہی افق کے آثار تھے۔۔۔۔۔

شریعت نے (افطار و سحر) ان دونوں اوقات کی کوئی ایسی حد بندی نہیں کی ہے جس سے چند سیکنڈ یا منٹ اِدھر اُدھر ہوجانے سے آدمی کا روزہ خراب ہو جاتا ہو۔۔۔۔۔ ایک شخص کے لئے یہ بالکل صحیح ہے کہ اگر عین طلوع فجر کے وقت اس کی آنکھ کھلی ہو تو وہ جلدی سے اٹھ کر کچھ کھاپی لے حدیث میں آتا ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی شخص سحری کھا رہا ہو اور اذان کی آواز آجائے تو فوراً چھوڑ نہ دے بلکہ اپنی حاجت بھر کھاپی لے۔ اسی طرح افطار کے وقت بھی غروب آفتاب کے بعد خواہ مخواہ دن کی روشنی ختم ہونے کا انتظار کرتے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈوبتے ہی بلال کو آواز دیتے تھے کہ لاؤ ہمارا شربت۔ بلال عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ابھی تو دن چمک رہا ہے۔ آپ فرماتے کہ جب رات کی سیاہی مشرق سے اٹھنے لگے تو روزے کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

## فصل ۲۔ اعتکاف

آیت ۲۔ اَنْتُمْ عِڪْفُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ ط.....  
جب تم اعتکاف کئے ہو مسجدوں میں۔

نوٹ ۱۔ ..... اعتکاف کے لغوی معنی ہیں اپنے کو کسی شے پر روک رکھنے یا لازم

کر لینے کے۔ اصطلاح شریعت میں اس سے مراد ہے مسجد میں بیٹھ کر اپنے کو عبادت کیلئے مقید

کر لینا۔ ..... اقل مدت .... امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے مسلک میں کم از کم ایک شب دروز

ہونا چاہیے۔ ..... عورتوں کا اعتکاف بجائے مسجد کے گھر کے کسی گوشے میں بھی ہو سکتا ہے۔ .....

رسول اللہ صلعم کی عادت مبارک تھی کہ ماہ مبارک کے آخری عشرہ میں پورے دس دن کے لئے

مسجد میں اعتکاف فرماتے۔ ..... اعتکاف مسنون بھی ہے اور اس کو فقہانے سنت کفایہ قرار دیا۔

ہے۔ یعنی بستی میں اگر کوئی بھی کرے تو پوری بستی کی طرف سے وہ سنت ادا ہو جائیگی۔ (ماجد)



## فصل ۵

# روزہ داروں کو بشارت۔ ثواب

پس ۹ - آیت ۱۱۲ -

الَّتَائِبُونَ الْعِبَادُونَ الْحَامِدُونَ السَّاجِدُونَ

(وہ مجاہدین، توبہ کرتے رہنے والے ہیں عبادت کرتے رہنے والے

الترکعون الساجدون الا مروون بالسعرون

ہیں حمد کرتے رہنے والے ہیں روزہ رکھنے والے ہیں رکوع کرتے رہنے والے ہیں سجدہ کرتے

والتاهون عن المنکر والحفظون لحدود اللہ

رہنے والے ہیں نیک باتوں کا حکم کرتے رہنے والے ہیں اور بری باتوں سے

والبشر المؤمنین (۱۱۲)

روکتے رہنے والے ہیں اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں

مؤمنین کو خوشخبری سنادیجئے۔

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

بیشک اسلام والے اور اسلام والیاں اور ایمان والے اور ایمان والیاں

وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَ

اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور صادق مرد اور صادق عورتیں اور

الصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ وَ

صابر مرد اور صابر عورتیں اور خشوع والے اور خشوع والیاں اور

الْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّامِعِينَ وَالصَّامِعَاتِ وَ

تصدق کرنے والے اور تصدق کرنے والیاں اور روزہ رکھنے والے اور روزہ

الْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا

رکھنے والیاں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے اور حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بکثرت

وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (۱۳۵)

یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان (سب) کیلئے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔



## فصل ۶

# مخاطب ازواج مطہرات

عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَ لَكَ أَوْجًا خَيْرًا

اگر پیمبر تمہیں طلاق دے دیں تو ان کا پروردگار تمہارے عوض انہیں تم سے بہتر بیویاں دے گا۔

مَنْكُنْ مُسْلِمًا مَّوْمِنًا قِنْتِ شَبِيَّتِ عِبْدَتِ

اسلام والیاں۔ ایمان والیاں فرما نبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں عبادت کرنیوالیاں۔

سَبِيْحَتِ شَبِيَّتِ وَاَيْكَارًا (۵)

روزہ رکھنے والیاں شوہر دیدہ بھی اور کنواریاں بھی۔



فصل ۷

## مخاطب حضرت مریمؑ

پہلے س ۱۹ - ۲۶ -

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَامَّا تَرِيْنَ مِنَ الْبَشَرِ

اور کھاؤ اور پیو اور آرام نکھیں ٹھنڈی کرو اور اگر کسی بشر

أَحَدًا أَفْقُوْا إِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ

کو دیکھنا تو کہہ دینا کہ میں نے خدائے رحمن کے لئے روزہ کا نذر مان رکھا ہے سو میں

أَكْلِمُ الْيَوْمَ النَّسِيَّ (۲۶)

تو آج کسی انسان سے بولوں گی نہیں۔

تفسیر۔ منوٹ ۷۔ روزہ بہت سی اگلی شریعتوں میں سکوت کے ساتھ

ہوتا تھا۔ شریعت اسلامی میں سکوت جائز نہیں۔ ماجد

منوٹ ۷۔ بنی اسرائیل میں چپ کا روزہ رکھنے کا طریقہ راجح تھا۔

(تفہیم القرآن جلد ۳ صفحہ ۶۵)

## لَيْلَةُ الْقَدْرِ رَبِّ شَبِّ قَدْرٍ

(۱) ۲۵ س ۲۲ - آیت ۱ تا ۵  
حَمْدٌ ۱۱، وَاللَّيْلِ الْمُبِينِ ۱۲، إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ

حما۔ ہم (قسم ہے اس) کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو ایک برکت والی

مُبَارَكَةٍ ۱۳، إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۱۴، فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ  
رات میں آتا ہے دیکھو (ہم) بندوں کو) خبردار کرنے والے تھے۔ اس رات میں برکت والا معاملہ ہماری

حَكِيمٍ ۱۵، أَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۱۶، إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۱۷  
پیشی سے حکم ہو کر طے کیا جاتا ہے۔ ہم (آپ کو پیغمبر بنا کر) بھیجنے والے تھے۔

تفسیر۔ لیلۃ مبارکہ۔ مراد شب قدر ہے جو حدیث نبوی کے مطابق ماہ رمضان  
کے آخری عشرہ کی کسی طاق رات میں واقع ہوتی ہے.... جس شب مبارک کو خود خالق لیل و نہار  
شب مبارک ارشاد فرمائے کسی بشر کے قلم میں یہ قوت ہے کہ اس کی کرامتوں اور فضیلتوں کی  
شرح کر سکے.... ایک جگہ شب مبارک سے موسوم کیا گیا ہے دوسری جگہ شب قدر (لیلۃ القدر)  
کے خطاب گرامی سے یاد فرایا ہے۔ ماجد

(۲) ۳ س ۹۷ - آیت ۱ - ۱۳  
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۱۱، وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ

بیشک ہم نے اسے (قرآن کو) شب قدر میں آنا ہے اور آپ کو خبر ہے کہ شب قدر کیا

الْقَدْرِ ۱۲، لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۱۳، خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۱۴

ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔

تفسیر۔ (۱) سب سے پہلی وحی رسول اللہ صلعم پر ماہ مبارک رمضان کے آخری عشرہ

کی کسی طاق تاریخ میں ہوئی تھی حدیث صحیح کے مطابق یہ شب قدر ہر سال آخری عشرہ رمضان کی کسی طاق تاریخ میں آیا کرتی ہے۔۔۔۔ اس رات میں دعا و عبادت کے بڑے بڑے فضائل احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ احضاف نے اس کے وقوع کے لئے ۲۷ ویں شب رمضان کا قول اختیار کیا ہے۔  
 ۲۷۔ ماخوذ از تفسیر فتح العزیز۔

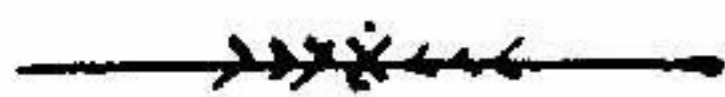
..... ایک روز آنحضرت صل اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل کا احوال صحابہ کرام کے سامنے بیان فرماتے تھے اس عرصہ میں احوال شمعون یا سمعون کا کہ ایک زاہد کا نام ہے جو بنی اسرائیل میں گذرا ہے اور کثرت عبادت میں ضرب المثل ہے بیان فرمانے لگے کہ اس نے ہزار ہینہ عبادت کی..... صحابہ کرام نے عرض کی کہ..... ہم کس طرح سے ایسے شخص کے ثواب کو پہنچ سکتے ہیں کہ انتہا ہماری عمر کی ساٹھ یا ستر برس ہیں..... سونے..... تلاش معاش اور دوسری حاجتوں میں کافی عمر صرف ہوتی ہے۔۔ عبادت کے واسطے کیا (عمر) باقی رہی آنحضرت صلعم بھی اس بات کو سن کر نہایت دلگیر و غمگین ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے دفع ملال کی واسطے یہ سورۃ نازل فرمائی..... کہ ہم نے تم کو ایک رات عنایت فرمائی ہے کہ اس ایک رات کی عبادت ہزار ہینہ کی عبادت سے بہتر ہے..... یہ پانچ راتیں اس بات کا احتمال رکھتی ہیں کہ شب ہوں اکیسویں تیسویں پچیسویں ستائیسویں۔ انیسویں..... اکثر ستائیسویں شب کو واقع ہوتی ہے اسی واسطے ابن عباس نے فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر میں نوحرف ہیں اور یہ سورۃ میں تین بار مذکور ہے اور جب تین کو نو میں ضرب دیں تو ستائیس ہوتے ہیں بعض علما نے کہا ہے کہ اس سورۃ میں تیس کلمے ہیں اور ستائیسواں ان میں سے "ھی" کا لفظ ہے کہ شب قدر کی طرف پھرتا ہے اور یہ اشارہ ستائیس کے عدد کی طرف ہے۔

۳۔ یہ الفاظ کہ "اس سورۃ میں تیس کلمے ہیں" شاید ہو کتابت ہو۔ اس لئے کہ "ھی" کا لفظ اگر ستائیسواں ہے تو انیس کلمہ ہوتے ہیں۔ "ھی" کا لفظ ستائیسواں قرار دے کر میں نے کلمات کا شمار اس طور پر کیا ہے۔

انار۔ انزلنہ۔ نی۔ لیلۃ القدر۔ و۔ نا۔ ادراک۔ نا۔ لیلۃ القدر۔ لیلۃ القدر۔ خیر



۱۲ من - الف - شکر - تنزل - ۱۵ الملكة - ۱۶ ذ - الروح - ۱۸ فيهما - ۱۹ باذن - رب - هم - من - ۲۰ قل - امر - ۲۱ سلام - صی - حتی - ۲۸ مطلع الفجر - ۲۹



## باب ۶

# حج - عمرہ - طواف

(۱) پ ۲۵ - ۲ - آیتہ ۱۵۸ -  
 إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

صفا و مروہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے

أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ

یا عمرہ کرے اس پر (ذرا بھی) گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمد و رفت کرے اور جو کوئی خوشی سے

خَيْرًا لَاقَانَّ اللَّهُ شَاكِرٌ عَلَيْهِ (۱۵۸)

کوئی امر خیر کرے سو اللہ تو بڑا قدر دان ہے بڑا علم رکھنے والا ہے۔

تفسیر - ۱ - صفا و مروہ کسی زمانہ میں مسجد الحرام کے پاس دو پہاڑیاں تھیں۔ اب معمول

بلندیاں محض چٹان کی سی رہ گئی ہیں۔ صفا حرم شریف کی داہنی جانب ہے اور مروہ بائیں جانب

دونوں کے درمیان فاصلہ ۴۹۳ قدم کا ہے یا تقریباً سات فرلانگ۔

۲ - صفا کے لغوی معنی صاف پتھر یا خالص چٹان کے ہیں۔ اور مروہ کے بھی لفظی معنی

سفید نرم پتھر کے ہیں۔

۳ - حدیث صحیح میں یہ مضمون آیا ہے کہ حضرت ہاجرہ " حضرت اسمعیل کو شیر خوارگی

کے زمانہ میں خانہ کعبہ کے پاس پیاسا اور تنہا چھوڑ کر اس تلاش میں نکلی تھیں کہ کہیں کوئی

قافلہ آتا جاتا نظر آجائے تو اس سے پانی ہاتھ آئے اور اس وقت اضطراب میں دوڑ کر اس

پہاڑی سے اس پہاڑی پر جاتی تھیں کہ شاید بندی سے کسی قافلہ پر نظر پڑ جائے (ماجد)  
 ۴۔۔۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب یہ حکم خدا اپنے ننھے بچے اسمعیلؑ اور ان کی  
 ماں حضرت ہاجرہؑ کو مکہ کی لاق ودق وادی میں تنہا چھوڑ گئے اور ان کا پانی کا شکیزہ اور کھجوروں  
 کی پھیلی خالی ہو گئی اور معصوم اسمعیلؑ پیاس سے اڑیاں رگڑنے لگے تو حضرت ہاجرہ نے بایوہا اور پریشانی  
 کے عالم میں پانی کی تلاش میں ان پہاڑیوں (صفا و مروہ) کے سات چکر لگائے۔ یہ ادا ان کی اللہ تعالیٰ  
 کو ایسی پسند آئی کہ ملت حنیفہ کے لئے اُسے ارکان حج میں قرار دیا گیا۔۔۔۔۔ صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی  
 عظمت و محبت کی نشانیاں ہیں اور ان کے درمیان چکر لگانے عشاق خدا کے جذبہ بے اختیار کا  
 یادگار ہے (قاموس)

(۵)۔۔۔۔۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی۔۔۔۔۔ تشنگی سے جب جاں بلی کی حالت ہوئی تو حضرت  
 ہاجرہ بیتیاب ہو کر کوہ صفا پر تشریف لے گئیں وہاں بھی پانی نہ پایا تو اتر کر نشیب کے میدان میں دوڑتی  
 ہوئی مروہ تک پہنچیں اس طرح سات مرتبہ گردش ہوئی۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے غیب سے ایک  
 چشمہ زمزم نمودار کیا اور ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ان کے اتباع میں ان دونوں پہاڑیوں  
 کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبول بارگاہ کیا اور ان دونوں کو محل اجابت دعا بنایا (نعیم)  
 (۶) صفا و مروہ کے درمیان۔۔۔۔۔ آمد و رفت سات بار ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اسی لئے اس کا  
 نام سعی (دوڑ) ہے۔ (ماجد)

(۷) شعائر اللہ یعنی اللہ کے دین کی نشانیاں۔۔۔۔۔ اصطلاح میں مراد مناسک  
 حج کی علاقیتیں ہیں (ماجد)

(۸) شعائر اللہ سے دین کے اعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں خواہ وہ مکانات ہوں جیسے  
 کعبہ عرفات مزدلفہ جمار ثلاثہ۔ صفا و مروہ یعنی مساجد یا ازمنہ جیسے رمضان عید نظر و اضحا  
 جمعہ ایام تشریق یا دوسرے علامات جیسے اذان۔ اقامت نماز باجماعت نماز جمعہ نماز عیدین  
 ختمہ یہ سب شعائر دین ہیں (نعیم)

(۹) شان نزول۔ زمانہ جاہلیت میں صفاد مروہ پر دو بت رکھے تھے۔۔۔ کفار جب

صفاد مروہ کے درمیان سعی کرتے تو ان بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے عہد اسلام میں بت توڑ دیئے گئے لیکن چونکہ کفار یہاں شرکانہ فعل کرتے تھے اس لئے مسلمانوں کو صفاد مروہ کے درمیان سعی کرنا گراں ہوا کہ اس میں کفار کے شرکانہ فعل کے ساتھ کچھ مشابہت اس آیت میں ان کا اطمینان فرما دیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادت الہی کی ہے تمہیں اندیشہ مشابہت نہیں اور حسب طرح کعبہ کے اندر زمانہ جاہلیت میں کفار نے بت رکھے تھے اب عہد اسلام میں بت اٹھا دیئے گئے اور کعبہ شریف کا طواف درست رہا اور وہ شعائر دین میں سے رہا اسی طرح کفار کی بت پرستی سے صفاد مروہ کے شعائر دین ہونے میں کچھ فرق نہیں رہا۔ (نعیم)

(۱۰) الف۔ حج۔ لغت میں حج کے معنی مطلقاً قصد اور ارادہ کرنا ہیں۔ لیکن اصطلاح

شرعی میں حج کہتے ہیں زیارت بیت اللہ کا اس کے آداب و شرط کے ساتھ ارادہ کرنے کو (قاسم)  
(ب) حج: عبادات اسلامی کا چوتھا رکن۔ یا نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ کے بعد چوتھا فرضیہ۔

امت کے ہر فرد پر خواہ وہ دنیا کے کسی علاقہ کا باشندہ ہو یہ شرط استطاعت و صحت و امن راہ عمر میں ایک بار فرض ہے۔ گو یاد نیائے اسلام کی بین الاقوامی سالانہ کانگریس۔

(۱۱) ارکان حج یعنی جو چیزیں فرض ہیں وہ تین ہیں (۱) پوشش احرام۔ یعنی حدود

حرم میں داخلہ سے پہلے لباس اتار کر احرام یا بلا سلاہوا لباس پہن لینا (۲) میدان عرفات میں ۹۔ ذی الحجہ کو حاضری۔ اصطلاح میں اسے وقوف کہتے ہیں (۳) طواف زیارت۔ یعنی

وقوف کے بعد خانہ کعبہ کا طواف اور واجبات حج چار ہیں (۱) ۹۔ ۱۰۔ ذی الحجہ کی

درمیانی شب میں مزدلفہ میں قیام (۲) صفاد مروہ کے درمیان آمد و رفت! اصطلاحی

نام سعی ہے (۳) مزدلفہ میں قیام کے بعد منیٰ میں کنکریاں پھینکنا۔ اصطلاحی نام رمی

جمرات ہے۔ (۴) طواف کعبہ (یہ طواف فرض کے علاوہ ہے اور طواف صدر کہلاتا ہے)

(۱۲) قربانی کرنا۔ سر کے بال اتروانا وغیرہ بہت سے سنن و مستحبات ان کے علاوہ ہیں

(۱۳) الحنا - عمرہ - اس کے لفظی معنی آباد جگہ کا قصد کرنا اور زیارت کرنا ہیں۔

(ب) عمرہ - اس کا دوسرا نام حج الصغریٰ ہے۔ اس میں حج کی طرح مہینہ اور تاریخ کی قید نہیں۔ اور نہ اس میں وقوف عرفات ہے اور نہ قیام مزدلفہ و منیٰ۔ سال کے ہر موسم میں اور ہر وقت ہو سکتا ہے۔ عمرہ کی نیت سے احرام حدود حرم سے باہر باندھے طواف کعبہ اور صفا و مردہ کے درمیان سعی کر کے بال اتروائے۔ بس عمرہ ہو گیا۔ احرام کھول دے۔  
(۱۴) طواف کے اصلی معنی کسی چیز کے گرد گھومنے یا چکر کاٹنے کے ہیں۔ لیکن وسعت دے کر اس کے معنی مطلق آس پاس جانے کے بھی کئے گئے ہیں۔ اور یہاں مراد دو مقاموں کے درمیان آمد و رفت سے ہے۔

(۱۵) تطوع - ہر وہ چیز ہے فرض کے علاوہ جو انسان اپنی خوشی سے انجام دے

(۱۶) صفا و مردہ کے درمیان سعی (یعنی دوڑنا) حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے

(۱۷) شاکر - شکر کا لفظ جب اللہ کے لئے آتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ

بندہ کی تھوڑی سی طاعت پر معادہ بہت زائد دیتا ہے۔

(۱۲) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۸۹ -  
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاِهْلِيَّةِ وَالْحَيْ مَوَاقِيْتُ

آپ سے (لوگ) نئے چاندوں کے باب میں دریافت کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ وہ لوگوں

لِلنَّاسِ وَالْحَجَّ ط

کے لئے آ کہ شناخت اوقات ہیں۔

تفسیر۔ ..... دنیا میں مشرک تو میں کثرت سے قبر پرستی میں مبتلا رہا ہوں۔ ....

بڑھتے چاند کو مبارک اور اترتے چاند کو منجوس سمجھنے کا رواج تو آج خدا معلوم کتنے مسلمان

گھرانوں میں بھی موجود ہے۔ .... چند رسوم چونکہ حج ہی کے سلسلہ میں تھیں اس لئے اس کا ذکر

بھی حج ہی کے متصل فرمایا گیا۔ (ماجد)

(۳) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۹۶ - منزل ۱۰ -

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ

اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر گھر جاؤ تو جو بھی قربانی

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ

لا جانور میسر ہو، راسے پیشا کر دو اور جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے

يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا

اپنے سر نہ منڈاؤ لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف

أَوْ بِهِ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ

ہو تو وہ روزوں سے یا خیرات سے یا زنج سے فدیہ دیدے

صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

لیکن جب تم حالت اطمینان میں ہو تو پھر جو شخص عمرہ سے

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ

متفید ہو اسے حج سے ملا کر تو جو قربانی بھی اسے میسر ہو وہ کر ڈالے اور جس کسی کو میسر

يَجِدُ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا

ہو نہ آئے وہ تین دن کے روزے زمانہ حج میں رکھ ڈالے اور سات روزے

رَجَعْتُمْ وَتِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَّمْ

جب تم واپس ہو یہ پورے دس روزے) ہوتے یہ اس کے لئے درست)

يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْقُوا لِلَّهِ

ہے جن کے اہل سجدہ حرام کے قریب نہ رہتے ہوں اور اللہ سے ڈرتے رہو

وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۱۹۶)

اور جانے رہو کہ اللہ سخت گرفت کرنے والا ہے

تفسیر نوٹ ۱۱۔ یعنی یہ عبادتیں بجالاؤ تو اللہ کی رضا جوئی ہی کے لئے بجالاؤ۔

اخلاص نیت کے ساتھ..... تمام ممنوعات سے محترز رہ کر.... کوئی ایسی چیز نہ کرو جو ان عبادتوں کے غیر شایاں ہو..... اللہ کی تفسیر میں مفسر ابن العربی مالکی نے یہ نکتہ خوب پیدا کیا ہے کہ..... حج و عمرہ کا قصد میلہ ٹھیلہ سمجھ کر نہ ہو تو فاجر کی راہ سے نہو۔ تجارتی ضروریات سے نہ ہو۔ اخلاص محض کے ساتھ قرب رضائے الہی کی نیت سے ہو۔ (ماجد)

نوٹ ۱۲۔ احصار کے لفظی معنی گھر جانا.... اگر کسی دشمن کی روک تھام..... یا

بیماری وغیرہ سے معذور ہو کر راستہ میں رک جانا پڑے اور منزل مقصود تک نہ پہنچ سکو.....

نوٹ ۱۳۔ تمتع کے لفظی معنی فائدہ اٹھانے کے ہیں۔ اصطلاح فقہ میں مراد حج اور عمرہ

کے ملا لینے سے ہوتی ہے..... دین ابراہیمی کو چھوڑ کر عرب جاہلی کا..... عقیدہ تھا کہ موسم

حج میں عمرہ کرنا سخت گناہ ہے۔

نوٹ ۱۴۔ اشارہ تمتع کی جانب ہے..... تمتع اور قرآن یعنی موسم حج میں عمرہ کے

ساتھ حج کر لینے کی دو صورتیں صرف آفاقوں کے لئے درست ہیں۔ مکہ اور حوار مکہ والوں

کے لئے نہیں۔

نوٹ ۱۵۔ لحرین..... مسجد الحرام۔ میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے

حرم کے حدود شروع ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں پہنچ کر ہر آقائی پر حج یا عمرہ کی نیت کر لینا

اور حرام باندھ لینا واجب ہو جاتا ہے۔ ہر ہر سمت سے آنے والوں کی میقات الگ الگ ہیں۔

(۱۴) پ ۲ س ۲۔ آیت ۱۱۹۔

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ

حج کے چند مہینے معلوم ہیں جو کوئی ان میں اپنے اوپر حج مقرر

الْحَجَّ فَلَا سَفْهًا وَلَا فُسُوقًا وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ط

کرے تو پھر حج میں نہ کوئی فحش بات ہونے پائے اور نہ کوئی بے حکمی اور نہ کوئی

وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ

جنگڑا اور جو کوئی بھی نیک کام کر دے اللہ کو اس کا علم ہو کر رہیگا اور زادراہ لے لیا کرو اور

خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى زَوَاتِقُونَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (۱۹۷)

بہترین زادراہ تو تقویٰ ہے۔ سوا اہل فہم میرا ہی تقویٰ اختیار کئے رہو۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ یعنی شوال، ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ اصل ارکان حج تو ذی الحجہ

کے دو سگر ہفتہ میں ادا ہوتے ہیں۔

۲۔ احرام حج شوال ہی سے بندھنا شروع ہو جاتا ہے۔

۳۔ احرام اُس خاص پوشش کا نام ہے جو حدود حرم یا میقات میں داخل ہوتے

ہی ہر حاجی و زائر پر واجب ہو جاتی ہے۔

یہ پوشش..... صرف بے سلی ہوئی چادریں ہونی چاہئیں۔

(۴) حج بیت اللہ اسلام کی ان عبادتوں میں سے ہے جس نے اپنوں ہی کو نہیں بیگانوں

کو کبھی خاص طور پر متاثر کیا ہے۔ اور مستشرقین کے رعب انگن نام سے فرنگی اہل علم و اہل قلم کا جو

طبقہ ہے اس نے تو اس ظاہری منافع اور اجتماعی مصالح پر بار بار شک کیا ہے اور اسے اکثر

عالم اسلامی کی سالانہ کانگریس سے تعبیر کیا ہے۔

(۵) جدال۔ مارپیٹ ہاتھ پائی اگ نہی زبانی حجت تکرار..... سب احرام کی

حالت میں ممنوع ہے۔

(۶) رمضان کا مہینہ اور حج کا موسم بھی روحانیات کے عالم میں اپنی صحت بخش

آب دہوا کے لئے ممتاز ہیں۔

(۷) اسلام نے..... حکم دیا کہ جب گھر سے حج و زیارت کے لئے نکلو تو ضرورت بھر کا پیو

پیسہ لے کر نکلو..... دوسروں پر بارینے کی کوشش نہ کرو.....

آیت ان توکل پیشہ صوفیہ کے مذہب کی بھی تردید کر رہی ہے جو کسب معاش کو چھوڑ بیٹھے

ہیں۔ (۸) اسلام صرف احکام کی ظاہری تعمیل کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ چاہتا ہے..... کہ جو بھی نیک عمل انسان کرے وہ صرف اعضاء و جوارح سے نہیں بلکہ ضمیر اور دل کی پاکیزگی کے ساتھ۔ (ماجد)

(۵) پ ۲ س ۲- آیت ۱۱۹۸-

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضّٰلِّينَ (۱۹۸)

تہیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے ہاں سے تلاش معاش کرو پھر جب تم جوق در جوق عرفات سے واپس ہونے لگو تو اللہ کا ذکر مشعر حرام کے پاس کر لیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسا اس نے تمہیں بتایا ہے اور اس سے قبل تم یقیناً محض

ناواقفوں میں تھے۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ فضلًا الخ۔ سب کا اتفاق ہے کہ فضل سے یہاں مراد مال اور

نفع تجارت ہے (ماجد)

۲۔ حج کے فرض تین ہی ہیں۔ (۱) حرام پوشی (۲) عرفات میں حاضری یا وقوف

(۳) طواف فرض۔ اہم ترین رکن وقوف عرفات ہے۔

۳۔ افضتُم۔ افاضہ کے معنی انبہوہ در انبہوہ چلنے یا واپس ہونے کے ہیں۔

۴۔ عرفات۔ مکہ معظمہ سے جو ٹرک مشرق کی جانب طائف کو جاتی ہے اس پر مکہ سے

کوئی بارہ میل کے فاصلہ پر کئی میل کے رقبہ کا ایک لمبا چوڑا میدان ہے۔ اس کا نام عرفات۔۔۔ سال

بھر یہ میدان بالکل سنسان پڑا رہتا ہے۔ صرف ایک دن یعنی ۹ ذوالحجہ کو اس کی پوری کسرتکل

آتی ہے۔۔۔ اس روز یہ میدان انسانوں سے بھر جاتا ہے۔۔۔۔۔ دوپہر سے لے کر آخر وقت



عصرتک اسی میدان میں رہنا چاہیے اور اس کا اصطلاحی نام وقوف ہے۔ یہی حاضری اعمال حج کی جان ہے اور یہ سارا وقت توبہ و استغفار۔ عبارت، انابت ہی میں صرف ہونا چاہیے۔ قریب غروب آفتاب مزدلفہ مشعر الحرام) کے لئے کونج ہو جانا چاہیے۔

(۵) المشعر الحرام مشعر کے لفظی معنی نشانی یا علامت کے ہیں۔ اور حرام یعنی محرم یا

مقدس ..... نام اس خاص مقام کا جو مزدلفہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہے۔ اور خود سارے مزدلفہ کو بھی مشعر الحرام ہی کہتے ہیں۔ .... مزدلفہ مکہ سے کوئی ۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ .... منیٰ سے عرفات جانے کا ایک تو سیدھا راستہ ہے، حاجی ۹۔ کو عرفات اسی راستہ سے جاتے ہیں۔ واپسی میں حکم ہے کہ دو سر راستہ سے لوٹیں۔ یہ ذرا چکر کا ہے۔ اور مزدلفہ اسی راستہ میں پڑتا ہے۔

۶۔ واذکر والذکر۔ نے یاد دلایا کہ یہ رات رنگ رلیاں منانے کی نہیں۔ جاہلی قوموں

کے میلوں ٹھیلوں کی طرح روشنی آتش بازی کے لئے نہیں۔ خواب غفلت میں پڑے رہنے کے لئے نہیں۔ .... ذکر و عبادت الہی کے لئے ہے۔ (ماجد)

۷۔ ضال ہمیشہ گمراہی کے معنی میں نہیں آتا نادانہ کے معنی میں بھی آتا ہے اور ضلال

سے مراد احکام الہی سے نادانیت ہو سکتا ہے۔ (ماجد)

(۶) ۲ س ۲۔ آیت (۱۹۹)

ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا لِلّٰهِ

ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۹۹)

کر رہتا ہے اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر۔ (۱) ..... قریش کے گمراہے ہوئے عقیدوں میں سے ایک عقیدہ یہ بھی تھا

کہ ہمیں حج میں عرفات کی حاضری کی ضرورت ہے وہاں تک سب کے ساتھ جانا ہماری

علوشاں کے منافی ہے۔ ہمارے لئے مزدلفہ تک جانا کافی ہے۔ آیت الہی کی اصلاح کیلئے ہے۔

(۲) ..... حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں یوم عرفہ

سے زیادہ بندے آگ سے آزاد کئے جلتے ہوں۔ (ماجد)

(۵) پ ۲ س ۲ - آیت ۲۰۰ -

فَإِذَا قُضِيَتْمْ مَنَاسِكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ

پھر جب تم اپنے مناسک ادا کر رہے ہو تو اللہ کی یاد کر لینے باپ دادوں کی یاد کی طرح

أَبَاءَكُمْ وَأَشْدَّ ذِكْرًا لِّمَن النَّاسِ مَن يَقُولُ

بلکہ یہ یاد اس سے بھی بڑھ کر ہو اور لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے ہیں دنیا

رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَنَا فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ (۲۰۰)

(ہی) میں دیدے اور ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ

اور کوئی ان میں ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے ہم کو دنیا میں (بھی)

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲۰۱)

بہتری دے اور آخرت میں (بھی) بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔

تفسیر۔ ۱۔ عرفات و مزدلفہ سے واپسی کے بعد منیٰ میں قیام تین دن ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ کو

لازمی ہے اور بعض ائمہ کے نزدیک ۱۳۔ کو بھی۔

۲۔ اذاً قضیتم یعنی جب تم ادائے مناسک کر رہے ہو۔ اذاً۔ کے لفظ سے یہ دھوکا نہ

ہو کہ یہاں حکم اذائے مناسک کے بعد کے لئے مل رہا ہے اذاً ہمیشہ بعد کے لئے نہیں آتا۔ ہنرمانی

کے موقع پر بھی قرآن مجید میں آیا ہے۔

۳۔ مناسک شعائر حج کو کہتے ہیں۔

۴۔ عرب جب منیٰ میں جمع ہوتے..... تو اپنے بزرگوں کے مفاخر و مناقب کے

پر زور بیان سے دلوں کو گرماتے..... مسلمانوں کو حکم ملتا ہے کہ یہی جوش و خروش تم اللہ کے ذکر میں



(۱۰) پ ۱۰ س ۹ - آیت ۱۳ -

وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ

اور اعلان رکیا جاتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے سامنے بڑے  
الاکبر ان اللہ بری عن من المشرکین کہ ورسوله ط (۱۳)

حج کے دن کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے دستبردار ہیں -

تفسیر - حج اکبر - حج ہی کو کہتے ہیں کوئی مخصوص قسم کا حج مراد نہیں۔ اکبر کا لفظ صرف

حج اصغر یا عمرہ سے تقابل و امتیاز کے لئے ہے۔۔۔۔۔ یہاں مراد سترہ بھری کا یوم الحج ہے۔۔

۔۔۔۔۔ یوم الحج کی اصطلاح ۹ - ذی الحجہ (یوم عرفہ) کے لئے ہے۔۔۔۔۔ ۱۰ - ذی الحجہ کو یوم النحر کہتے ہیں

۔۔۔۔۔ یہ اعلان حضرت علیؓ نے تمام قبائل عرب کے روبرو کیا تھا۔ (ماجد)

(۱۱) پ ۱۴ س ۲۲ - آیت ۲۴ -

وَأَذَانٌ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَا تَوَكَّرَ رَجَالًا وَعَلَى

اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو لوگ تمہارے پاس پیدل بھی آئیں گے اور دُلی

كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (۲۴)

اونٹنیوں پر بھی جو دور دھارہ راستوں سے پہنچی ہو گی۔

تفسیر - نوٹ ۱ - حضرت ابراہیمؑ کو اس اعلان کا حکم اس وقت ملا تھا جب دنیا نہ

تار سے واقف تھی نہ ٹیلیفون سے۔۔۔۔۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ نے خدا معلوم کس لاہوتی اسٹیشن

سے۔۔۔۔۔ اس پیام کو نشر کیا کہ روئے زمین کے ہر براعظم کے ایک ایک گوشہ میں۔۔۔۔۔ یہ

آواز پہنچ گئی اور ہزاروں برس گزر گئے کہ خلقت آج تک اس بے آب و گیاہ سرزمین کی

طرف کھنچی چلی آتی ہے۔۔۔۔۔ مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ جب یہ حکم ملا تو حضرت ابراہیمؑ

نے عرض کیا کہ اے پروردگار میری آواز کون سب کے کانوں تک پہنچائے گا؟

جواب ملا کہ ہم ! - (ماجد)

(۱۲) آیت ۲۸۔ لَيْسَ هَدًى وَامْنًا فَعَلَهُمْ وَيدُ كُرُوا

تا کہ اپنے فوائد کے لئے آمو جو ہوں اور تا کہ ایام معلوم میں اللہ کا

اسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ

نام میں ان چوپایوں پر جو اللہ نے ان کو عطا کئے ہیں میں تم بھی

بِهِمْ اِلَّا نِعَامًا فَاْكُلُوْا مِنْهَا وَاطْعِمُوْا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ (۲۸)

اس میں سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلاؤ۔

تفسیر۔ ۱۔ مراد قربانی کی تاریخیں ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ذی الحجہ۔

۲۔ چوپایوں سے مراد قربانی کے جانور اونٹ گائے بھیڑ بکری ہیں۔

۳۔ قربانی کا منکر سطحی دماغ والا گروہ حال میں پیدا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ

قرآن میں کہیں قربانی کا ذکر نہیں ملتا۔ کاش وہ قرآن ہی پر غور کرنا سیکھے اور اس آیت

سے قربانی کا سبق لے۔ (ماجد)

(۱۳) آیت ۱۲۹۔ ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلِيُوفُوا نُدُوْرَهُمْ

پھر لوگوں کو چاہیے کہ اپنا میل کچیل ددر کریں اور اپنے واجبات

وَلِيَطَّوْرُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (۱۲۹)

پورا کریں اور چاہیے کہ اس (قدیم گھر کا طواف کریں۔

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ احرام آمار میں حجامت بنوائیں غسل کریں۔۔۔۔۔ (ماجد)

نوٹ ۲۔ نذر جس مراد کے لئے بھیجی جانی جائے چاہیے کہ ہمیشہ اللہ ہی کے

نام کی ہو۔ کسی اور کے نام کی نذر حرام ہے۔ (ماجد)

نوٹ ۳۔ یہ طواف فرض ہے۔۔۔۔۔ طواف الزیارة یا

طواف الانفاضہ کہلاتا ہے۔ (ماجد)

## باب ۷ قربانی

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۹۶ :-  
وَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ

اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر گھر جاؤ تو جو بھی

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

قربانی کا جانور میسر ہو راسے پیش کر دو

تفسیر - نوٹ ۱ - اگر کسی دشمن کی روک تھام کے باعث - یا کسی بیماری وغیرہ

سے معذور ہو کر راستہ ہی میں رک جانا پڑے ..... تو قربانی کا جانور جو ساتھ ہو اسے

وہیں ذبح کر دو - اور احرام کھول دو ....

نوٹ ۲ - احصار کے معنی گھر جانے کے ہیں خواہ وہ کسی سبب سے ہو ....

نوٹ ۳ - ہدی - کے لفظی معنی محض اس پیشکش کے ہیں جو خانہ کعبہ کے لئے بھیجا

جائے .... قربانی کا ہر جانور اس سے مراد ہے .... (ماجد)

(۲) پ ۶ س ۵ - آیت ۲ :-  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَجْلُوْا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا

اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو اللہ کی نشانیوں کی اور نہ حرمت والے مہینوں کی

الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آقَابِنَ

اور نہ حرم میں، قربانی والے جانوروں کی اور نہ گلے میں پٹے پٹے ہوتے جانوروں کی اور نہ بیت الحرام

الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَتَّبِعُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَيَرْضَوْنَ

کے قصد کر نیوالوں کی جو اپنے پروردگار کے فضل اور رضا مندی کے طالب رہتے ہیں -

تفسیر۔ نوٹ ۱۔ شعائر اللہ۔ شعائر جمع شعیرہ کی ہے۔ مراد اعلام الہی ہیں  
یعنی وہ چیزیں جن کے ادب و احترام کے تحفظ کے لئے اللہ نے کچھ احکام مقرر کر دیئے ہیں  
نوٹ ۲۔ الھدیٰ۔ لفظ ان قربانیوں کے لئے مخصوص ہے جو کعبہ مقدسہ کو  
لے جانی جاتی ہیں۔ ان کی بے حرمتی یہ ہوگی کہ ان قربانیوں سے تعرض کیا جائے۔  
نوٹ ۳۔ القلاید۔ یہ پٹے اسی نشانی کے لئے گلے میں پڑے رہتے تھے کہ اللہ  
کی نذر میں حرم ہی میں ذبح ہوں گی۔۔۔۔۔ (ماجد)

(۳) پ ۵ س ۵۔ آیت ۱۹۔  
جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ

اللہ نے کعبہ کے مقدس گھر کو انسانوں کے باقی رہنے کا مدار ٹھہرایا ہے نیز حرمت

وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ

ولے مہینہ کو اور حرم میں قربانی کو اور گلے میں پٹے پڑے ہوئے جانوروں کو۔

نوٹ ۱۔ کعبہ۔ بیت الحرام شہر الحرام کی بابت تفسیر ان ہی عنوان کے ابواب میں

ملاحظہ ہو۔ صدی ۱۔ قلائد کی بابت تفسیر ملاحظہ ہو شمار ۲۔ باب طحا۔

(۴) پ ۱۴ س ۲۲۔ آیت ۲۸۔ منزل ۴

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي

تاکہ اپنے فوائد کے لئے آجودہ ہوں اور تاکہ ایام معلوم میں اسکا نام میں

أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

ان چوپایوں پر جو اللہ نے ان کو عطا کئے ہیں پس تم بھی اس میں سے

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيرَ (۲۸)

کھاؤ اور مسیبت زدہ محتاج کو بھی کھلاؤ۔

نوٹ ۱۔ باب ۶ شمار نمبر ۱۲۔ میں بھی یہ آیت کریمہ لکھی گئی ہے۔

تفسیر ع:۔ آیات معلومتہ۔ مراد قربانی کی تاریخیں ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ذی الحجہ

ہیں۔ (ماجد)

۲۔ چوپایوں سے مراد قربانی کے جانور۔ اونٹ گائے بھیڑ بکری ہیں۔ (ماجد)  
 ۳۔ قربانی کا منکر سطحی دماغ والا گردہ حال میں پیدا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن  
 میں کہیں قربانی کا ذکر نہیں ملتا۔ کاش وہ قرآن پر غور کرنا سیکھے اور اس آیت سے قربانی کی  
 اہمیت کا سبق لے۔ (ماجد)

(۵) پ ۱، س ۲۲۔ آیت ۳۲۔  
 وَمَنْ يُعْظِمُ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (۳۱)

اور جو کوئی (دین) خدا کی یادگاروں کا ادب رکھے گا سو یہ (ادب) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

تفسیر: شعائر اللہ سے یہاں خاص طور پر قربانیاں مراد ہیں۔

(۶) ..... آیت ۳۳۔ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى

تمہارے لئے ان سے فوائد حاصل کرنا جائز ہیں) ایک مدت معین

ثُمَّ فَحَلُّهَا إِلَىٰ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ (۳۳)

تک پھر اس (کے ذبح) کا موقع بیت عتیق کے قریب ہے۔

تفسیر: یعنی جب تک وہ جانور یہ قاعدہ شرعی۔ ہدی۔ نہ بنا دیا جائے اس جانور

سے اور کام لینا مثلاً اس پر سواری یا برداری دودھ وغیرہ سب جائز ہیں۔ (ماجد)

(۷) پ ۱، س ۲۲۔ آیت ۳۶۔

وَلْيُذَكَّرْ بِهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا

اور قربانی کے جانوروں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کے دین کی یادگاریں بنا دیا،

خَيْرٌ مِّنْ مَا ذُكِّرُوا عَلَيْهِمْ صَوًّا فَإِذَا وَجَبَتْ

تمہارے حق میں ان ہی کے اندر بھلائی (رکھ دی گئی) ہے سو تم انہیں کھڑے کر کے ان پر اللہ کا نام



## جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِعُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرِّطَ

یاد رکھیں وہ کروٹ کے بل گریں تو خود بھی ان میں سے کھاؤ اور بے سوال اور سوال کو بھی کھلاؤ۔  
تفسیر ۱۔ بدن جمع ہے بدنہ کی اصلی معنی ہیں موٹا تازہ اونٹ کے لیکن اہل عربیت نے اس سے گائے اور اونٹ دونوں مراد لئے ہیں۔۔۔۔ قربانی کے دوسرے جانور یعنی بھیڑ بکری بھی اس حکم میں داخل ہیں۔

نوٹ ۲۔ یہ خاص کر اونٹ کی قربانی کا ہے اس کو اس طریقہ پر ذبح کیا جاتا ہے۔ بدنہ کا اصل اطلاق بھی اسی پر ہوتا ہے اور اسی کی قربانی افضل بھی ہے۔۔۔۔  
نوٹ ۳۔ قانع وہ ہے جو صبر کے بیٹھا ہے جو کچھ بھی مل جائے اسے قبول کر لیتا ہے۔  
نوٹ ۴۔ معتبر وہ ہے جو بے قرار ہو کر مانگتا رہتا ہے۔

نوٹ ۵۔ بعض عارفین نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا گوشت اہتمام کے ساتھ تناول فرماتے تھے جو دلیل ہے اس کے مندوب ہونے کی، راز اس کا یہ ہے کہ جو چیز بھی اللہ کی جانب منسوب ہو جائے وہ ہے ہی اس قابل کہ اس سے رغبت کی جائے۔ (ماجد)

(۸) آیت ۳۷۔ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤها وَلَكِنْ

اللہ تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون البتہ اس کے

## يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ

پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

نوٹ ۱۔ یعنی اجر تو تمہارے اخلاص و نیت تقویٰ پر ملتا ہے۔ آیت نے قربانی کے

سلسلے میں ایک بڑی اہم اصل کا بیان کر دیا۔

(۹) پ ۳۰ س ۱۰۸۔ آیت ۱۲۔

## فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ

سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔

(۱) نَحْر۔ اونٹ کی قربانی کرنا۔ اونٹ کو ذبح کرنا۔ سینہ پر زخم لگانا (لغت)

(۲) قربانی حضرت صلعم پر ضرور تھی اور امت میں مال دار پر ہے نفلس پر ضرور نہیں (موضح)

(۳) بدنی و روحی عبادات میں سے بڑی چیز نماز ہے اور مالی عبادات میں قربانی ایک

تمنازحیت رکھتی ہے کیونکہ قربانی کی اصل حقیقت جان کا قربان کرنا تھا۔ جانور کی قربانی کو

بعض حکمتوں اور مصلحتوں کی بنا پر اس کے قائم مقام کر دیا گیا جیسا کہ حضرت ابراہیم و اسمعیل

علیہما السلام کے قصہ سے ظاہر ہے۔۔۔۔۔ نحر کے معنی قربان کرنے کے ہیں گویا اس میں مشرکین

پر تعریض ہوئی کہ وہ نماز اور قربانی بتوں کے لئے کیا کرتے تھے۔ مسلمانوں کو یہ کام خاص

خدا کے واحد کے لئے کرنے چاہئیں۔ (عثمانی)

(۱۰) پ ۱۴ س ۲۲ - آیت ۳۴ - منزل ۲۲ -

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَدُكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى

اور ہم نے ہر ایک امت کے لئے قربانی رکھ دی تھی تاکہ وہ لوگ اللہ کا نام ان چوپایوں

مَا ذَرَأْتَهُمْ مِنْ بَهِيمَةٍ إِلَّا نَعَامٌ

پر لیں جو اس نے انہیں دے رکھے ہیں۔

نوٹ۔ قربانی کا حکم کسی نہ کسی صورت میں ہر کھچھی شریعت میں موجود رہا ہے۔ یہ شریعت

اسلامی کا کوئی نیا اور انوکھا حکم نہیں اور اہل کتاب کے مذاہب۔۔۔۔۔ میں تو قربانی مذہب کا

ایک رکن ہے۔۔۔۔۔ آج منکرین کا جو گروہ کہہ رہا ہے کہ قربانی کا حکم قرآن میں کہیں مذکور

نہیں کاش وہ آیت ۲۸ - ۲۹ پ ۱۴ س ۲۲ کی طرح اس آیت پر بھی غور کرنا سیکھے۔

(ماجد)

## بیت اللہ کعبہ مسجد الحرام

(۱) پ ۲ - آیت ۱۲۵ -

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا  
مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ  
أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (۱۲۵)

ترجمہ - اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے

ایک مقام رجوع اور مقام امن مقرر کیا۔ اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لو۔ اور  
ہم نے ابراہیم اور اسمعیل کی طرف حکم بھیجا کہ تم دونوں میرے گھر کو پاک صاف رکھو طواف  
کرنے والوں اور اعتکان کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے۔

تفسیر - ۱۔ ..... البیت - سے مراد بیت الحرام یا خانہ کعبہ ہے ..... یہ

عمارت روئے زمین پر خدائے واحد کی عبادت کا قدیم ترین مکان ہے ..... انیسویں صدی  
کے ربح آخر میں انگریز مصنف باسورٹھ اسمتھ نے لکھا ہے کہ یہ وہ معبد ہے جس کی  
قدامت عہد تاریخ سے پرے ہے ..... آگے قدیم رومی مورخ جس کا زمانہ خود حضرت  
عیسیٰ سے ایک صدی قبل کا ہے۔ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس وقت بھی یہ معبد قدیم ترین تھا  
اور ساری نسل عرب کا نہایت مقدس مرجع تھا۔

(۲) مَثَابَةً کے معنی ہیں وہ مقام جس کی طرف انسان بار بار رجوع کرے اور

پھر جی نہ بھرے ..... رجوع کے ساتھ عبادت کا مفہوم بھی ..... اس لفظ میں شامل ہو گیا

امنًا۔ مامونیت اس سے ظاہر ہے کہ صرف عمارت کعبہ یا مسجد الحرام ہی نہیں بلکہ

ارد گرد کی سرزمین میلوں تک داخل حرم ہے۔

حسام۔ وہ علاقہ ہے جہاں انسان کی جان لینا انگریزوں کا شکار  
جائز نہیں۔۔۔۔۔ بڑے بڑے مجرم مشرکوں کے دور حکومت میں بھی جرم کر کے خانہ کعبہ کی یواروں  
کے درمیان آکر پناہ پا جاتے تھے۔

مقام ابراہیم (بدالفا) کے معنی اس پتھر کے ہی لئے گئے ہیں جس پر کھڑے ہو کر حضرت  
ابراہیم خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے تھے۔ یہ پتھر خانہ کعبہ سے چند ہی فٹ کے فاصلہ پر اب بھی ایک  
حجرے میں محفوظ ہے۔

مصلیٰ۔ نماز کی جگہ یا دعا کی جگہ۔ حجرے کے سامنے طواف کے سات پھیروں کے بعد دو  
رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ (ماجد)

(ب) مقام ابراہیم وہ وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کو تعمیر کیا تھا اس میں حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کے تئوں کا نشان ہے۔ اور اسی پتھر پر کھڑے ہو کر حج کی دعوت دی تھی۔ (عثمانی)  
(۲) حضرت اسمعیلؑ۔ حضرت ابراہیمؑ کے فرزند اکبر تھے۔ آپ کی مصری بیوی حضرت ہاجرہ  
کے بطن سے۔ سال ولادت غالباً ۲۰۴۲ ق۔ م۔ سال وفات غالباً ۱۹۳ ق۔ م۔ تورات میں ہے  
کہ عمر ۱۳۰ سال کی پائی۔ آپ کے بارہ فرزند ہوئے اور ان سے بارہ نسلیں چلیں۔۔۔۔۔ عرب کا  
مشہور و عالی نسب قبیلہ قریش آپ ہی کی نسل سے ہے۔

(۳) بیٹی۔ میرے گھر سے مراد صرف یہ ہے کہ وہ گھر جو میری یاد و عبادت کے لئے مخصوص  
نامزد ہو چکا ہے۔

(۴) عکفین۔ عکوف کے لفظی معنی ہیں کسی جگہ کے رہنے کو تعظیماً لازم کر لینا! اصطلاح  
شریعت میں نام ہے مسجد کے اندر یہ نیت عبادت قیام کو کسی مدت کیلئے لازم کر لینے کا۔۔۔۔۔  
اعمال موجب اجرو قریت ہے۔ (ماجد)

(۵) لفظ مشابہتہ کا ترجمہ یکساں نہیں ہے۔ حضرت شیخ الہند نے اور شاہ عبدالقادر  
صاحب نے اس لفظ کا ترجمہ "اجتماع کی جگہ" لکھا ہے۔ دیگر تراجم حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت تھانوی "معبد" مولانا مودودی "مرکز" مولوی نذیر احمد مزح (و معبد)

احمد رضا خان مزح، شاہ رفیع الدین "جائے ثواب"۔

(۴) لفظ لغین۔ الغکفین۔ کے تراجم میں بھی یکسانیت نہیں ہے۔ حضرت تھانویؒ نے

نے ان الفاظ کا ترجمہ بیرونی اور مقامی لوگ لکھا ہے۔ چند دیگر مترجمین نے طواف والوں

اعتکاف والوں اور بعض نے طواف کرنیوالوں اور اعتکاف کرنیوالوں۔ لکھا ہے۔

(۲) پ س ۲۔ آیت ۱۱۲۷۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ

ترجمہ۔ اور (وہ وقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے) جب ابراہیم اور اسماعیل

خانہ کعبہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے۔

تفسیر۔ (۱) بیت سے مراد خانہ کعبہ ہے۔

(۲) یرفع۔ کا لفظ قابل غور ہے۔ بنیادیں اول بار رکھی نہیں جا رہی تھیں وہ تو

حضرت آدم اپنے عہد میں رکھ گئے تھے۔ عمارت کے منہدم ہو جانے کے بعد اب انہیں از سر نو

اٹھایا جا رہا تھا۔

(۳) با سور تھ اسمیۃ۔ بنیاد کعبہ کا سلسلہ حسب روایات اسماعیل اور ابراہیم تک

پہنچتا ہے بلکہ شیث اور آدم تک۔

(۳) پ س ۲۔ آیت ۱۱۲۷۔

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ  
قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

ترجمہ۔ بیشک ہم نے دیکھ لیا آپ کے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا سو ہم

مذہب آپ کو متوجہ کر دیں گے اس قبلہ کی طرف جسے آپ چاہتے ہیں۔ اچھا اب کر لیجئے اپنا

چہرہ مسجد الحرام کی طرف۔

تفسیر۔ (۱)..... فرشتہ وحی کے انتظار میں آپ کی نظر بار بار آسمان کی طرف اٹھ جاتی تھی..... حق تعالیٰ اگرچہ ہرگز کسی جہت کا پابند کسی مکان سے محدود نہیں تاہم تجلیات خاصہ کو قرآن میں آسمان کی جانب منسوب کیا گیا ہے..... محققین نے لکھا ہے کہ بوقت اضطرار دعا آسمان کی طرف منہ کرنا موجب قبول میں سے ہے۔

(۲) کیا ٹھکانا ہے اس بلندی مرتبہ کا کہ مولیٰ خود طالب رضا و عبد ہو جائے۔ اقبال نے اسی مقام کی تشریح کی ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے  
خدا بندہ سے خود پوچھے تبا تیر کا رضا کیا ہے

(۳) قول۔ ابھی وعدہ ہوا تھا تحویل قبلہ کا اب حکم صادر ہو گیا تحویل قبلہ کا۔

(۴) المسجد الحرام :- عزت و حرمت والی مسجد سے مراد مکہ معظمہ کی وہ مسجد اعظم ہے جس کے اندر خانہ کعبہ واقع ہے۔ خانہ کعبہ بہت ہی مختصر عمارت کا نام ہے..... امت کی سہولت کے لئے نسبتاً ایک بہت بڑی عمارت کا نام لے دیا گیا..... محققین کے نزدیک یہاں مسجد حرام سے مراد کعبہ ہی ہے..... مسجد حرام کی موجودہ عمارت کا نقش اول خلیفہ مہدی عباسی کے زمانہ کا ہے۔ بعد کے خلفاء سلاطین برابر اس میں اضافہ کرتے رہے۔ خصوصاً ترک سلاطین۔ موجودہ ہیئت سلطان سلیم ثانی (مستوفی ۱۵۰۰ء) کے عہد سے تقریباً قائم ہے.....

(۵) شطر سے مراد ہے مسجد حرام کی سمت میں یا اس کے رخ پر..... (ماجد)

(۴) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۵۰:-

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

ترجمہ :- اور آپ جس جگہ سے بھی (باہر) نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں۔

تفسیر۔ یہاں تک یہ حکم استقبال کعبہ کل ملا کر چھ بار آچکا ہے اہل لطائف و  
اسرار نے لکھا ہے کہ ہر بار کے حکم سے ایک ایک خاص اشارہ مقصود ہے۔

(۵) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۹۱ -  
..... وَلَا تَقْتُلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ  
يُقْتَلُوا كُمْ فِيهِ ۚ فَإِنْ قُتِلُوا كُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ ط كَذَلِكَ  
جَزَاءُ الْكَافِرِينَ (۱۹۱)

ترجمہ۔۔ اور ان سے مسجد حرام کے قریب قتال نہ کرو جب تک وہ (خود) تم سے  
قتال نہ کریں یاں اگر وہ (خود) تم سے قتال کریں تو (تم بھی) انہیں قتل کرو یہی سزا ہے قتل کی  
تفسیر۔ حفاظت خود اختیاری حدود حرم کے اندر بھی قتال کو جائز کر دیگی راجد

(۶) پ ۲ س ۲ - آیت ۲۱۷ -  
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ط قُلْ  
قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ط وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ  
وَالمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَآخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ الْبُرْعَانِ ط وَالْفِتْنَةُ ط  
أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط .....

ترجمہ۔ اور آپ سے حرمت والے مہینہ کی بابت (یعنی) اس میں قتال کی بابت دریافت  
کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اس میں قتال کرنا بڑا گناہ ہے اور اس سے کہیں بڑے (جرم)  
اللہ کے نزدیک اللہ کی راہ سے روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد الحرام سے روک دینا اور  
اس سے اس کے رہنے والوں کو نکال دینا ہیں اور فتنہ قتل سے (کہیں) بڑھ کر ہے۔

(۷) پ ۳ س ۳ - آیت ۹۶ -  
إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بَيْنَكَ بُرْجَا وَ  
هُدًى لِّلْعَالَمِينَ (۹۶) فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مِّمَّا بُرْهِنُ

## وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا

ترجمہ :- رب کے پہلا مکان جو لوگوں کے لئے تجویز کیا گیا وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے (سب کیلئے) برکت والا اور سارے جہان کے لئے راہ نما ہے۔ اس میں کھلے ہوئے نشان ہیں (ان میں سے ایک) مقام ابراہیم ہے اور جو کوئی اس میں داخل ہو جاتا ہے وہ امن سے ہو جاتا ہے۔

تفسیر :- (۱) بیت :- مراد خانہ کعبہ ہے جس کی ادلیں تعمیر حضرت آدمؑ نے کی تھی اور اس کے منہدم ہو جانے کے بعد زبیرؓ نے حضرت ابراہیمؑ و اسمعیلؑ نے کی۔  
(۲) وضع للناس :- یعنی لوگوں کی طاعت و عبادت کے لئے بنا۔  
(۳) کعبہ کو سب سے پہلا معبد بنا کر یہود کو یہ بھی جلا دیا گیا کہ کعبہ تو بیت المقدس سے بھی قدیم تر ہے۔

(۴) بکتہ :- مکہ ہی کا دوسرا نام ہے۔ (باجد)

(۸) پ ۶ س ۵ - آیت ۱۲ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ  
وَلَا آمِنِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ

ترجمہ :- اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو اللہ کی نشانیوں کی ..... اور نہ بیت الحرام کے قصد کرنے والوں کی .....

(۹) پ ۵ س ۵ - آیت ۱۹۷ -

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامَ النَّاسِ

ترجمہ :- اللہ نے کعبہ کے مقدس گھر کو انسانوں کے باقی رہنے کا مدار ٹھہرایا ہے۔

تفسیر :- (۱) کعبہ "مربع مکان" کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ مربع ہے اس لئے اس

نام سے مشہور ہوا۔ (قاموس)



(۲) کعبہ کے معنی بلند مقام کے ہیں اور یہ بلندی ظاہری و معنوی دونوں کی جامع ہے۔

(۳) قیماً للناس۔۔۔ یعنی جب تک انسانی آبادی قائم ہے خانہ کعبہ کا وجود بھی

باقی رہے گا۔

(۴) احادیث میں آتا ہے کہ جب خانہ کعبہ کا ہدم کا فزوں کے ہاتھ سے ہو جائیگا

تو اسی کے بعد قیامت بھی آجائے گی۔ (ماجد)

(۱۰) پ ۹ س ۸ - آیت ۱۳۴ -

وَمَا لَهُمْ إِلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ وَهُمْ يَصُدُّونَ  
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَ كَاط

ترجمہ - ہاں یہ بھی ان لوگوں کے لئے نہیں کہ اللہ ان پر عذاب (پہا سرے سے) نہ

لائے در آنحالیکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں جب کہ وہ اس کے ستولی ہی نہیں۔

تفسیر - یعنی حرم شریف کے اندر داخلہ سے اس میں نماز پڑھنے سے اس کے اندر

طواف کرنے سے یہ ظالم لوگ مسلمانوں کو اور رسول اسلام صلعم کو برابر رکھتے ہیں۔

(۱۱) پ ۹ س ۹ - آیت ۱۱۹ -

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ كَاط

ترجمہ - کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد رکھنے کو برابر

قرار دے لیا ہے اس شخص (کے عمل) کے جو ایمان رکھتا ہے اللہ اور روز آخرت پر اور اس نے

جہاد بھی اللہ کی راہ میں کیا یہ لوگ برابر نہیں ہو سکتے اللہ کے نزدیک۔

تفسیر - روایتوں میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے

اپنے زمانہ کفر میں اور شیبہ نے حضرت علی کے مقابلہ میں اپنی خدمات کعبہ و زائرین کعبہ پر

۱۳۰  
فخر کیا تھا۔ یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی۔ (ماجد)

(۱۲) پ ۹ س ۹ - آیت ۲۸ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا  
يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا

ترجمہ ۱۔ اے ایمان والو مشرکین تو نرے ناپاک ہیں سو اس سال کے بعد مسجد

حرام کے پاس بھی نہ آنے پائیں۔

تفسیر۔ (۱) نجس ۱۔ مراد اس نجاست سے نجاست عقائد ہے نہ کہ نجاست

اعیان و اجسام۔

(۲) یعنی حدود حرم کے اندر بہ غرض حج و عمرہ نہ داخل ہونے پائیں۔ بمالفت کا

تعلق مطلق داخل حرم و داخل مسجد حرام سے نہیں۔

(۳) ..... اہل کتاب بھی .... مشرکین ہی کے حکم میں داخل ہیں۔

(۴) حدیثوں سے تمام جزیرہ عرب کا یہی حکم ثابت ہے۔ مشرکین کے لئے بھی اور

یہود و نصاریٰ کے لئے بھی۔

(۵) ..... مسافرانہ امام کی اجازت سے آنا اگر امام کے نزدیک خلاف مصلحت نہ

ہو مضاائقہ نہیں۔

(۶) سال سے مراد سنہ ہجری ہے۔ (ماجد)

(۱۳) پ ۱۳ س ۱۲ - آیت ۳۷ -

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي  
زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ

ترجمہ ۱۔ اے پروردگار میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک بے زراعت میدان میں آباد

کر دیا ہے تیرے معظّم گھر کے قریب۔

تفسیر۔ (۱) کعبہ اگرچہ اس وقت منہدم حالت میں تھا تاہم اس کی جگہ تو خوب جانی پہچانی ہوئی اور نگاہوں میں محترم و متبرک تھی۔

(۲) ذریت سے مراد حضرت اسمعیل علیہ السلام اور ان کا سلسلہ اولاد ہے۔ (ماجد)

(۱۴) پ ۱۵ س ۱۷ - آیت ۱

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
اِلٰی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَرَكْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیْہٖ مِنْ  
اٰیٰتِنَا ۗ اِنَّہٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (۱)

ترجمہ۔ پاک ذات ہے وہ جو اپنے بندہ کو رات کی رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے

گیا۔ جس کے ارد گرد کوہم نے بابرکت بنا رکھا ہے تاکہ ان (بندہ) کو ہم بعض اپنے عجائب (قدرت) دکھائیں بیشک سمیع بصیر (وہی اللہ) ہے۔

تفسیر۔ (۱) مسجد الحرام۔ یعنی خانہ کعبہ کی مسجد

(۲) مسجد اقصیٰ یعنی قبلہ اول بیت المقدس کی مسجد

(۳) اقصیٰ یعنی شہر مکہ سے بہت دور

(۱۵) پ ۱۷ س ۲۲ - آیت ۲۵ -

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَيُصِدُّوْنَ عَنِ سَبِیْلِ اللّٰهِ  
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰہٗ لِلنَّاسِ سَوَآءٍ  
الْعَالِفِ فِیْہِ وَالْبَادِیٰطِ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِالْحَادِمِ نَظْمًا  
نَّذِقْہٗ مِنْ عَذَابِ اٰلِیْمٍ (۲۵)

ترجمہ۔ بیشک جو لوگ کافر ہیں اور (لوگوں کو) روکتے ہیں اللہ کی راہ سے

اور مسجد حرام سے جس کو ہم نے مقرر کیا ہے لوگوں کے واسطے کہ اس میں رہنے والا اور باہر

سے آنے والا (سب) برابر ہیں اور جو کوئی بھی اس کے اندر کسی بے دینیا کا ارادہ ظلم سے

کرے گا اسے عذاب دردناک چکھائیں گے۔

تفسیر۔ (۱) اللہ کی راہ سے یعنی دین کے کام سے۔ یہاں مراد عمرہ ہے۔  
 میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کثیر کے ساتھ مدینہ سے عمرہ کا قصد کیا  
 تھا تو مشرکین مکہ نے آپ کو مقام حدیبیہ پر آکر آگے بڑھنے سے روک دیا تھا اشارہ اسی طرف  
 ہے مفصل ذکر سورہ فتح کے ذیل میں ہے۔

(۲) المسجد الحرام۔ مراد یہاں پورا رقبہ حرم ہے۔

(۳) حرم محرم کے دروازہ ہرمومن کے لئے کھلے ہوئے ہیں کسی کے واسطے کوئی  
 خصوصیت نہیں۔ پردیسی اور وطنی ملکی و آفاقی دونوں اس پر یکساں حق رکھتے ہیں۔ فقہ حنفیہ  
 نے اسی آیت سے اخذ کر کے لکھا ہے کہ حرم کی سرزمین مثل وقف کے ہے۔ کسی کو اس میں ملک کا دعویٰ  
 کرنا یا کسی کو ان حدود میں انتفاع سے روکنا جائز نہیں۔ نہ یہاں کی آراضی کا کرایہ لینا درست  
 ہے۔ مکہ کے مکانات کی بیع کی کراہت پر خود تابعین اور صحابہ کی روایات موجود ہیں۔۔۔

(۱۶) پ ۱۷ س ۲۲۔ آیت ۱۲۶۔

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ إِنَّ لَنَا شُرَكَ  
 بِي شَيْئًا وَطَهَّرَ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالْ  
 رُكَّعِ السُّجُودِ (۲۶)

ترجمہ۔ اور (وہ وقت یاد دلائیے) جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ بتادی  
 (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو پاک رکھنا طواف کرنے والوں  
 اور قیام و رکوع و سجد کرنے والوں کے لئے۔

تفسیر۔ (۱) بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ

(۲) بَوَّأْنَا۔ یعنی خانہ کعبہ کی عمارت اس وقت موجود نہ تھی حضرت ابراہیم نے

ہدایت غیبی پا کر خود وہاں تعمیر شروع کی۔ (ماجد)

(۳) کہتے ہیں کعبہ شریف کی جگہ ہنگے سے بزرگ تھی پھر بعد مدتوں کے نشان نہ رہا تھا  
حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا پھر عمارت بنائی اور تازہ کیا۔ ایک بادل غیب سے اکھڑا ہوا  
اس کی چھاؤں میں لکیر ڈالی اور بنیاد رکھی۔۔۔۔۔ (قادز)

(۱۷) پ ۲۰ ص ۲۸ - آیت ۵۷ -

وَقَالُوا إِن نَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفُ مِنْ  
أَرْضِنَا أَوْ لَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجَبَىٰ إِلَيْهِ  
ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ عَرِضًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ (۵۷)

ترجمہ :- اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت پر چلنے لگیں تو اپنی  
سرزمین سے نکال دیئے جائیں۔ کیا ان کو امن و امان والے حرم میں جگہ نہیں دی  
جہاں ہر قسم کے پھل کھینچے چلے آتے ہیں ہمارے پاس سے بطور کھانے کے لیکن ان میں سے اکثر  
لوگ (اتنی بات سمجھا) نہیں جانتے۔

تفسیر۔ مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ ہماری قدرت اور رزاقی پر غور نہیں کرتے کہ  
کہاں تو انہیں ایسے ویران اور پہڑ سرزمین پر پیدا کیا اور پھر ایک دن کے لئے بھی بھوکا  
نہیں رکھا۔ رزق کی ہر قسم کی افراط رکھی اور ان کے وطن کو حرم قرار دے کر کشت و خون  
تک سے محفوظ کر دیا۔۔۔۔۔ (ماجد)

(۱۸) پ ۲۱ - ص ۲۹ - آیت ۶۷ -

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ  
النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ  
اللَّهِ يَكْفُرُونَ (۶۷)

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کیا کہ ہم نے ان کے شہر کو امن والا

حرم بنایا ہے اور ان کے گرد و پیش لوگوں کو نکالا جا رہا ہے تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان رکھیں گے اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری ہی کرتے رہیں گے۔

(۱۹) پ ۲۶ س ۳۸ - آیت ۲۵ :-

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا كَمَا صَدَّ اللَّهُ عَنْ الْمَسْجِدِ  
الْحَرَامِ وَآهَدُوا قُلُوبَهُمْ أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ط

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور قریبانی کے جانور کو جو رکا ہوا رہ گیا تھا اس کے موقع میں پہنچنے سے روک دیا۔  
تفسیر :- المسجد الحرام - اس کے تحت میں خانہ کعبہ اور اس کے ملحقات و توابع سب داخل ہیں۔ (ماجد)

(۲۰) پ ۲۷ س ۵۲ - آیت ۱۴ :-

..... وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ (۱۴)

ترجمہ ماجد :- اور بیت المعمور کی

ترجمہ قادر :- اور آباد گھر کی

تفسیر :- (۱) کعبہ کو کہا یا ساتویں آسمان پر کعبہ ہے فرشتوں کے طواف کا (قادر)

(۲) فرشتوں کا عبادت خانہ ساتویں آسمان پر..... جس کے عین محاذ میں زمین پر

خانہ کعبہ واقع ہے۔ (ماجد)

(۲۱) پ ۳۰ س ۱۰۶ - آیت ۱۳ :-

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ (۳)

ترجمہ :- چاہیے تھا کہ اس خانہ (کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں۔

تفسیر :- هَذَا الْبَيْتِ :- یعنی خانہ کعبہ (ماجد)

## مکہ

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۲۶ -

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا  
آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ  
مِنْهُمْ يَا اللَّهُ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

ترجمہ - اور (وہ وقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے) جب ابراہیم نے

عرض کی کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس میں رہنے بسنے  
والوں کو روزی دے پھلوں سے (یعنی) ان رہنے والوں کو جو اللہ اور روزِ آخرت  
پر ایمان لائیں۔

تفسیر - ابراہیم خلیل اللہ کی یہ دعائیں جس حیرت انگیز طریقہ پر پوری ہوئیں وہ

خود ایک معجزہ ہے۔ پہلی دعا یہ تھی کہ شہر مکہ کو امن والا بنا دیا جائے۔۔۔۔۔ امن و امان کے لحاظ  
سے مکہ اور حوالی مکہ آپ اپنی نظیر ہیں۔۔۔۔۔ خونی بھی اگر آ کر خانہ کعبہ کے اندر پناہ گزین

ہو جائے تو اسے وہاں قتل نہیں کیا جاسکتا۔۔۔۔۔ دوسری دعا یہ تھی کہ مکہ والوں کو پھل پھلاری

کھانے کو ملتے رہیں۔ مکہ واقع ایسی جگہ ہے کہ ساری زمین سخت ریتلی ہے یا سخت پتھر ملی۔ بارش

بھی بہت قلیل مقدار میں ہوتی ہے۔۔۔۔۔ تازہ و سبز گھاس تک نہیں پیدا ہوتی۔۔۔۔۔

لیکن ان سب کے باوجود جتنے تازہ تازہ پھل میوے ترکاریاں نعلے چاہیے شہر تک

میں خرید لیجئے۔۔۔۔۔ (ماجد)

(۲) پ ۳ س ۳ - آیت ۹۶ -

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ

## مُبْرَكًا وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (۹۶)

ترجمہ :- سب سے پہلا مکان جو لوگوں کے لئے وضع کیا گیا وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے  
(سب کے لئے) برکت والا اور سارے جہان کیلئے راہ نما ہے۔  
نوٹ :- تفسیر دیکھو باب ۸ - نمبر شمارے

(۳) پ ۱۳ س ۱۴ - آیت ۳۵ -

## وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اٰجُنُبِيْنَ وَ بَنِيَّ اِنْ نَّعَبَدُكَ اِلَّا صُنَامًا (۳۵)

ترجمہ :- اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم نے عرض کی کہ اے میرے  
پروردگار اس شہر (مکہ) کو امن والا بنادے اور مجھ کو اور میرے فرزندوں کو اس سے  
بچائے رکھ کہ ہم لوگ مورتی پوجا کرنے لگیں۔

تفسیر :- ہذا البلد - یعنی شہر مکہ - یہ وقت وہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم شہر مکہ  
میں خانہ کعبہ کے قریب حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو لاکر چھوڑ گئے ہیں (ماجد)

(۴) پ ۲۷ س ۲۷ - آیت ۹۱ :-

## اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذَا الْبَلَدِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَاَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (۹۱)

ترجمہ :- (آپ کہہ دیجئے) مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں عبادت کروں اس شہر کے مالک (حقیقی)  
کی جس نے اے محترم بنایا ہے اور سب چیزیں اسی کی ملک ہیں اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں  
فرائض ادا رہوں۔

تفسیر :- ہذا البلد - یعنی شہر مکہ۔



(۵) پ ۲۶ س ۲۸ - آیت ۲۳ -

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ  
عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَنْظَرَكُمْ عَلَيْهِمْ

ترجمہ - وہ (اللہ) وہی تو ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان

سے بطن مکہ میں روک دیئے بعد اس کے کہ تم کو ان پر قابو دے دیا تھا۔

تفسیر - اشارہ صلح حدیبیہ کی جانب - بطن مکہ سے مراد حدیبیہ ہے جسے کمال قریب

اتصال کی بنا پر بطن مکہ ہی قرار دے دیا گیا۔ (ماجد)

(۶) پ ۳۰ س ۹۰ - آیت ۱ - ۲ -

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ (۱) وَأَنْتَ حِلٌّ لِمِ  
بِهَذَا الْبَلَدِ (۲)

ترجمہ - میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور آپ کو اس شہر میں رٹائی

حلال ہونے والی ہے۔

تفسیر - شہر سے مراد شہر مکہ ہے۔ جہاں ان آیات کے نزول کے وقت تک رسول اللہ

صلعم مقیم تھے۔ (ماجد)

(۷) پ ۳۰ س ۹۵ - آیت ۱ - ۲ - ۳ -

وَالثَّيْنِ وَالزَّيْتُونَ (۱) وَطُورِ سَيْنِينَ (۲)  
وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ (۳)

ترجمہ - قسم ہے انجیر اور زیتون کی اور طور سیناء اور اس امن والے

شہر کی۔

تفسیر - شہر سے مراد مکہ معظمہ ہے۔ (ماجد)

## شہر الحرام و حرمت کے مہینہ

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت (۱۹۴)

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَتُ  
قِصَاصٌ طترجمہ: حرمت والا مہینہ تو حرمت والے مہینہ کے عوض میں ہوتا ہے اور حرمتیں  
معاوضہ کی چیزیں ہیں۔تفسیر: (۱) یعنی کسی حرمت کی بنیاد تو بس اسی پر ہے کہ دوسرا فریق بھی اس کی  
حرمت ملحوظ رکھے گا۔ اور اگر یہ نہیں تو پھر کسی مہینہ کی حرمت کی بنیاد ہی نہیں۔ یہ چیز  
تو محض عوض معاوضہ کی اور طرفین کے تعامل پر مبنی ہے۔(۲) عرب کے قبائل آپس میں سخت جنگجو چلے آتے تھے۔ لیکن آپس میں یہ بھی ٹھہر  
گئی تھی کہ سال میں چار مہینہ جنگ بند رہے اور یہ زمانہ امن و صلح کے ساتھ گزارا جائے  
اور یہ چار مہینہ یہ تھے۔

محرم - رجب - ذی قعدہ - ذی الحجہ

(۳) عرب جاہلیت، شقاوت جنگجوی کے لئے بدنام..... لیکن اس کے باوجود  
سال کے دو تہائی ٹرتے تھے اور باقی ۱/۴ حصہ امن و آسشتی ہی کے مشغلہ میں گزار دیتے تھے۔  
(۴) یہ کمال تو جاہلیت جدید یا جاہلیت فرنگ ہی کے لئے اٹھ رہا تھا کہ فرنگی تو یوں  
کے بڑے بڑے سورمانہ اتوار دیکھیں نہ بڑا دن نہ ایسٹرن گڈ فرائی ڈے..... تو ہیں اور  
ٹینک..... ایک دوسرے کی جان لینے کے لئے تلے ہوئے ایک دوسرے کو بوت کے گھاٹ  
اتارنے پر اڑے رہتے ہیں۔ (ماجد)

(۲) پ ۲۵۲ - آیت ۲۱۴ -

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ  
قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ

ترجمہ - اور آپ سے حرمت والے مہینہ کی بابت (یعنی) اس میں قتال کی بابت دریافت

کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ (اس میں قتال کرنا بڑا گناہ) ہے۔

(۳) پ ۶ س ۵ - آیت ۲ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا  
الشَّهْرَ الْحَرَامَ.....

ترجمہ - اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو اللہ کی نشانیوں کی اور نہ حرمت

والے مہینوں کی۔

(۴) پ ۵ س ۵ - آیت ۱۹۷ -

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَمًا لِلنَّاسِ  
وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ..... (۱۹۷)

ترجمہ - اللہ نے کعبہ کے مقدس گھر کو انسانوں کے باقی رہنے کا مدار ٹھہرایا

ہے (نیز) حرمت والے مہینہ کو۔

(۵) پ ۹ س ۹ - آیت ۱۵ -

فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ..... (۱۵)

ترجمہ - سو جب حرمت والے مہینے گزر لیں اس وقت مشرکوں کو قتل کرو۔

(۶) پ ۱۰ س ۹ - آیت ۲۶ -

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا  
فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا

## أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ

ترجمہ - بیشک مہینوں کا شمار اللہ کے نزدیک بارہ ہی مہینہ ہیں کتاب الہی میں  
 (اس روز سے) جس روز کہ اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور ان میں سے چار  
 (مہینہ) حرمت والے ہیں۔

### بَاب ۱۱ شَعَائِرِ اللَّهِ

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۵۸ -  
 إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

ترجمہ - صفا و مروہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔

نوٹ - تفسیر دیکھو باب ۶ شمارہ ۱

(۲) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۹۸ -  
 فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ  
 الْحَرَامِ

ترجمہ - پھر جب تم جوق در جوق عرفات سے واپس ہونے لگو تو اللہ کا ذکر معشر الحرام  
 کے پاس کر لیا کرو۔

تفسیر - (۱) مشعر کے لفظی معنی نشانی یا علامت کے ہیں اور حرام یعنی محترم یا مقدس

(۲) نام اس خاص مقام کا بھی ہے جو مزدلفہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہے اور خود

سارے مزدلفہ کو بھی مشعر الحرام ہی کہتے ہیں۔ مزدلفہ مکہ سے کوئی ۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔

(۳) منی سے عرفات جانے کا ایک تو سیدھا راستہ ہے۔ حاجی ۹ کو عرفات جاتے ہی راستہ سے

ہیں۔ واپسی میں حکم ہے کہ دو سکر راستہ سے لوٹیں اور چکر کھپے اور مزدلفہ اسی راستہ میں پڑتا ہے۔ (ماجد)

(۳) پ ۵ - آیت ۱۲ -  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ

ترجمہ :- اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو اللہ کی نشانیوں کی۔

تفسیر :- شعائر جمع شعیرہ کی ہے۔ مراد اعلام الہی ہیں یعنی وہ چیزیں جن کے ادب و احترام

کے تحفظ کے لئے اللہ نے کچھ احکام مقرر کر دیئے ہیں۔ (ماجد)

(۴) پ ۲۲ - آیت ۳۰ =  
وَمَنْ يُعْظِمِ حُرْمَتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ عِنْدَ رَبِّهِ ط

ترجمہ :- اور جو کوئی بھی اللہ کے محترم احکام کا ادب کرے گا سو یہ اس کے حق میں اس

کے پروردگار کے پاس بہتر ہوگا۔

تفسیر :- ایک عام کلیہ یہ بیان ہوتا ہے کہ جو بھی احکام الہی سننے جو کوئی ادب و لحاظ رکھیگا

علماء اس طرح کہ اس کو حاصل کرے اور عملاً اس طرح کہ ان کی خلاف ورزی نہ کرے سو یہ احکام الہی

کا ادب و احترام اسی کے کام آئے گا۔ اور سبب بن جائیگا بلندی درجات کا عفو سیئات کا حصول

خیر و برکت کا..... (ماجد)

(۵) پ ۲۲ - آیت ۳۲ :-  
وَمَنْ يُعْظِمِ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ

ترجمہ :- اور جو کوئی (دین) خدا کی یادگاروں کا ادب رکھے گا سو یہ (ادب) دلوں

کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

(۶) پ ۲۲ - آیت ۱۳۶ :-  
وَالْبُدْنَ جَعَلْنَا لَكُم مِّنْ شَعَائِرَ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ

ترجمہ۔ اور شربانی کے جانوروں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کے دین کی یادگاری بنا دیا ہے تمہارے حق میں ان ہی کے اندر بھلائی رکھ دی گئی ہے۔



## باب ۱۲

# استغفار

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۹۹۔  
 ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا  
 لِلَّهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۹۹)

ترجمہ۔ ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں اور اللہ سے  
 مغفرت طلب کرو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

(۲) پ ۲ س ۳ - آیت ۱۳۵۔  
 وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا  
 اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ فَرِحَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۱۳۵

ترجمہ تھا نوی۔ اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو  
 یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے  
 لگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو۔ اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار  
 نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

تفسیر۔ ۱۔ استغفار صحیح و معتبر وہی ہے جو محض زبان سے نہیں دل کی حسرت و ندامت  
 کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ ہو کہ اب وہ گناہ دوبارہ نہیں ہونے پائے گا ورنہ اگر ہاتھ میں

تسبیح چل رہی ہے اور دل بدستور گناہوں سے لذت لے رہا ہے تو اکابر نے کہا ہے کہ یہ استغفار خود قابل استغفار اور عجب نہیں کہ ایسے استغفار کا شمار اٹھرا میں ہو جائے۔

(۶) وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ۔ یہ تنبیہ ہے اس پر کہ گناہوں کی معافی صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کسی نبی، ولی، فرشتہ وغیرہ کے ہاتھ میں نہیں اور اس میں خصوصیت کے ساتھ رد ہے اس سچی عقیدہ کا کہ گناہوں کی معافی مسیحؑ بلکہ ان کے نامبوں کے اختیار میں ہے۔ (ماجد)

(۳) پ ۵ س ۴۔ آیت ۶۲۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۶۲

ترجمہ ۱۔ اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اس غرض سے کہ اس کی اطاعت اللہ کے حکم سے کی جائے اور کاش کہ جس وقت یہ اپنی جانوں پر زیادتی کر بیٹھے تھے آپ کے پاس آجاتے پھر اللہ سے مغفرت چاہتے اور رسول بھی ان کے حق میں مغفرت چاہتے تو یہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے۔

(۴) پ ۵ س ۴۔ آیت ۱۰۶۔

وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۱۰۶

ترجمہ ۱۔ اور آپ اس سے مغفرت چاہتے۔ بیشک اللہ بڑا ہی مغفرت والا ہے

بڑا ہی رحیم ہے۔

(۵) وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا (۱۱۰)

ترجمہ ۱۔ اور جو کوئی بھی برا کرے یا اپنی جان پر زیادتی کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے

تو وہ اللہ کو بڑا مغفرت والا بڑی رحمت والا پائے گا۔

وَأَنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا  
حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ط

ترجمہ ۱۔ کہ تم اپنے پروردگار سے مغفرت چاہو پھر اس کی طرف رجوع کئے رہو وہ  
تمہیں خوش عیشی دے گا ایک مقرر وقت تک اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو اس کا زیادہ اجر دے گا۔

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ  
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ  
آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ  
لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ

ترجمہ ۱۔ جو فرشتے، کہ عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو فرشتے، اس کے گرداگرد ہیں  
وہ اپنے پروردگار کی تسبیح حمد کے ساتھ کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان  
والوں کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار تیری رحمت اور علم ہر چیز کو شامل ہے سو تو  
ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کر لی ہے اور تیرے راستہ پر چلتے ہیں انہیں دوزخ کے عذاب  
سے بچا دے۔

تفسیر۔ (۱) اللہ! اللہ! ان مومنین کے مرتبہ قرب کا کیا ٹھکانا جن کے حق میں

مقربین استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (ماجد)

(۲) ..... (فرشتے) بارگاہ احدیت میں یوں عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار

آپ کا علم اور رحمت ہر چیز کو محیط ہے۔ پس جو کوئی تیرے علم محیط میں برائیوں کو چھوڑ کر سچے

دل سے تیری طرف رجوع ہو اور تیرے راستہ پر چلنے کی کوشش کرنا ہو اگر اس سے بمقتضائے

بشریت کچھ کمزوریاں اور خطائیں سرزد ہو جائیں۔ آپ اپنے فضل و رحمت سے اس کو معاف



فرمادیں۔ نہ دنیا میں ان پر دار و گیر ہو اور نہ دوزخ کا منہہ دیکھنا پڑے۔ باقی جو مسلمان توبہ و انابت  
کی راہ اختیار نہ کرے اس کا یہاں ذکر نہیں (عثمانی)

(۸) پ ۲۲ س ۲۰ - آیت ۵۵ -  
فَأَصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَسْتَغْفِرْ لِنَفْسِكَ وَ  
سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ (۵۵)

ترجمہ۔ سو آپ صبر کیجئے۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور معافی مانگیے اپنی کوتاہی کی  
اور اپنے پروردگار کی تسبیح و حمد شام اور صبح کرتے رہیے۔

تفسیر۔ (۱۱) یہ حضور کو مخاطب بنا کر ساری امت کو سنایا۔ (عثمانی)

(۱۲) حضرت رسول خدا دن میں سو سو بار استغفار کرتے گناہ سے ہر بندے سے قصور ہے

اس کے موافق ہر کسما کو ضرور ہے استغفار۔ (قادر)

(۹) پ ۲۲ س ۲۱ - آیت ۱۶ -  
قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُمُ اللَّهُ  
وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوا لَهُ

ترجمہ۔ آپ کہہ دیجئے میں بھی تم ہی جیسا بشر ہوں۔ (البتہ) مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے  
کہ تمہارا خدا تو بس ایک ہی خدا ہے سو اس کی طرف سیدھا باندھے رہو اور اس کے معافی طلبتے رہو۔

(۱۰) پ ۲۵ س ۲۲ - آیت ۱۵ -  
تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ  
يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ وَنَلِمَنَ فِي الْأَرْضِ

ترجمہ۔ کچھ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار  
کی تسبیح و حمد کرتے رہتے ہیں اور اہل زمین کے لئے طلب مغفرت کرتے

رہتے ہیں۔

(۱۱) پ ۲۶ س ۴۷ - آیت ۱۹ -  
 فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِنَفْسِكَ  
 وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط

ترجمہ :- آپ اس کا یقین رکھتے کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اپنی خطا کی  
 معافی مانگتے رہتے اور سارے ایمان والوں اور ایمان والیوں کے لئے بھی -

(۱۲) پ ۲۶ س ۵۱ - آیت ۱۸ -  
 وَيَا لَأَسْكَارِهِمْ لِيَسْتَغْفِرُوا ن  
 ترجمہ :- اور آخر شب میں استغفار کیا کرتے تھے

نوٹ :- ... یقین کے ذکر کے سلسلہ میں یہ آیت ارشاد ہوئی ہے -

(۱۳) پ ۲۹ س ۷۳ - آیت ۲۰ -  
 وَاسْتَغْفِرْ وَاللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۲۰)  
 ترجمہ :- اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو بیشک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے -

(۱۴) پ ۳۰ س ۱۱۰ - آیت ۱۲ -  
 فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّهُ  
 كَانَ تَوَّابًا (۱۳)

ترجمہ :- آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اسے استغفار کیجئے - بیشک  
 وہ بڑا قبول کرنے والا ہے -

تفسیر :- استغفار جب رسول کے لئے آتا ہے تو مراد کسی گناہ کے مدد سے  
 نہیں صرف ترک اولیٰ سے ہوتی ہے - (ماجد)

## استعاذہ

(۱) پ ۹ س ۷ - آیت ۲۰۰ -  
 وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ  
 إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۲۰۰)

ترجمہ - اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔ وہ خوب سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔

(۲) پ ۱۴ س ۱۶ - آیت ۹۸ -  
 فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (۹۸)  
 ترجمہ - تو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود کے (شر) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔

(۳) پ ۱۸ س ۲۳ - آیت ۹۷ - ۹۸ -  
 وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ (۹۷)  
 وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ (۹۸)

ترجمہ - اور آپ کہیے کہ اے میرے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے دوسووں سے اور اے میرے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ (یعنی شیطان) میرے پاس بھی آئیں۔

(۴) پ ۲۳ س ۴۰ - آیت ۱۵۶ -  
 إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ يَعْرِضُونَ  
 أَنْ يَكُونَ لَهُمْ جُزْءٌ مِمَّا كَفَرُوا بِهِ فَاسْتَعِذْ

## بِاللَّهِ طِائِفٌ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (۵۶)

ترجمہ :- جو لوگ جھگڑے نکالتے رہتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بغیر اس کے کہ کوئی سند ان کے پاس موجود ہو ان کے دلوں میں نرمی بڑائی ہی رہی ہوئی ہے کہ وہ اس تک پہنچنے والے نہیں۔ سو آپ اللہ کی پناہ مانگتے رہتے بیشک وہی (سب) سننے والا ہے (سب) دیکھنے والا ہے۔

(۵) پ ۳۰ س ۱۱۳ -

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۱) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (۲)  
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (۳) وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ  
فِي الْعُقَدِ (۴) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (۵)

ترجمہ :- آپ کہتے تھے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب رات آجائے۔ اور گرمیوں پر پڑھ کر پھوکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

تفسیر :- سورت تمام اقسام مضرت سے ..... پناہ جوئی و پناہ طلہی کی جامع ہے اور ختم قرآن پر ایسی ہی جامع دعا کی ضرورت بھی تھی۔ (ماجد)

(۶) پ ۳۰ س ۱۱۴ -

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱) مَلِكِ النَّاسِ (۲)  
إِلَهِ النَّاسِ (۳) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (۴) الَّذِي  
يُوسِّسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (۶)

ترجمہ :- آپ کہتے تھے کہ میں انسانوں کے پروردگار کی۔ انسانوں کے بادشاہ کی انسانوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والے دوسرے ڈالنے والے (شیطان) کے شر سے (وہی) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

## قرآن حکیم

(چند امور قابل ذکر)

(۱) عنوان ہذا کے تحت وہ آیات قرآن حکیم یک جا کرنے کی کوشش کی گئی

ہے جو خود "قرآن حکیم کی بابت حق تعالیٰ اجل شانہ کی ارشاد فرمودہ ہیں۔ اور یہ عنوان ۲۷ ضمنی عنوانات پر مشتمل ہے۔ منجملہ ان ۲۷ عنوانات کے ایک عنوان نمبر ۱۸ "اصناف قرآن حکیم" ہے۔ یہ ضمنی عنوان ۲۱ صفات قرآن حکیم پر مشتمل ہے۔

ان ہر دو کی فہرست بھی۔ فہرست مضامین کے بعد شامل کی گئی ہیں۔

(۲) قرآن :- اصل میں یہ لفظ فعلان کے وزن پر مصدر ہے۔ بمعنی کھٹھڑ کھٹھڑ کر

پڑھنا۔ قرآن کریم کا نام بھی قرآن اسی لئے کھٹھڑا کہ اسے کھٹھڑ کھٹھڑ کر پڑھا جاتا ہے اور اس کا نزول تدریجاً ہوا ہے۔۔۔۔۔ نیز قرآن کے معنی جمع کرنا اور ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانا بھی ہیں۔ چونکہ اس مقدس کتاب میں تمام ضروری علوم جمع ہیں نیز تمام آسمانی کتابوں کے اصول ثابتہ اس میں محفوظ کر دیئے گئے ہیں اس لئے اس کا نام قرآن ہوا۔

(تاسوس)

(۳) قرآن حکیم کی تلاوت اور دوسروں کو پڑھانے سکھانے سے متعلق

حضرت نبی کریم صلعم کا ارشاد ہے کہ

(۱) خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

(ترجمہ) تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔

(۲) اِنَّ اَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

(ترجمہ) تم میں افضل وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے۔ (زبدۃ البخاری، ۱۱۹۰-۱۱۹۱)

۲۔ زبدۃ البخاری میں منقول حسب ذیل دو احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ  
(i) قرآن خوانی پر سکینت کا نزول ہوتا ہے (ii) قرآن حکیم پڑھے جانے کی آواز سن  
کر فرشتہ قریب آجاتے ہیں۔ عربی عبارت مع ترجمہ حسب ذیل ہے۔

(زبدۃ البخاری)

صفحہ ۳۸۴ عن البراء ع۔

(۱) اقراء فلان فانها السكينة تنزلت للقسمان

اے فلاں (شخص) پڑھے جاؤ کیونکہ یہ سکینت ہے

جو قرآن کے سبب نازل ہوتی ہے۔

صفحہ ۵۰۵ (۲) عن أسيد بن حضير

اقراء يا ابن حضير

وتدري ما ذاك قال لا قال تلك الملائكة دنت بصوتك

آپ نے فرمایا "اے حضير کے بیٹے تم برابر پڑھے جاتے۔

..... تم کو معلوم ہے وہ کیا۔ انھوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا۔

..... وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر قریب آگئے تھے۔

۳۔ علامہ اقبالؒ کے مندرجہ ذیل چند اشعار بہت ہی سبق آموز اور پرتاثير ہیں۔

(۱) گر تو میخوای مسلمان زیتن

یست ممکن جز بہ قرآن زیتن

(۲) برہمن از تباں طاق خود آراست

تو قرآن را مرطاقے نہاوی

(۳) صاحب قرآن وبے ذوق طلب

العجب! ثم العجب! ثم العجب

کسی اور شاعر کا مصرع ہے کہ :-

(۴) دیوبندگریز داناں قوم کہ قرآن خوانند

یہ بھی کہا گیا ہے کہ :-

(۵) کل العلم فی القرآن لکن

تقاصر عنہ افہام الرجال

اور کہ

”ذوق این بارہ ندانی سجداتمانہ حشی“

## منزل من اللہ

(۱) پ ۳ س ۳ - آیت ۳ -

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

ترجمہ :- اس نے یہ کتاب آپ پر نازل کی ہے قطعیت کے ساتھ -

تفسیر :- ۱ - نَزَّلَ کا مصدر تنزیل ہے یہ لفظ قرآن مجید کیلئے بکثرت آیا ہے بہ خلاف

انزَلَ (مصدر انزال) کے جو عموماً دوسری کتب آسمانی کے لئے آیا ہے -

(۲) تنزیل میں تدریج اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نازل ہونے کا تخیل ہے -

(۳) بالحق - حق کے تحت میں حکمت بھی داخل ہے اور راستی بھی اور قوت دلائل بھی

اور یہ لفظ ہزل کے مقابل بھی ہے (ماجد)

(۲) پ ۵ س ۴ - آیت ۱۰۵ -

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ عَلَيْكَ بِالْحَقِّ لِنُحْكِمَ بَيْنَ النَّاسِ  
بِمَا أَرَادَ اللَّهُ ط

ترجمہ :- یقیناً ہم نے آپ پر کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے تاکہ آپ لوگوں کے

درمیان فیصلہ اس کے مطابق کریں جو اللہ نے آپ کو سکھا دیا ہے -

تفسیر :- آیت اس باب میں صریح ہے کہ فیصلہ جو کچھ بھی کئے جائیں قرآن ہی کے

مطابق و ماتحت کئے جائیں - نہ کہ اپنے ہولے نفس کے موافق یا کسی انسانی دماغ کے گڑھے

ہوئے آئیں و دستور کے ماتحت - (ماجد)

(۳) پ ۶ س ۵ - آیت ۱۵ -

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ..... قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ



## نُورٌ وَّكِتَابٌ مُّبِينٌ (۱۵)

ترجمہ: اے اہل کتاب..... بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے۔

تفسیر: کِتَابٌ مُّبِينٌ - اشارہ ہے قرآن مجید کی بابت (ماجد)

(۴) پ ۶ س ۵ - آیت ۲۸ :-

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ.....

ترجمہ: اور ہم نے آپ پر (یہ) کتاب اتاری ہے سچ کے ساتھ

(۵) پ ۸ س ۷ - آیت ۱ - ۲ :-

الْقَلْبِ كِتَابٌ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي

صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ (۱۱)

ترجمہ: الف - لام - میم - صاد - (یہ) ایک کتاب ہے آپ پر نازل کی گئی

کہ آپ اس کے ذریعہ سے (لوگوں کو) ڈرائیں۔ سو آپ کے دل میں اس سے (بالکل)

تنگی نہ ہو اور (یہ) نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے۔

(۶) پ ۱۲ س ۱۱ - آیت ۱۲ :-

فَالَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ..

ترجمہ: پھر اگر یہ تم لوگوں کا یہ کہنا نہ کر سکیں تو (ان سے کہو کہ) یقین کر لو کہ

یہ (قرآن) اللہ ہی کے علم و قدرت سے اترا ہے۔

تفسیر: (۱) خطاب جمیع مومنین سے ہے..... متحدی جس طرح رسول اللہ

صلعم کر سکتے تھے ساری امت بھی کر سکتی ہے۔

(۲) فاعلموا: تقدیر کلام یہاں یوں مانی گئی ہے کہ اے مومنین کفار سے کہو

کہ یقین کر لو۔

(۳) انما انزل بعلم اللہ۔ یعنی اللہ ہی کے علم و قدرت سے اترا ہے نہ کہ کسی

اور کے۔ (ماجد)

(۶) پ ۱۲ س ۱۲ - آیت ۱ - ۱۳ -

الَّذِي أَنْزَلَ لَكَ الْقُرْآنَ فَتَأْتِيكَ بِهِ سُبْحَانَ مَوْلَىٰ رَبِّكَ يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُلُوبِ  
وَبِمِثْقَلِ الْعَرْشِ عَظِيمٍ لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَتُلِّقْ حَقَّهُ فَغَلِيظَ  
الْقَبْلِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۱) أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ  
وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الْغَفْلِينَ (۳)

ترجمہ۔ الف۔ لام۔ را۔ یہ ایک کتاب واضح کی آیتیں ہیں۔ بیشک ہم نے اتارا

ہے قرآن فصیح تاکہ (اسے) سمجھو۔ ہم نے جو یہ قرآن آپ کے پاس وحی سے بھیجا ہے تو ہم

ہا اس کے ذریعہ سے آپ سے ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں اور اس کے قبل آپ اس سے (محض) بے خبر تھے۔

تفسیر۔ عربی کے معنی فصاحت سے بیان کرنے والے اور خود کلام فصیح اور واضح

کے ہیں۔ خود عرب کا نام عرب اس لئے پڑا کہ وہ زبان فصیح کے مالک تھے۔ (ماجد)

(۸) پ ۱۳ س ۱۳ - آیت ۱ -

الَّذِي أَنْزَلَ لَكَ الْقُرْآنَ فَتَأْتِيكَ بِهِ سُبْحَانَ مَوْلَىٰ رَبِّكَ يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ  
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُلُوبِ وَبِمِثْقَلِ الْعَرْشِ عَظِيمٍ لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَتُلِّقْ  
حَقَّهُ فَغَلِيظَ الْقَبْلِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۱) أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا  
إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الْغَفْلِينَ (۳)

ترجمہ۔ الف۔ لام۔ میم۔ را۔ یہ کتاب و عظیم کی آیتیں ہیں۔ اور جو کچھ آپ

پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے وہ (بالکل) سچ ہے لیکن اکثر انسان ایمان نہیں لاتے۔

(۹) پ ۱۳ س ۱۳ - آیت ۱۹ -

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ

كَمَنْ هُوَ اَعْبَىٰ وَاِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ (۱۹)

ترجمہ۔ کیا جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ آپ پر جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے حق ہی ہے وہ اس کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے؛ نصیحت تو بس اہل حق ہی قبول کرتے ہیں۔

(۱۰) پ ۱۳ س ۱۳۔ آیت ۳۰۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنَاكَ فِيْ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا  
اُمَمٌ لَّتَتْلُوْا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَهُمْ  
يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ط

ترجمہ۔ اسی طرح ہم نے آپ کو ایک امت میں بھیجا ہے جس کے قبل بھی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ ان کو وہ کتاب پڑھ کر سنائیں جو ہم نے آپ پر وحی کی ہے (مگر) وہ لوگ رحمن کے ساتھ کفر ہی کر رہے ہیں۔

(۱۱) پ ۱۳ س ۱۳۔ آیت ۳۶۔

وَالَّذِيْنَ اتَيْنٰهُمْ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اُنزِلَ  
اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ..... (۳۶)

ترجمہ۔ اور جن لوگوں کو کتاب ملی تھی وہ خوش ہو رہے ہیں اس (کتاب) سے جو آپ پر نازل ہوئی ہے اور انہیں کے گروہ میں ایسے بھی ہیں جو اس کے بعض حصوں کا انکار کرتے ہیں۔

تفسیر۔ (۱) الذین آتینہم الکتاب۔ یعنی توریت و انجیل۔

(۲) یفرحون۔ جیسے یہود میں عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی اور نصاریٰ میں

نجاشی اور ان کے فرستادے۔ (تھانوی)

(۱۳) پ ۱۳- س ۱۳- آیت ۳:-  
**وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا**

ترجمہ ۱- اور اسی طرح ہم نے اس کتاب کو نازل کیا بطور ایک صاف حکم کے۔

(۱۳) پ ۱۳- س ۱۲- آیت ۱۱:-

**الرُّقْفَ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ  
 إِلَى النُّورِ ۗ يَا ذُنْ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (۱۱)**

ترجمہ ۱- الف۔ لام۔ را۔ ریب، کتاب ہے جسے ہم نے آپ پر اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے (یعنی خدائے) غالب ستودہ صفات کی راہ کی طرف۔

(۱۴) پ ۱۲ س ۱۵- آیت ۹:-

**إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ كَافٍ بَرُونَ (۹)**

(۱۴) نصیحت نامہ کو ہم نے ہاں ہم ہی نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔

تفسیر (۱)..... دنیا کے کتب خانہ کسی دوسری کتاب کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہیں جو ساڑھے تیرہ سو سال سے اپنے الفاظ، حروف نقوش رب کے لحاظ سے جوں کی توں چلی آرہی ہو۔

(۲)..... بجز یہ دعویٰ کہ یہ لفظ بہ لفظ کلام الہی ہے۔ آج روئے زمین میں کسی بھی

دوسری کتاب کا نہیں۔ یہاں تک کہ توریت اور انجیل کا بھی نہیں۔ قرآن اس دعویٰ میں بالکل منفرد ہے۔ (ماجد)

(۱۵) پ ۱۲ س ۱۵- آیت ۸:-

**وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (۸)**

ترجمہ ۱- اور بالیقین ہم نے آپ کو (وہ) سات (آیتیں) دیں (جو) مکرر

رٹھی جاتی ہیں) اور قرآن عظیم دیا۔

(۱۶) پ ۱۴ س ۱۶ - آیت ۱۴۴ -

..... وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ  
إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (۱۴۴)

ترجمہ ۱- اور ہم نے آپ پر بھی یہ نصیحت نامہ اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں پر ظاہر کر دیں

جو کچھ ان کے پاس بھیجا گیا ہے اور تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیا کریں۔

تفسیر- (۱) الذکر سے مراد یہاں قرآن مجید ہی ہے۔

(۲) لَتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ - تاکہ آپ ان مہنا میں کو اپنی تشریح اور توضیح کے ساتھ حلقہ

سے روشناس کر دیں۔

(۳) یہ آیت قرآنی اس باب میں نص ہے کہ رسول صلعم کی حیثیت ..... شارح اور

بیان کرنے والے کی بھی ہے۔ (ماجد)

(۱۷) پ ۱۴ س ۱۶ - آیت ۱۰۲ -

فُلُنَزَّلَ مِنْ سُرُّوْحِ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ  
لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ (۱۰۲)

ترجمہ ۱- آپ کہہ دیجئے کہ اسے روح القدس نے آپ کے پروردگار کے پاس

سے حکمت کے موافق اتارا ہے تاکہ ایمان والوں کو ثابِت قدم رکھے اور مسلمانوں کے

حق میں ہدایت و بشارت بن جائے۔

تفسیر- روح القدس یعنی فرشتہ جبریل علیہ السلام۔

(۱۸) پ ۱۵ س ۱۷ - آیت ۳۹ -

ذَلِكَ هَمَّا وَحْيٌ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ط

ترجمہ ۱- یہ باتیں اس حکمت میں سے ہیں جو آپ کے پروردگار نے آپ پر وحی کی ہے۔

(۱۹) پ ۱۵ س ۱۷ - آیت ۱۰۵ -

وَيَا حَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَّلَهُ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ  
إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (۱۰۵)

ترجمہ - اور ہم نے اس (کلام) کو حق کے ساتھ نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ  
نازل ہو گیا۔ اور ہم نے آپ کو صرف بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔  
تفسیر - یعنی یہ کلام جس طرح اپنے مرسل کے پاس سے چلا تھا اسی طرح بلا تغیر و  
تصرف مرسل الیہ تک پہنچ بھی گیا۔ (ماجد)

(۲۰) پ ۱۵ س ۱۸ - آیت ۱۱ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِكَ الْكِتَابَ وَلَكَ  
يَجْعَلُ لَكَ عِوَجًا ۱۱

ترجمہ - ساری خوبی اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ (خاص) پر کتاب نازل کی اور  
اس میں (ذرا) کجی نہیں رکھی۔

(۲۱) پ ۱۶ س ۲۰ - آیت ۱ - ۲ -

طه ۱۱ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى ۱۱  
تَذِكْرًا لِمَنْ يَخْشَى ۱۲ تَنْزِيلًا مِمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ  
وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَى ۱۳

ترجمہ - طابا۔ ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں بلکہ  
یہ تو نصیحت ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہو۔ نازل اس کی طرف سے ہوا ہے جس نے پیدا کیا زمین  
اور بلند آسمانوں کو۔

تفسیر - ..... قرآن کی غرض و غایت تو بھلائی اور خیر خواہی، اصلاح اور

سدھار ہے لیکن اس سے مستفید صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جن کے قلب میں خوف خدا

(۲۲) پ ۱۶۔ س ۲۰۔ آیت ۱۹۹۔

وَقَدْ آتَيْنَكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا (۱۹۹) مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ  
فِي آتِنَا يُحْمَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وُزْرًا (۱۰۰)

ترجمہ:- اور ہم نے اپنے پاس سے آپ کو ایک نصیحت نامہ دیا ہے، جو کوئی اس سے

ردگردانی کرے گا وہ قیامت کے دن بڑا بوجھ اٹھائے ہوگا۔

(۲۳) پ ۱۶ س ۲۰۔ آیت ۱۱۳۔

وَكذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ  
مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا (۱۱۳)

ترجمہ:- اور اسی طرح اسے (قرآن) واضح کر کے نازل کیا ہے اور اس میں ہم

نے ہر طرح کی وعید بیان کی ہے تاکہ (لوگ) ڈریں یا یہ کہ یہ (قرآن) ان کے لئے

بجھ پیدا کرے۔

(۲۴) پ ۱۶ س ۲۱۔ آیت ۱۰۔

لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۱۰)

ترجمہ:- یقیناً ہم تمہاری طرف سے ایسی کتاب اتار چکے جس میں تمہارے لئے نصیحت

موجود ہے تم کیا پھر بھی نہیں سمجھتے۔

(۲۵) پ ۱۶ س ۲۲۔ آیت ۱۶۔

وَكذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَأَنَّ اللَّهَ  
يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ (۱۶)

ترجمہ:- اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو اتارا ہے کھلی ہوئی نشانیاں (بنا کر)

اور بات یہ ہے کہ اللہ جسکے لئے ارادہ کرتا ہے اسے ہدایت کر ہی دیتا ہے۔

(۲۶) پ ۱۸ س ۲۲ - آیت ۱ :-  
 سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ  
 بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱)

ترجمہ :- یہ (ایک) سورت ہے کہ ہم (ہی) نے اس کو نازل کیا ہے اور ہم (ہی) نے اس کو مقرر کیا ہے اور ہم (ہی) نے اس میں کھلی ہوئی آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم سمجھو۔

(۲۵) پ ۱۸ س ۲۵ - آیت ۱ :-  
 تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ  
 لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ...

ترجمہ :- بڑی عالی ذات ہے وہ جس نے یہ فیصلہ رکی کتاب اپنے بندہ (خاص) پر اتاری تاکہ وہ (بندہ) سارے دنیا جہان والوں کے لئے ڈرائیو والا ہو وہی ہے کہ آسمان اور زمین اس کی ملک ہیں .....

(۲۸) پ ۱۸ س ۲۵ - آیت ۵ - ۶ :-  
 وَقَالُوا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَى  
 عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۵) قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ  
 السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (۶)

ترجمہ :- اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو ان گلوں کی بے سند باتیں ہیں جن کو اس شخص نے لکھوا لیا ہے پھر وہی اس (شخص) کو صبح و شام پڑھ کر سنا جاتا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اس کو اس ذات نے آنا لیا ہے جسے آسمانوں اور زمین کے ہر راز کی خبر ہے۔

(۲۹) پ ۱۹ س ۲۶ - آیت ۱ - ۲ :-  
 طَسْمًا (۱) تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ (۲)  
 ترجمہ :- طاسین - میم - یہ کتاب واضح کی آیتیں ہیں۔



(۳۰) پ ۱۹ س ۲۶ - آیت ۱۹۲ -

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۹۲)

ترجمہ :- اور بیشک یہ (قرآن) پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے ۔

(۳۱) پ ۱۹ س ۲۷ - آیت ۶

وَإِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ (۶)

ترجمہ :- اور آپ کو یقیناً قرآن دیا جا رہا ہے ایک بڑے حکمت والے علم والے

کا طرف سے ۔

(۳۲) پ ۲۰ س ۲۸ - آیت ۸۵ -

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ ط

ترجمہ :- جس (خدا) نے آپ پر قرآن کو فرض کیا ہے وہ آپ کو آپ کے وطن میں

پھر پہنچا کر رہے گا ۔

(۳۳) پ ۲۸ س ۲۸ - آیت ۸۶ -

وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً

مِّنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ (۸۶)

ترجمہ :- اور آپ کچھ (اس کا) آسرا لگائے ہوئے نہ تھے کہ آپ پر (یہ) کتاب نازل

کی جائیگی ۔ مگر آپ کے پروردگار کی رحمت سے (نازل ہوئی) سو آپ ان کافروں کی ذرا بھی

تائید نہ کیجئے گا ۔

(۳۴) پ ۲۹ س ۲۹ - آیت ۲۷ -

وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ ط

اور اس طرح ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ۔

(۳۵) پ ۲۱ س ۲۹ - آیت ۵۱ -

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

ترجمہ :- کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ کے اوپر کتاب نازل کی ہے جو ان کو سننا جاتی رہتی ہے۔

(۳۶) پ ۲۱ س ۳۰ - آیت ۵۸ -

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ

مَثَلٍ

ترجمہ :- اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کے مضمون بیان کئے ہیں۔

(۳۷) پ ۲۱ س ۳۲ - آیت ۱ - ۲ -

الْمُرَّا، تَنْزِيلِ الْكِتَابِ لَأَرِيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۲)

ترجمہ الف. لام۔ میم۔ یہ نازل کی ہوئی کتاب اس کے اندر کوئی اشتباہ نہیں عالموں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔

(۳۸) پ ۲۲ س ۳۴ - آیت ۶ -

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقُّ لَا

ترجمہ :- اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ اس قرآن کو جو آپ پر آپ کے پروردگار

کی طرف سے اتارا گیا ہے سمجھتے ہیں کہ وہ حق ہے۔

(۳۹) پ ۲۲ س ۳۵ - آیت ۳۱ -

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ

ترجمہ :- اور جو کتاب ہم نے آپ کے پاس بطور وحی بھیجی ہے وہ

بالکل ٹھیک ہے۔

(۴۰) پ ۲۲ س ۳۶ - آیت ۱ تا ۵ :-

لَيْسَ (۱)، وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ (۲)، إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (۳)  
عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۴)، تَنْزِيلِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (۵)

ترجمہ ۱۔ یا۔ میں۔ قسم ہے قرآن پُر حکمت کا کہ آپ پیغمبروں میں سے ہیں (اور) میدھے

راتے پر ہیں۔ (یہ قرآن) نازل کیا گیا (خدا نے) غالب و رحیم کی طرف سے۔

(۴۱) پ ۲۳ س ۳۹ - آیت ۱ - ۱۲ :-

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (۱)، إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ  
إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ (۲)

ترجمہ ۱۔ یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے۔ بیشک ہم نے

آپ کی طرف (اس) کتاب کو ٹھیک ٹھیک نازل کیا ہے سو آپ (یعنی عقدا) ذکر کے اللہ ہی کی عبادت کرتے رہئے۔

(۴۲) پ ۲۳ س ۳۹ - آیت ۱۲۳ :-

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَةً

ترجمہ ۱۔ اللہ نے بہترین کلام نازل کیا ہے ایک کتاب باہم ملتی جلتی ہوئی اور بار بار

دہرائی ہوئی۔

تفسیر ۱۔ (۱) اللہ نزل احسن الحدیث ۱۔ اس میں اس دعویٰ کا اثبات ہے کہ قرآن مجید

بہترین کلام ہے۔ کوئی دوسرا کلام اس کے ٹکڑے کا نہیں۔ نہ باعتبار لفظ و عبارت نہ بلحاظ معنی و مفہوم۔

(۲) کتباً ۱۔ اس کلام کا نزول بتدریج ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴ سال میں ہوا تاہم اس پر اطلاق ایک

کتاب ہی کا رہا۔

(۳) متشابہاً ۱۔ اس سے معاوم ہوا کہ ہدایت۔ اجر۔ برکت۔ معنویت کے لحاظ سے یہ کلام

شرع سے آخر تک یک رنگ۔ اور آپس میں ہم رنگ ہے۔

(۴) ثانیاً ۱۔ اس کے اندر احکام و اخبار۔ مسائل اور حکایات بار بار تکرار کے ساتھ بیان

کئے گئے ہیں کہ کسی کو عذر قصور فہم و سمع کا نہ رہے۔ (ماجد)

(۵) کتاب آپس میں ملتی جلتی یعنی خوبی میں کوئی آیت کم نہیں۔ دوہرائی ہوئی یعنی ایک

مدعا کئی کئی طرح تقریر کیا۔ رقاہم

(۴۳) پ ۲۲ س ۴۰ - آیت ۱ - ۱۲ -

حَمْدًا تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (۲)

ترجمہ :- جا-میم۔ یہ کتاب تماری آتی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے علم والا ہے۔

(۴۴) پ ۲۲ س ۴۱ - آیت ۱ - ۱۲ -

حَمْدًا تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (۲)

ترجمہ :- جا-میم۔ (یہ کلام) رحمن و رحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

(۴۵) پ ۲۲ س ۴۱ - آیت ۱ - ۲۲ -

تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (۲)

ترجمہ :- (یہ کلام) نازل ہوا ہے (خدائے) با حکمت و پر حمد کی طرف سے

(۴۶) پ ۲۵ - ۲۲ س ۴۲ - آیت ۱ - ۲ - ۳ -

حَمْدًا (۱) عَسَقَ (۲) كَذَلِكَ يُوحِيْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ

مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۳)

ترجمہ :- جا-میم۔ عین۔ سین۔ قاف۔ اسی طرح اللہ غلبہ والا حکمت والا وحی

بھیجتا رہا ہے آپ پر اور آپ سے قبل والوں پر۔

(۴۷) پ ۲۵ س ۴۲ - آیت ۱ -

وَكَذَلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا تَنْذِرًا

اُمِّ الْقُرْاٰی وَمِنْ حَوْلَهَا..... (۷)

(ترجمہ تھانوی) اور ہم نے اسی طرح آپ پر یہ قرآن عربی وحی کے ذریعہ سے نازل

کیا ہے تاکہ آپ (سب سے پہلے) مکہ کے رہنے والوں کو اور جو لوگ اس کے آس پاس ہیں ان کو ڈرائیں۔

تفسیر۔ ومن حولها۔ صرف آس پاس کی بستیاں اور آبادیاں مراد نہیں بلکہ سارا عالم مراد ہے۔ مرکز سے قطر نزدیک ہو یا دور بہر حال اس مرکز ہی سے اس کا تعلق قائم رہے گا۔ (ماجد)

(۴۸) پ ۲۵ - س ۲۲ - آیت ۱۷ -

اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ط

ترجمہ۔ اللہ ہی تو ہے جس نے کتاب کو حق اور انصاف کے ساتھ نازل کیا۔

(۴۹) پ ۲۵ - س ۲۲ - آیت ۵۲ -

وَكُنَّا لَكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا  
كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِن جَعَلْنَاهُ  
نُورًا نَهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ط

ترجمہ۔ اور اسکا طرح ہم نے آپ کے پاس وحی یعنی اپنا حکم بھیجا ہے آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا چیز ہے، لیکن ہم نے اس (قرآن) کو نور بنا دیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہم ہدایت کرتے ہیں بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں۔

۵۰ - پ ۲۵ س ۲۲ - آیت ۱ - ۲ - ۱۳ -

حَمْدًا ۱۱ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۱۲ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا  
عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۱۳

ترجمہ۔ ح۔ ۱۱۔ تم ہے (اس) کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا

قرآن بنایا ہے تاکہ تم (خوب) سمجھ جاؤ۔

(۵۱) پ ۲۵ س ۴۴ - آیت ۱ - ۲ - ۳ -

حَمْدٌ ۱۱ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۱۲ اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ  
مُبْرَكَةٍ ۱۳ اِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۱۴

ترجمہ ۱ - حا - میم - قسم ہے (اس کتاب) واضح کی کہ ہم نے اس کو برکت والی رات  
میں اتارا ہے - (کیونکہ) ہم رہنمائی کو (خبردار کر دینے والے تھے -

(۵۲) پ ۲۵ س ۴۵ - آیت ۱ - ۲ -

حَمْدٌ ۱۱ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۱۲

ترجمہ ۱ - حا - میم - (یہ) کتاب نازل کی ہوئی ہے اللہ غالب اور حکمت والے کی طرف سے

(۵۳) پ ۲۶ س ۴۶ - آیت ۱ - ۲ -

حَمْدٌ ۱۱ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۱۲

ترجمہ ۱ - حا - میم - (یہ) کتاب نازل کی ہوئی ہے اللہ غالب اور حکمت والے کی طرف سے

(۵۴) پ ۲۶ س ۵۵ - آیت ۱ - ۲ -

الرَّحْمَنِ ۱۱ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۱۲

ترجمہ ۱ - خدائے رحمن ہی نے قرآن کی تعلیم دی -

(۵۵) پ ۲۶ س ۵۶ - آیت ۷۷ - ۸۰ -

اِنَّكَ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۷۷

ترجمہ ۱ - کہ یہ ایک معزز قرآن ہے

تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۸۰

ترجمہ ۱ - اتارا ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے

(۵۶) پ ۲۶ س ۵۷ - آیت ۱ - ۹ -

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَى عَبْدٍ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ

لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (۹)

ترجمہ: وہ وہی ہے جو اپنے بندہ پر صاف صاف آیتیں اتارتا ہے تاکہ

تم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے۔

(۵۷) پ ۲۸ س ۶۵ - آیت ۱۰

قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا (۱۰)

ترجمہ: اللہ نے تمہارے پاس نصیحت نامہ اتارا۔

تفسیر: ذکر اسے مراد عام طور پر قرآن ہی لی گئی ہے۔ (ماجد)

(۵۸) پ ۲۹ س ۶۹ - آیت ۲۳ -

تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (۲۳)

ترجمہ: (یہ کلام) اتارا ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے۔

(۵۹) پ ۲۹ س ۷۳ - آیت ۵ -

إِنَّا سُلِقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا (۵)

ترجمہ: ہم آپ پر عنقریب ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں۔

تفسیر: (۱) یعنی قرآن جیسی عظیم الشان کتاب نازل کرنے کو ہیں۔

(۲) رسول اللہ صلعم پر نزول وحی کو ابھی کچھ ہی روز ہوئے تھے۔ یہ آیتیں

اسی وقت کی ہیں۔

(۳) قول ثقیل سے مراد اس کلام کا صاحب جلالت و عظمت ہونا ہے۔

(۴) نزول وحی ثقیل مادی و جسمانی اعتبار سے بھی تھا۔ روایتوں میں آیا ہے

کہ نزول وحی کے وقت سردی کے موسم میں بھی آپ کو پینہ آجاتا اور اگر آپ اونٹنی پر ہوتے

تو وہ بوجھ سے بیٹھنے لگتی۔

(۶۰) پ ۲۹ س ۷۶ - آیت ۲۳ -

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا (۲۳)

ترجمہ: ہم ہی نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے۔

(۶۱) پ ۳۰ س ۹۷ - آیت ۱

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (۱)

ترجمہ: ہم نے اسے (قرآن کو) شیتدر میں اتارا ہے۔

تفسیر: (۱) انا ضمیر جمع متکلم حصر و تاکید کے لئے ہے یعنی یہ کلام ہم ہی نے اتارا

ہے کسی دوسرے کی شرکت اس میں نہیں۔

(۲) انزلناہ: ضمیر ہے بلا اختلاف قرآن مجید کی طرف ہے۔

(۳) فی لیلۃ القدر: سب سے پہلی وحی رسول اللہ صلعم پر ماہ مبارک رمضان کے

آخری عشرہ کی کسی طاق تاریخ میں ہوئی تھی۔

(۶۲) پ ۳۰ س ۹۸ - آیت ۱ - ۳ -

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ  
مُفْلِكِينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ (۱) رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو  
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً (۲) فِيهَا كُتِبَ قِيمَةٌ (۳)

ترجمہ: جو لوگ کافر تھے اور مشرکین میں سے وہ باز آنے والے نہ تھے جب

تاکہ ان کے پاس ایک واضح دلیل نہ آتی۔ (یعنی) اللہ کا ایک رسول جو انھیں پاک

صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں درست مضامین درج ہوں۔

تفسیر: (۱) ظہور اسلام سے قبل دنیا اتنی شدید جہالتوں اور ضلالتوں اور ایسے

گہرے کفر میں مبتلا تھی کہ بغیر اس کے کہ ایک مصلح اعظم آئے۔ اور اپنے ہمراہ ایک مکمل نظام

لائے۔ کوئی توقع اصلاح کی نہ تھی۔ چنانچہ مشیت الہی نے اپنی حجت کو واضح طور پر پورا



کرنے کے لئے رسول کو قرآن کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

(۲) البینۃ۔ مراد قرآن اور رسول کریم سے ہے۔ (واجب)

(۳) کتب قیمۃ مدالفا، یعنی ہر سورت ایک کتاب ہے (قادر)

(ب) جو عمدہ کتابیں پہلے آچکی ہیں ان سب کے ضروری خلاصے اس کتاب

میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ (عثمانی)

## فصل ۲

# آیت الہی

(۱) آیت ۲ - آیت ۱۵۱ :-

كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰیٰتِنَا  
وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ  
تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (۱۵۱)

ترجمہ: جیسے ہم نے تمہارے درمیان ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تمہارے رب و

ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور

تمہیں اس کی تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

تفسیر:- (۱) رسول کی حیثیت محض پیام رساں اور مبلغ کی نہیں ہوتی۔ مزکی کی بھی ہوتی ہے۔

(۲) رسول کی حیثیت معلم اور شارح کی بھی ہوتی ہے۔

(۳) ..... پیغمبر..... حکمت و دانائی کے سبق روحانیت کے اصول و مسائل کی سمجھاؤ تعلیم

دیتا رہتا ہے۔

(۴) ..... رسول چونکہ وحی سے مؤید رہتا ہے اس لئے قدرتنا اس کی باریک ہیں دور رس

اور دقیقہ سرخ نگاہ ان دقیق حقائق تک پہنچ جاتی ہے جو بڑے بڑے عقلا و مفکرین سے بھی مخفی رہتے ہیں اور رسول کرسانی عالم حقیقت کی ان گہرائیوں تک پہنچ جاتی ہے جو علم و عقل کشف و

اشراق سے ماورا ہیں۔ (ماجد)

(۲) پ ۳ س ۲ - آیت ۲۵۲۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّكَ  
لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (۲۵۲)

ترجمہ :- یہ اللہ کی آیتیں ہیں ہم انہیں آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں ٹھیک ٹھیک اور آپ یقیناً مرسلین میں سے ہیں۔

تفسیر :- یہاں یہ ظاہر کر دیا کہ صحیح و مستند بیان صرف قرآن ہی کا ہے۔۔۔ دوسرے

مذہبی نوشتوں کی طرح۔۔۔ قصے غلط سلط اور سخی شدہ ہو کر نہیں رہ گئے ہیں۔ اور اس کی ایک مثال خود یہی قصہ تالوٹ ہے۔ بائبل والوں نے اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے۔

(۳) پ ۴ س ۳ - آیت ۱۰۱۔

وَكَيفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ  
وَفِيكُمْ رَسُولٌ لَّكَ ط

ترجمہ :- اور تم کس طرح کفر کر سکتے ہو در آنحالیکہ تمہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تمہارے درمیان اس کے رسول موجود ہیں۔

(۴) پ ۳ س ۳ - آیت ۱۰۸۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ط

یہ اللہ کی آیتیں ہیں ہم انہیں تم کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں۔

(۵) پ ۳ س ۳ - آیت ۱۱۳۔

لَيْسُوا سَوَاءً ط مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ

آيَةُ اللَّهِ أَنْتَ أَلَيْلٌ وَهُمْ سَيُّدُونَ (۱۱۳)

ترجمہ: سب یکساں نہیں۔ (راہی) اہل کتاب میں ایک جماعت قائم ہے۔ یہ لوگ اللہ کی آیتوں کو اوقات شب میں پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔

تفسیر: (۱) آیت اللہ۔ یعنی قرآن کی آیات۔

(۲) مفسرین نے یہاں عبد اللہ بن سلام۔ ثعلبہ بن سعید وغیرہم کے نام درج کئے ہیں

جو یہودیت سے ایمان لائے تھے۔ (ماجد)

(۶) پ ۳ س ۳ - آیت ۱۶۲ -  
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ  
أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ  
وَ الْحِكْمَةَ وَ إِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (۱۶۲)

ترجمہ: حقیقت میں اللہ نے (بڑا) احسان مسلمانوں پر کیا جب کہ انہی میں سے ایک پیغمبران میں بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک صاف کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بیشک یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے۔

(۷) پ ۸ س ۷ - آیت ۳۲ -  
كَذَلِكَ نُنْزِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (۳۲)

ہم اسی طرح کھول کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں۔

فصل ۳

## شہادت الہی

(۱) پ ۶ س ۴ - آیت ۱۶۶ -  
لَكِنَّ اللَّهَ لَشَهِيدٌ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا (۱۶۶)

ترجمہ:- اللہ گواہی دے رہا ہے اس (کتاب) کے ذریعہ سے جو اس نے آپ پر نازل کی اور اسے اس نے اپنے (کمال) علم سے نازل کیا ہے اور فرشتہ بھی گواہی دے رہے ہیں اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔

(۲) پ ۶ - آیت ۱۱۹ -

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۗ قُلِ اللّٰهُ تَفْ شَهِيدًا  
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَوَحٰى اِلٰى هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِاَنْذِرْكُمْ  
بِهٖ ۗ وَمَنْ يَّبْلُغْ ۗ

ترجمہ:- آپ کہتے شہادت سب سے بڑھ کر کس چیز کی ہے! کہہ دیجئے کہ اللہ کی کہ وہی میرا اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بہ طور وحی بھیجا گیا ہے کہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں ڈراؤں اور اس کو جسے یہ پہنچے۔

## فصل ۴

# غرض و مصلحت نزول

(۱) پ ۱۳ - آیت ۱۴ -

اَلرُّوْحُ كَتَبَ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ  
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ يَا ذٰنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرٰطِ الْعَزِيزِ  
الْحَمِيدِ (۱)

ترجمہ:- الف- لام- را۔ دیکھ کتاب ہے جسے ہم نے آپ پر اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے یعنی (خدائے) عظیم

ستودہ صفات کی راہ کی طرف ۔

تفسیر۔ (۱) یعنی اس کتاب مقدس کی تنزیل کی غرض و غایت تمام تر یہ ہے کہ آپ اس کے واسطے سے لوگوں کو جو اب تک تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں توحید و ہدایت کی روشنی میں لے آئیں۔ (۲) ظلمت کا صیغہ جمع اور نور کا صیغہ واحد اس کی دلیل ہے کہ گمراہیاں اور اقسام کفر کثرت سے ہیں بہ خلاف اس کے کہ راہ ہدایت ایک ہی ہے ۔

(۲) پ ۱۴ س ۱۶۔ آیت ۶۴۔

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا تِبْيَانٍ لِّهُمُ الَّذِي  
اختلفوا فيه ۗ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۶۴)

ترجمہ۔ اور ہم نے آپ پر کتاب بس اسی لئے نازل کی ہے کہ جس امر میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں آپ اس کو ان پر واضح کر دیں نیز ایمان والے لوگوں کی ہدایت و رحمت کی غرض سے۔

(۳) پ ۱۴ س ۱۶۔ آیت ۱۰۲۔

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنِّي بِإِذْنِ رَبِّكَ بِالْحَقِّ  
لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (۱۰۲)

ترجمہ۔ آپ کہہ دیجئے اسے روح القدس نے آپ کے پروردگار کے پاس سے حکمت کے موافق اتارا ہے تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے حق میں ہدایت و شہادت بن جائے۔

(۴) پ ۱۵ س ۱۷۔ آیت ۴۱۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا ۗ

ترجمہ۔ اور ہم نے قرآن میں (مضمون توحید) طرح طرح بیان کیا ہے تاکہ اچھی طرح سمجھ لیں۔

(۱۵) پ ۱۵ س ۱۷ - آیت ۱۰۶ -

وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكُتِّهِ وَنَزَّلْنَاهُ  
تَنْزِيلًا (۱۰۶)

ترجمہ - اور قرآن تو ہم نے اس کو جدا جدا رکھا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے  
سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔ اور ہم نے اسے اتارا بھی تدریج سے ہے۔

(۱۶) پ ۱۵ س ۱۸ - آیت ۱۲۴ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا ۗ قِيمًا لِيُنذِرَ رِبَا سَاسًا مِّنْ لَّدُنْهُ  
وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا  
حَسَنًا ۗ (۱) مَا كَثِيرٌ فِيهِ آيَاتٌ (۲) وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا  
اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا (۳)

ترجمہ - ساری خوبی اللہ کے لئے جس نے اپنے بندہ (خاص) پر کتاب نازل کی  
اور اس میں (ذرا) کجی نہیں رکھی قائم و مستقیم تاکہ عذاب سخت سے ڈرائے (جو) اللہ کے  
پاس سے ہوگا اور ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے رہتے ہیں خوشخبری سنادے کہ ان کے  
لئے (بڑا) اچھا اجر ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ خدا  
نے ایک بیٹا بنا لیا ہے۔

(۱۷) پ ۱۶ س ۱۹ - آیت ۹۷ -

فَأَيُّ مَائِسَرَتِهِ بِلِسَانِكَ لَتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَ  
تُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لَدُنَّا (۹۷)

ترجمہ - سو ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں اس لئے آسان کر دیا کہ آپ  
اس کے ذریعہ سے پرہیزگاروں کو خوشخبری سنائیں اور اس کے ذریعہ سے آپ جھگڑاؤ

لوگوں کو ڈرائیں۔

(۸) پ ۱۶ س ۲۰ - آیت ۱۹۹ -  
 كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبِيَآءٍ مَّا قَدْ سَبَقَ جَوْ  
 قَدْ اَتَيْنَكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا (۹۹)

ترجمہ :- اس طرح ہم آپ سے اور گزرے ہوئے واقعات کی خبریں بیان کرتے  
 ہیں اور ہم نے اپنے پاس سے آپ کو ایک نصیحت نامہ دیا ہے۔

تفسیر :- یعنی ہم ماضی کے ان واقعات و حالات پر اس لئے مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ  
 آپ کی نبوت و رسالت و صداقت کی دلیلیں اور بڑھتی رہیں (ماجد)

(۹) پ ۱۶ س ۲۰ - آیت ۱۱۳ -  
 وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيْهِ  
 مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُخَدِّثُ لَكُمْ ذِكْرًا (۱۱۳)

ترجمہ :- اور اسی طرح اسے (قرآن) واضح کر کے نازل کیا ہے اور اس میں  
 ہم نے ہر طرح کی وعید بیان کی ہے تاکہ (لوگ) ڈریں یا یہ کہ (قرآن) ان کے لئے سمجھ  
 پیدا کرے۔

تفسیر :- مراد .... کہ منکر، تخریف و ترہیب سے ایمان لائے اور جو مومن  
 ہے اس کا مرتبہ فہم و تذکر قرآن سے دو بالا ہو جائے (ماجد)

(۱۰) پ ۱۶ س ۲۰ - آیت ۱۳۴ -  
 وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنَاهُمْ بَعْدَ اِذْ اَبْرَأْنَا مِنْ قَبْلِهِ لَقَالُوْا  
 رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَتَتَّبِعْ اٰيٰتِكَ  
 مِنْ قَبْلِ اَنْ نُّذِلَّ وَنَخْرَى (۱۳۴)

ترجمہ :- اور اگر ہم انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے اس (قرآن) سے قبل ہی تو

(یہ لوگ) کہتے کہ اسے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم  
تیرے احکام کی پیروی کرنے لگتے بجائے اس کے کہ ہم بے قدر اور رسوا ہوں۔

(۱۱) پ ۱۷ س ۲۱ - آیت ۱۰۶ -

إِن فِي هَذَا لَبَلَاغٍ لِّقَوْمٍ عِبِدِينَ (۱۰۶)

ترجمہ ۱۔ بیشک اس (قرآن) میں تبلیغ ہے بندگی کرنے والوں کے لئے۔

(۱۲) پ ۱۸ س ۲۲ - آیت ۱۱ -

سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ  
بَيِّنَاتٍ لِّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱۱)

ترجمہ ۱۔ (یہ ایک) سورۃ ہے کہ ہم ہی نے اس کو نازل کیا ہے اور ہم (ہی) نے  
اس کو مقرر کیا ہے اور ہم ہی نے اس میں کھلی ہوئی آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم سمجھو۔

(۱۳) پ ۱۸ س ۲۵ - آیت ۱۱ -

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ  
نَذِيرًا (۱۱) الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (۱۲)

ترجمہ ۱۔ بڑی عالی ذات ہے وہ جس نے یہ فیصلہ (کی کتاب) اپنے (بندہ خاص) پر اتاری  
تاکہ وہ (بندہ) سارے دنیا جہان والوں کے لئے ڈرانے والا ہو وہی ہے کہ آسمان اور زمین  
اسی کی ملک ہیں۔

(۱۴) پ ۱۹ س ۲۶ - آیت ۱۹۲ تا ۱۹۶ -

وَإِنَّكَ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۹۲) نَزَّلَ بِهِ  
الرُّوحَ الْأَمِينُ (۱۹۳) عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ (۱۹۴)  
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ (۱۹۵) وَإِنَّكَ لَفِي زُجْرٍ الْأُولِينَ (۱۹۶)

ترجمہ ۱۔ اور بیشک یہ (قرآن) پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے اسے روح الامین



نے آپ کے قلب پر اتارا ہے تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں صاف عربی زبان میں اور بیشک اس کا ذکر پہلی امتوں کی کتابوں میں ہے۔

(۱۵) پ ۲۸ س ۲۸ - آیت ۵۱ -

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۵۱)

اور ہم نے (اس) کلام کو ان لوگوں کے لئے یکے بعد دیگرے بھیجا تاکہ یہ گنہگار نہ بنیں۔

(۱۶) پ ۳۱ س ۳۲ - آیت ۱۳ -

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ  
لَتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ  
يَهْتَدُونَ (۱۳)

ترجمہ :- کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) نے اسے گڑھ لیا ہے نہیں بلکہ یہ حق ہے  
آپ کے پروردگار کی طرف سے (اترا ہوا) تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جس کے پاس آپ سے  
قبل کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا شاید کہ وہ لوگ راہ پر آجائیں۔

(۱۷) پ ۲۲ س ۳۶ - آیت ۶۹ - ۷۰ -

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ (۶۹) لِيُنذِرَ مَنْ  
كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ (۷۰)

نصیحت اور کھلی ہوئی آسمانی کتاب ہے تاکہ ایسے شخص کو ڈرائے جو زندہ ہو اور تاکہ

کافروں پر حجت ثابت ہو جائے۔

(۱۸) پ ۲۳ س ۳۹ - آیت ۲۷ - ۲۸ -

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ  
مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۲۷) قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي  
عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (۲۸)

ترجمہ :- اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر قسم کے مضمون بیان کر دیئے ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کرتے رہیں۔ قرآن واضح جس میں کوئی کجی نہیں تاکہ لوگ ڈرتے رہیں۔

(۱۹) پتے ۲۲ - آیت ۷ :-

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنذِرَ  
أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ لِيَوْمِ الْجُمُعِ لَا رَيْبَ فِيهِ

ترجمہ :- اور آپ پر اسی طرح یہ قرآن عربی میں وحی کیا گیا ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور ان کو جو اس کے آس پاس رہتے ہیں جمع ہونے کے دن سے ڈرائیں جس میں ذرا شک نہیں۔

(۲۰) پتے ۲۶ - آیت ۲ :-

وَهَذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ  
الَّذِينَ ظَلَمُوا وَإِنْ شَرِي لِّلْمُحْسِنِينَ (۱۲)

ترجمہ :- اور یہ کتاب اس کی تصدیق کرنے والی ہے عربی زبان میں تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیک لوگوں کے حق میں بشارت ہے۔

(۲۱) پتے ۵۷ - آیت ۹ :-

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدٍ آيَاتٍ مِّنْ بَيْنِ  
أَيْدِيهِمْ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط

ترجمہ :- وہ وہی ہے جو اپنے بندہ پر صاف صاف آیتیں اتارتا ہے تاکہ تم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے۔

## دلائل صداقت

(منزل من اللہ ہونے کی بابت دلیلیں)

(۱) پ ۵ س ۴ - آیت ۸۲ -

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ ط وَلَوْ كَانِ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ  
لَوْجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا (۸۲)

ترجمہ - کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اگر یہ (کلام) اللہ کے سوا کسی (اور)

کی طرف سے ہوتا تو اس کے اندر بڑا اختلاف پاتے۔

تفسیر - (۱).... قرآن مجید نے اس آیت سے دنیا کے سامنے اپنی یکتائی کا

ایک مستقل چیلنج پیش کر دیا..... مضامین کی پستی و بلندی - عبارت کی ناہمواری کسی قسم کی کوئی

کمی کوئی کوتاہی اس کے اندر نہ پاؤ گے اور یہی دلیل ہے اس کی کہ یہ بشر اور مخلوق کا کلام

نہیں۔ قرآن کے جملہ منکرین کے خلاف خواہ وہ کسی وجہ یا کسی پہلو سے ہوں یہ قیامت تک

تحدی ہے۔ (ماجد)

(۲) جو شخص قرآن میں تدبیر کرتا ہے اس پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ (آزاد)

(۲) پ ۷ س ۶ - آیت ۱۵۷ -

قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ ط

ترجمہ - آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو دلیل ہے میرے پروردگار کی طرف سے اور

تم اسی کو جھٹلاتے ہو۔

تفسیر - سب سے بڑا بینہ یہی قرآن مجید ہے جو دنیا کا عظیم ترین دائمی و مستقل

معجزہ ہے۔ اپنی تعلیمات کے لحاظ سے جامع و کامل - اپنی ہدایات و احکام کے لحاظ سے بے مثل اور

اپنی انشا و طرز بیان کے لحاظ سے بھی اپنا نظیر آپ - (باجد)

(۳) پ ۱۱ س ۱۰ - آیت ۱۱۶ -

قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُمْ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ  
فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمَرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (۱۶)

ترجمہ :- آپ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کی مشیت دی ہی (ہوتی تو میں نہ تم کو یہ (کلام) پڑھ کر  
سنا سکتا اور نہ (اللہ) تم کو اس کی اطلاع کرتا اور پھر میں تو تمہارے درمیان اس کے قبل بھی  
اتنے عرصہ عمر تک رہ چکا ہوں کیا تم عقل سے کام ہی نہیں لیتے۔

نوٹ :- آیت کریمہ ہذا کے مطلب کی وضاحت کی غرض سے آیت ماقبل کا ترجمہ درج ذیل ہے

ترجمہ :- آیت ۱۵ - اور جب انہیں ہماری کھلی ہوئی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جن

لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا کوئی کھٹکا نہیں ہے کہنے لگتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لا دیا

اس میں ترمیم کر دو۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں یہ نہیں کر سکتا۔ کہ اس میں اپنے جہ سے ترمیم کر دوں میں تو بس

اسی کی پیروی کروں گا جو میرے پاس وحی سے پہنچتا ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کا نافرمانی کروں

تو میں یوم عظیم کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

تفسیر :- (۱) روشن خیالان عرب کی اسی فرمائشی ترمیم کے جواب میں رسول اللہ ﷺ کے

جواب کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ (۱) اپنی عمر کے ۴۰ - ۴۵ سال تمہاری آنکھوں کے سامنے

گزار چکا ہوں۔ میرے تدین۔ راستبازی صداقت شعاری پر تم سب گواہ ہو۔ کبھی کسی

خفیف معاملہ میں بھی کذب و افترا سے مجھے کام لیتے تم نے دیکھا یا سنا ہے؟ پھر جب

یہ نہیں تو اتنے بڑے افترا کی کہ اپنے کلام کو خدا کا کلام کہہ کر پکاروں آخر مجھے جرات ہو ہی کیونکر

سکتی ہے تمہاری عقلیں اس احتمال ہی کو کیسے تسلیم کر رہی ہیں (۲) تمہارے درمیان

اپنی عمر کا آٹھواں حصہ میں گزار چکا میری ایک ایک خوب سے تم واقف ہو چکے میری بولی میرے

انداز کلام کو تم خوب اچھی طرح جان چکے پہچان چکے تمہیں قرآن میں اور میرے کلام میں کوئی فرق

نظر نہیں آتا؟ میں چاہوں بھی تو قرآن جیسے متمتع النظم کلام پر کب قادر ہو سکتا ہوں؟ اب تک میرا کوئی کلام اس شکر کا جب نہ ہوا تو آج کیسے ہوا جا رہا ہے۔

قرآن کا یہ استدلال اپنے کلام الہی ہونے پر پورا وزن دار اس وقت بھی تھا۔ پھر جس وقت سے احادیث رسول مدون ہو گئیں اس وقت سے تو اس دلیل میں اور زیادہ جان پڑ گئی ہے۔ جدیدوں کے چھوٹے بڑے مجموعہ ایک دو نہیں بیسیوں کی تعداد میں آج سے نہیں صدیوں سے شائع چلے آرہے ہیں کیا عقل کے اندھوں کو اتنا نظر نہیں آتا کہ جو زبان بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ کی ہے وہ قرآن کی ہے یا ہو سکتی ہے؟ زبان انداز بیان اسلوب کلام نوعیت تراکیب کا اتنا نمایاں و واضح فرق بھی کیا شام، مصر، فلسطین، عراق وغیرہ کے اہل زبان یہود اور نصرانیوں کو نہیں سمجھائی

(ماجد)

دیتا؟

(۲)..... تمام علماء اخلاق و نفسیات متفق ہیں کہ انسان کی عمر میں ابتدائی چالیس برس کا زمانہ اس کے اخلاق و فضائل کے ابھرنے اور بننے کا اصلی زمانہ ہوتا ہے، جو سا نچا اس عرصہ میں بن گیا پھر بقیہ زندگی میں بدل نہیں سکتا۔ پس اگر ایک شخص چالیس برس کی عمر تک صادق و امین رہا ہے تو کیوں کر ممکن ہے کہ اکتالیسویں برس میں قدم رکھتے ہی ایسا کذاب اور مفتری بن جائے کہ انسانوں ہی پر نہیں بلکہ فاطر السموات والارض پر افسر کرنے لگے۔ (آزاد)

(۴) پ ۱۱ س ۱۰ - آیت ۱۳۷ -

وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَارِيبَ  
فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۳۷)

ترجمہ ۱- اور یہ قرآن ایسا ہے ہی نہیں کہ غیر اللہ سے گڑھ لیا جائے بلکہ یہ تو تصدیق کرنے والا ہے اس کلام کی جو اس کے قبل سے ہے اور تفصیل (بیان کرنے والا ہے) احکام کی اور اس کے اندر کوئی شک و شبہ کی بات ہی نہیں۔ جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔

تفسیر۔ کوئی غیر اللہ یعنی کوئی مخلوق ایسے بے مثل و ہمیشاں کلام پر جو عبارت اور معنی

دونوں کے اعتبار سے بے نظیر ہے قادر ہی کب ہو سکتا ہے.....

قرآن مجید کے خصوصیات مختصراً گنا دیے۔ پہلی بات یہ کہ سابق کتابوں اور کلاموں کی تصدیق کرتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس میں احکام مکتوبہ و مفروضہ کی تفصیل ہے۔ تیسری یہ کہ

اس کے اندر کہیں شک و شبہ کا گزر نہیں۔ ہر چیز اس کی یقینی ہے اور چوتھی یہ کہ یہ کتاب سائے

عالم کے پروردگار کی جانب سے ہے۔ (ماجد)

(۵) آیت ۱۰-۹۲:-

فَإِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ  
يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ  
رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ (۹۲)

ترجمہ۔ پھر اگر (بالفرض) آپ کو شک ہو ان (مضامین) کے باب میں جو ہم نے آپ پر

نازل کئے ہیں تو آپ ان لوگوں سے پوچھ دیکھئے جو آپ سے پہلے کی کتابوں کو پڑھتے رہتے

ہیں۔ بالیقین آپ کے پاس آپ کے پروردگار کی طرف سے سچی (کتاب) آچکی ہے سو آپ

ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہوں۔

تفسیر۔ (۱) ان کنت فی شک۔ یہ تقدیر کلام بھی بڑے بڑے ائمہ ادب و لغت

سے منقول ہے کہ اے محمد آپ کافر سے کہئے کہ اگر تجھے شک ہو۔

(۲) قدیم آسمانی کتابوں کی اصل عبارتیں انسانی تصور و تخریف سے الگ کر کے اگر

دیکھی جائیں تو وہ بیانات قرآنی کی تمام تر تصدیق و تائید ہی کریں گی۔ (ماجد)

(۶) آیت ۱۶-۱۰۳:-

وَلَقَدْ نَعَّمْنَا أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا عَلَّمَهُ بَشَرٌ  
لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَذَا لِسَانٌ

## عَرَبِيٌّ مُبِينٌ (۱۰۳)

ترجمہ۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ انہیں تو ایک آدمی سکھلا جاتا ہے (حالانکہ جس شخص کی جانب اس کا تعلق نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجیبی ہے اور یہ کلام) تو فصیح عربی زبان (میں) ہے۔

تفسیر۔ (۱) یہ ایک نو مسلم رومی نصرانی غلام تھا انجیل وغیرہ سے واقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو شروع ہی سے توجہ و دلچسپی کے ساتھ سنتا تھا تو آپ بھی کبھی کبھی اس کے پاس جا بیٹھتے تھے۔ تو بس اتنی سی بات پر عقل کے دشمنوں کو ایک شگونہ ہاتھ آ گیا۔ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ یہ دو غلام تھے جو مکہ میں شمشیر سازی کا کام کرتے تھے اور تورت اور آبل بھی پڑھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گذرتے تو وہاں رک جاتے۔ بعض نا فہموں نے ایک دن خود ان ہی سے پوچھا کہ کیا تم ہی انھیں قرآن سکھاتے ہو وہ بولے ہم بھلا انہیں سکھا سکتے ہیں ہم تو خود ہی ان سے سیکھتے ہیں۔

(۲) عجب کج فہم لوگ تھے۔ قرآن کے حیرت انگیز اثر اس کے اعلیٰ مطالب اس کی حکیمانہ تعلیمات اس کی معجزانہ بلاغت کو دیکھتے تو یہ کہہ اٹھتے کہ یہ ان صاحب کلام نہیں ہو سکتا کوئی نہ کوئی سکھاتا ضرور ہے۔ اور اب ان کا حق اس کوئی نہ کوئی کی تلاش کرنے لگتا۔ اور اس بدحواسی میں کبھی اس کا نام لے دیتے کبھی اس کا ہر طرف کھوکھو کریں کھاتے رہتے۔

(۳) اعمی وہ ہے جو صاف گفتگو اور اظہار مافی الضمیر پر قادر نہ ہو خواہ نسلاً عرب ہی ہو۔

(۴) الحاد کے معنی راہ حق و صواب سے ہٹ جانے کے ہیں۔ اور لحد کو اسی لئے

لحد کہتے ہیں کہ وہ راہ حق اور تمام ادیان سے ہٹا ہوا ہوتا ہے۔

(۵) هذا لسان عربی مبین۔ یعنی یہ کلام تو معجزانہ حد تک فصیح ہے جسے ہر بل زبان

مومن ہو یا منکر بتین طور پر دیکھ سکتا ہے۔ (ماجد)

(۷) پ ۱۹ س ۲۶ - آیت ۱۹۷ -

أَوَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ آيَةٌ أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

ترجمہ - کیا ان لوگوں کے لئے یہ (کافی) دلیل نہیں کہ اسے علمائے بنی اسرائیل

جانتے ہیں۔

تفسیر - (۱) یعلمہ - میں ضمیر قرآن مجید کی جانب ہے۔ لہم - میں ضمیر قریش کی جانب

ہے جو علماء بنی اسرائیل کے علم و فضل کے خود بھی قائل اور معتقد تھے۔

(۲) مطلب یہ ہوا کہ یہ امر تو ان کے نزدیک خود ایک دلیل معتبر ہونا چاہیے کہ

علماء بنی اسرائیل اپنے مقدس صحیفوں میں قرآن مجید کا ذکر اور اخبار پاتے ہیں۔ (ماجد)

(۸) پ ۲۱ س ۲۹ - آیت ۲۸ -

وَمَا كُنْتُمْ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّوهُ  
بِيَمِينِكُمْ إِذْ الْأُرْتَابِ الْمُبِطُونَ (۲۸)

ترجمہ - اور آپ تو اس (قرآن) سے قبل نہ کوئی کتاب پڑھے ہوئے تھے اور نہ

اُسے (یعنی کوئی کتاب) اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے ورنہ (یہ) ناحق شناس لوگ شبہ

زکانے لگتے۔

تفسیر - رسول کریم صلعم کی اہمیت اور ناخواندہ ہونے پر اس سے بڑھ کر

صریح شہادت اور کیا ہوگی..... (ماجد)

(۹) پ ۲۵ س ۲۱ - آیت ۵۳ -

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ  
يَتَّبِعَنَّهُمْ لَهَا إِنَّهُ الْحَقُّ ط

ترجمہ - ہم عنقریب ان کو اپنی نشانیاں (اسی) دنیا میں دکھائیں گے اور

خود ان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل کر رہیگا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔



تفسیر۔ (۱) چنانچہ نہ صرف علاقہ حجاز بلکہ سارا ملک عرب اور اس کے اطراف و  
نواح اسلام کے مسخر ہوئے اور بڑے بڑے رقبے رقبے سرداران ریاست مکہ مرکٹ رہے۔ (ماجد)  
(۲) کہ اقطار عرب پیشگوئی کے مطابق فتح ہو جائیں گے۔ بدر میں مارے جاویں گے اور  
ان کا مسکن مکہ بھی فتح ہو جاوے گا۔ (سمتھانوی)

(۳) اب ہم ان منکروں کو خود ان کی جانوں میں اور ان کے چاروں طرف سارے  
ملک عرب بلکہ ساری دنیا میں اپنی قدرت کے وہ نمونے دکھلائیں گے جن سے قرآن اور حامل قرآن  
کی صداقت بالکل روز روشن کی طرح آنکھوں سے نظر آنے لگے۔ وہ نمونے کیا ہیں؟  
وہی اسلام کی عظیم الشان اور مجید العقول فتوحات جو سلسلہ اسباب ظاہری کے یا سکل  
برخلاف قرآنی پیشگوئیوں کے عین مطابق وقوع پذیر ہوئیں۔ چنانچہ معرکہ بدر میں کفار مکہ خود  
اپنی جانوں کے اندر اور فتح مکہ میں مرکز عرب کے اندر اور خلفائے راشدین کے عہد میں تمام  
جہان کے اندر یہ نمونے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ ..... (عثمانی)

(۱۰) پ ۲۶ (۳) ۲۷ - آیت ۱۰ -

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكُفَرْتُمْ  
بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ  
فَأَمَّنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنْ كَانَتْ آيَاتُ اللَّهِ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۱۰)

ترجمہ۔ آپ کہیے کہ اچھا یہ تو تباہ و کہانگہ یہ در قرآن اللہ کی طرف سے ہوا اور پھر  
تم اسے کفر کر رہے ہو اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے  
اور ایمان لے آئے اور تم تکبر ہی میں رہو بیشک اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا  
تفسیر۔ (۱) قرآن مجید نے تو شاہد بصیغہ واحد کہا۔ واقعہ و عملاً تو اس سے بڑھ  
کر معاملہ رہا یعنی ایک نہیں متعدد متدین و صاحب علم اسرائیلی قرآن پر ایمان لا کر لیجئے  
بنی اسرائیل کا نام اس لئے لیا کہ وہی ایک صاحب کتاب قوم موجود تھی۔ اور اس قوم

کا علم و فضل قریش کو بھی مسلم تھا۔

(۲) شاہد بن بنی اسرائیل سے مراد حضرت موسیٰ سے لی گئی ہے۔ (باجد)

(۳)..... بعض علمائے یہود نے صریحاً اقرار کیا اور گواہی دی کہ بیشک ہمارے ہاں اس

مالک (عرب) سے ایک عظیم الشان رسول اور کتاب کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور یہ رسول وہی معلوم

ہوتا ہے اور یہ کتاب اسی طرح کی ہے جس کی خبر دی گئی تھی..... یہ شہادتیں فی الحقیقت ان

پیشین گوئیوں پر مبنی تھیں جو باوجود ہزار ہا تحریف اور تبدل کے آج بھی تورات وغیرہ میں موجود

چلی آتی ہیں۔ جن سے ہو پید ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کا سب سے بڑا گواہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام)

ہزاروں برس پہلے خود ہی گواہی دے چکا ہے کہ بنی اسرائیل کے اقارب اور بھائیوں (بنی

اسرائیل) میں سے اسی کی مثل ایک رسول آنے والا ہے..... بعض منصف و حق پرست اجاب یہود

ثلاً عبداللہ بن سلام وغیرہ حضور کا چہرہ دیکھتے ہی اسلام لے آئے اور بول اٹھے "ان هذا

الوجه لیسن بوجہ کاذب" "دیہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے" (عثمانی)

## فصل ۶

# خطابِ خصوصی۔ ذاتِ اقدس

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) پ، س، ۶ - آیت ۱۵۔

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ  
الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِن آتَيْتُمُ الْإِمَّاءِ  
إِلَىٰ قُلُوبِ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں

اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔ اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو بس اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس آتی ہے۔ آپ کہتے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہونے لگتے ہیں تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

تفسیر۔ (۱) ..... آیت کے ان تین فقروں میں مشرکوں کے تین عقیدوں کا رد تو ظاہر ہے (خزائن اللہ۔ اعلم الغیب۔ انی ملک) لیکن ..... مسیحیت کا رد بھی اس میں آ گیا ہے جس نے مسیحؑ کو خدائے تعالیٰ کا ہم پلہ و ہمسر بنا کر پیش کیا ہے ..... انا جیل راجح الوقت کا خدا آیتیں ..... باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے اور اس نے سب چیزیں اس کے ہاتھ میں ڈے دی ہیں۔ (یوحنا ۳: ۶) میں اور باپ ایک ہیں (یوحنا ۱۰: ۳۰) جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے (یوحنا ۱۶: ۱۵)

(۲) ..... کہیں نور وحی سے منور۔ صاحب بصیرت اور کہیں فیضان نور سے محروم بے بصر دونوں برابر ہونے لگتے ہیں۔

(۳) اعمیٰ والبصیر۔ سے مراد کافر و مومن ہیں۔

(۴) ..... صاحب وحی کا ہر قدم وحی الہی کی روشنی میں اٹھتا ہے اور نبی تمام تر وحی الہی کا اتباع کرتا رہتا ہے۔ (راجد)

(۵) .... دین کے بارے میں انسان کی عالمگیر گمراہی یہ رہی ہے کہ ہمیشہ ماوراء غنطرت عجائب و غرائب کا خواہشمند رہتا ہے ..... یہی گمراہی ہے جس نے پیروان مذہب کی راہ کو توہم پرستیوں کی راہ بنا دیا ..... انہوں نے اپنے داعیوں کو انسانیت کا سطح سے بلند کر کے الوہیت کے درجے تک پہنچا دیا۔ لیکن قرآن اسی لئے آیا تھا کہ اس طرح کی تمام گمراہیوں کی راہ بند کر دے۔ آیت ۵۰ میں پیغمبر اسلام (صلعم) کی حیثیت واضح کر دی ہے۔ فرمایا میرا دعویٰ اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کی وحی نے راہ حق دکھا دی ہے۔ خود بھی اس پر چلتا ہوں اور دوسروں کو بھی اسی کی طرف بلاتا ہوں۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں ہوں۔ (آزاد)

(۲) پ ۱۱- س ۱۰- آیت ۱۰۹-

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِيَّاكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ  
وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (۱۰۹)

ترجمہ:- اور آپ اس کی پیروی کئے جائیے جو آپ پر وحی کیا جاتا ہے اور صبر کئے رہئے یہاں  
تک کہ اللہ فیصلہ صادر کر دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۳) پ ۱۶- س ۲۰- آیت ۱۱۲-

..... وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ  
وَحْيُهُ ز..... (۱۱۲)

ترجمہ:- اور آپ قرآن (کے پڑھنے میں) جلدی نہ کیا کیجئے قبل اس کے کہ آپ پر اس  
کی وحی پوری نازل ہو چکے.....

(۴) پ ۲۳- س ۳۸- آیت ۱۶۶-

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ (۱۶۶)

ترجمہ:- آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس (قرآن) پر کوئی بھی معاوضہ نہیں چاہتا ہوں  
اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں۔

(۵) پ ۲۵- س ۴۳- آیت ۴۳- ۴۴-

فَأَسْتَمِمْسِكُ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ جِ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ  
مُسْتَقِيمٍ (۴۳) وَإِنَّهُ لَئِنْ كُرِّمَكَ جِ وَلِيقَوْمِكَ جِ وَسَوَاءٌ  
تَسْأَلُونَ (۴۴)

ترجمہ:- بہر حال آپ اس (کلام) سے تمسک کئے جائیے جو آپ پر وحی کیا گیا ہے آپ  
بیشک سیدھے راستے پر ہیں۔ اور یہ (قرآن) آپ کے اور آپ کی قوم کیلئے بڑے شرف کی چیز ہے  
اور عنقریب تم سب سے پوچھا جائے گا۔

تفسیر۔ (۱) پوچھا جائے گا یعنی کہ اپنے اپنے ذمہ کے حقوق قرآن کہاں تک ادا کئے۔

آپ سے سوال تبلیغ سے تعلق ہوگا اور ان لوگوں سے اس پر عمل کا۔ (ماجد)

(۶) پ ۲۹ س ۷۵ - آیت ۱۶ تا ۱۹۔

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ (۱۶) إِنَّ  
عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ (۱۷) فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ (۱۸)  
ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (۱۹)

ترجمہ۔ آپ اس کو یعنی قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایا  
کیجئے۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوانا۔ تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو  
تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجئے پھر اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔

تفسیر۔..... یہاں یہ حکم مل رہا ہے کہ آپ نزول وحی کے وقت بس سکون و خاموشی  
سے سنتے رہا کیجئے اور یہ اندیشہ بھی دل میں نہ لائیے کہ وحی کا کوئی خفیف سا جزو بھی قلب سے  
نکل جائے گا اس کی محفوظیت کے ذمہ دار تو ہم خود ہیں..... حق تعالیٰ نے یہاں فرشتہ وحی  
کے سنانے کو اپنے ہی سنانے سے تعبیر فرمایا ہے۔ (ماجد)

(۷) پ ۳۰ س ۸۷ - آیت ۶ - ۷۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى (۶) إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ط.....

ترجمہ۔ ہم آپ کو (قرآن) پڑھا دیا کریں گے پھر آپ (اسے) نہ بھولیں گے۔ ہاں

البتہ اللہ ہی جو کچھ دیکھلا دینا چاہے۔

فصل،

## چیلنج

(خدائی للکار)

(۱) پ ۲۳ - آیت ۲۳ - ۲۴ :-

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا  
بِسُورَةٍ مِّمَّنْ مِثْلِهِ ۚ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِمَّنْ دُونِ  
اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۲۳) فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ  
تَفْعَلُوا فَأْزَنُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ  
أَعَدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (۲۴)

ترجمہ - اور اگر تم اس کتاب ہی کے بارہ میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر  
اُتاری ہے تو کوئی ایک سورت اس جیسی تم بھی بنا لاؤ اور اپنے حمایتیوں کو بھی اللہ  
کے مقابلہ میں بلا لو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم (یہ) نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو پھر اس آگ  
سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

تفسیر - (۱) قرآن کے چیلنج کو ساڑھے تیرہ سو سال سے اوپر ہی ہو چکے ہیں۔ اور دنیا  
کے کتب خانہ اس کتاب سازی کے عہد میں قرآن کے برابر کیا معنی تقریباً برابر کتاب  
سے بھی یکسر خالی ہیں۔

(۲) اللہ اکبر کس زور کی تضحیٰ ہے اور وہ بھی ایک اُمی کی زبان سے اپنی عقل و  
حکمت۔ اپنے علوم و فنون پر ناز رکھنے والوں کو کیا کیا جوش اس وقت بھی آیا ہوگا اور آج بھی  
آ رہا ہے مگر ”لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی“

(ماجد)

(۲) پ ۱۱ س ۱۰ - آیت ۱۳۸ -  
 أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ  
 وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۱۳۸)

ترجمہ: کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو گڑھ لیا ہے؟ آپ کہتے کہ اچھا تو تم ایک ہی سورہ مثل اس کے لے آؤ اور اللہ کے سوا تم جس کسی کو بلا سکو بلا لو اگر سچے ہو۔

تفسیر:.... جہاں تک اس چیلنج کے ظاہری جزو کا تعلق ہے یعنی فصاحت و بلاغت اور ادب اور انشاء کی خوبیوں کا اس کے مخاطب صرف اہل زبان عرب ہیں خصوصاً نزول قرآن کے وقت کے عرب جو ادبیت کے نشے میں جھومتے رہتے تھے اور جن کے نزدیک دنیا کا سب سے بڑا کمال ادبیت ہی کا کمال تھا۔ (ماجد)

(۳) پ ۱۲ س ۱۱ - آیت ۱۳ -  
 أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُورٍ مِّثْلِهِ  
 مُفْتَرِيَةٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ  
 إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۱۳)

ترجمہ: کیا یہ کہتے ہیں کہ (آپ نے) اسے گڑھ لیا ہے آپ کہہ دیجئے کہ اچھا تو تم بھی دس سورتیں اسی کی مثل گڑھی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا جن جن کو بھی تم بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

(۴) پ ۱۵ س ۱۴ - آیت ۸۸ -  
 قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا  
 بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ  
 لِبَعْضٍ ظَهِيرًا (۸۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اگر (کل) انسان و جنات اس بات کے لئے جمع ہو جائیں کہ

اس جیسا قرآن لے آئیں (جب بھی) اس جیسا نہ لاسکیں گے اور خواہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جاویں۔

(۵) پ ۲۴ س ۵۲ - آیت ۳۳ - ۳۴ -

أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُمْ بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ (۳۳)  
فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ (۳۴)

ترجمہ :- ہاں یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے (قرآن) کو گڑھ لیا ہے؛ اصل یہ ہے کہ ان میں ایمان ہی نہیں۔ اچھا تو یہ لوگ اس طرح کا کوئی کلام لے آئیں اگر یہ (اپنے دعوے میں) سچے ہیں۔

## فصل ۸

# لوح محفوظ اور قرآن حکیم

(۱) پ ۲۵ - س ۲۳ - ۱ - ۲ -

حَمْدٌ ۱۱ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۱۲ إِنَّا جَعَلْنَاهُ  
قُرْءَانًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۱۳ وَإِنَّهُ فِي  
أُمَّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيَّ حَكِيمٌ ۱۴

ترجمہ :- حمد - قسم ہے (اس) کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن نبایا ہے تاکہ تم (خوب) سمجھ جاؤ۔ اور بیشک وہ لوح محفوظ میں ہمارے پاس ہے بڑے مرتبہ کا حکمت سے بھرا ہوا۔

تفسیر :- بڑی پرانی بحث چلی آ رہی ہے کہ قرآن مجید قدیم غیر مخلوق ہے یا حادثہ مخلوق..... اہل سنت کا مذہب صحیح یہ ہے کہ قرآن مجید کی حیثیت دو ہیں۔ ایک معنوی و سری تعبیری بمعنوی حیثیت سے..... قدیم اور غیر مخلوق ہے..... دوسری تعبیری حیثیت سے.....



کے اعتبار سے اس کا حادث و مخلوق ہونا بالکل ظاہر ہے ..... (ماجد)

(۲) پ ۲۷ س ۵۶ - آیت ۷۷ - ۸۰ :-

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿۷۷﴾ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿۷۸﴾  
لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيلٌ مِّنْ  
رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۸۰﴾

ترجمہ :- یہ ایک معزز قرآن ہے ایک محفوظ کتاب میں (پہلے سے درج) جسے کوئی

ہاتھ نہیں لگاتا بجز پاکوں کے۔ اتنا ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے۔

تفسیر :- کتب مکنون - مراد لوح محفوظ ہے۔ (ماجد)

(۳) پ ۳۰ س ۸۵ - آیت ۲۱ - ۲۲ :-

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿۲۱﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾

ترجمہ :- اصل یہ ہے کہ یہ بزرگی والا قرآن ہے۔ لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)

## فصل ۹

### ذریعہ نزول

(۱) پ ۱ س ۲ - آیت ۱۹۷ :-

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ  
قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ ..... (۱۹۷)

ترجمہ :- آپ کہہ دیجئے کہ جو کوئی جبریل کا مخالف ہے تو انہوں نے تو اس

(قرآن) کو آپ کے قلب پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے۔

(۲) پ ۱۲ س ۱۶ - آیت ۱۰۲ :-

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ

ترجمہ :- آپ کہہ دیجئے کہ اسے روح القدس نے آپ کے پروردگار کے پاس سے حکمت کے موافق اتارا ہے ۔

تفسیر :- روح القدس یعنی فرشتہ جبرئیل

(۳) پ ۱۹ س ۲۶ - آیت ۱۹۳ - ۱۹۴ :-

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ (۱۹۳) عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ  
مِنَ الْمُنذِرِينَ (۱۹۴)

ترجمہ :- اسے روح الامین نے آپ کے قلب پر اتارا ہے تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں ۔

تفسیر :- روح الامین یعنی امانت دار فرشتہ مراد حضرت جبرئیل ہیں ۔

(۴) پ ۲۹ س ۶۹ - آیت ۴۰ - ۴۱ :-

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (۴۰) وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

ترجمہ :- یہ (قرآن) کلامِ دالہی ہے ایک معزز فرشتہ کا (لایا ہوا) یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ۔

تفسیر :- رسولِ کریم ۔ رسول کا استعمال اس سباق میں فرشتہ جبرئیل

کے لئے ہے ۔ (ماجد)

(۵) پ ۳۰ س ۸۱ - آیت ۱۹ :-

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (۱۹)

ترجمہ :- یہ (قرآن) ایک کلام ہے ایک معزز قاصد کا (لایا ہوا)

## وقت یا زمانہ نزول ابتداءً

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۱۸۵ -  
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ.....

ترجمہ:۔ ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے۔

تفسیر: (۱) اُنزِلَ یعنی اترا شروع ہوا۔

(۲) کل قرآن مجید کا نزول تو بڑی تدریج کے ساتھ کوئی ۲۱-۲۲ سال کی مدت میں ہوا ہے

یہاں مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول قرآن کا ابتدا ماہ رمضان میں ہوئی۔ وحی قرآنی کی سب سے پہلی آیتیں سورۃ العلق کا ابتدائی حصہ ہے اور وہ غار حرا میں رسول اللہ صلعم پر اسی مہینہ میں نازل ہوئی تھیں۔

(۲) پ ۲۵ س ۲۲ - آیت ۱ - ۱۳ -  
حَمْدٌ (۱) وَالْكِتَابِ الطُّبِينِ (۲) إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ  
مُبَارَكَةٍ (۳) إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ

ترجمہ:۔ جاہلیم۔ قسم ہے (اس) کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو ایک برکت والی رات میں اتارا ہے (کیونکہ) ہم دینداروں کو (خبردار کر دینے والے تھے)۔

تفسیر:۔ لیلۃ مبارکہ:۔ مراد شب قدر ہے۔

(۳) پ ۳ س ۹ - آیت ۱۱ -

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (۱)

ترجمہ:۔ بیشک، ہم نے اسے (قرآن کو) شب قدر میں اتارا ہے۔

تفسیر:۔ لیلۃ القدر:۔ سب سے پہلی وحی رسول اللہ صلعم پر ماہ مبارک رمضان کے

آخری عشرہ کی کسی طاق تاریخ میں ہونی تھی۔ حدیث صحیح کے مطابق یہ شب قدر ہر سال آخر عشرہ رمضان کی کسی طاق تاریخ میں آیا کرتی ہے، اور اس رات میں دعا، عبادت کے بڑے بڑے فضائل احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ احاف نے اس کے وقوع کے لئے ۲۰ ویں شب رمضان کا قول اختیار کیا ہے۔

## فصل ۱۱

# طریقہ نزول

(۱) پ ۱۵ س ۱۷- آیت ۱۰۶۔

وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا (۱۰۶)

ترجمہ۔ اور قرآن! تو ہم نے اسے جدا جدا کر رکھا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اسے آمارا بھی تدریج سے ہے۔  
تفسیر۔ فرقنا۔ یعنی اسے سورتوں، آیتوں وغیرہ کے ذریعہ سے الگ الگ رکھا گیا ہے۔ (ماجد)

(۲) پ ۱۹ س ۲۵- آیت ۳۲۔

..... وَرَقَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا (۳۲)

ترجمہ۔ اور ہم نے اسے ٹھہرا ٹھہرا کر اتارا ہے۔

تفسیر۔ (۱) ایک بڑی مصلحت اس تدریجی نزول قرآن میں تو رسول کی تقویت قلب ہے۔ شائع نے کہا ہے۔۔۔ کہ اس میں حکمت ہے کہ شبات و سوخ حاصل ہونا جائے جو چیز جلدی آتی ہے وہ جلدی نکل بھی جاتی ہے۔

(۲) ..... علما کے ہاں تعلیم کا سبقاً سبقاً ہونا ..... اسی آیت سراپا حکمت کی ماتحتی میں ہے۔ نیت کا مستحکم ہونا۔ قلب کا تحمل پر قادر ہونا ملکہ علمی کا راسخ ہونا سب کے برکات ہیں۔ (ماجد)

(۳) پ ۲۹ س ۷۶ - آیت ۲۳ :-  
 اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِیْلًا (۲۳)  
 ترجمہ: ہم ہی نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے۔

## فصل ۱۲ حفاظتِ قرآن حکیم

(۱) پ ۱۳ س ۱۵ - آیت ۹ :-  
 اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الَّذِیْ كُرُوْا اِنَّا لَءِیْ لِحٰفِظُوْنَ (۹)

ترجمہ: اس نصیحت نامہ کو ہم نے ہاں ہم ہی نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

تفہیم: (۱) قرآن مجید کی جامعیت، اکملیت، ابلغیت وغیرہ سے قطع نظر اس کی محفوظیت کا بل، اور پھر شروع ہی سے دھڑلے سے اس کا اعلان بجائے خود ایک معجزہ دلیل اس کے کلام الہی ہونے کی ہے۔

(۲) دنیا کے کتب خانہ کسی دوسری کتاب کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہیں جو سارے تیرہ سو سال سے اپنے الفاظ حروف نقوش سب کے لحاظ سے جوں کی توں چلی آرہی ہے۔

(۳) مجردیہ دعویٰ کہ یہ لفظ بہ لفظ کلام الہی ہے آج روئے زمین میں کسی بھی دوسری کتاب کا نہیں، یہاں تک کہ توریت اور انجیل کا بھی نہیں قرآن اس دعویٰ میں بالکل منفرد ہے۔

دوسری کتابوں سے متعلق دعویٰ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ ان کے اندر مغز و روح خدائی  
تعلیم کی آگئی ہے۔ باقی وہ مرتب کی ہوئی تمام تر انسانوں کی ہیں۔ اور ان کی عبارتیں صرف  
خاصان خدا کی لکھی ہوئی ہیں۔ (ماجد)

### فصل ۱۳

## ایمان بالقرآن

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۴ - ۵ :-

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ  
مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (۴) أُولَئِكَ  
عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۵)

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اس پر جو آپ پر اتارا گیا ہے اور اس پر جو  
آپ سے قبل پر اتارا گیا ہے اور آخرت پر بھی (وہ) پورا یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے  
پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی (پورے) با مراد ہیں۔

(۲) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۲۱ :-

وَإِذْ آمَنُوا بِمَا أَنْزَلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ.....

ترجمہ :- اور اس (کتاب) پر ایمان لاؤ جو میں نے (اب) نازل کی ہے تصدیق کرتی  
ہوئی اس (کتاب) کی جو تمہارے پاس ہے۔

تفسیر :- بما انزلت اشارہ ہے قرآن کی طرف۔ لما معکم - اشارہ ہے توریت

کی طرف۔ (ماجد)

(۳) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۳۶ -

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا.....

ترجمہ :- کہہ دو کہ ہم تو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا۔

(۴) پ ۲ س ۲ - آیت ۱۴۴ -

..... وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ

الْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ.....

ترجمہ :- بلکہ طاعت یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ اور قیامت کے دن اور فرشتوں اور

کتاب..... پر ایمان لائے۔

(۵) پ ۳ س ۲ - آیت ۱۲۸۵ -

..... كُلُّ مَن آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ.....

ترجمہ :- سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کے کتابوں پر۔

(۶) پ ۳ س ۳ - آیت ۱۸۴ -

قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا.....

ترجمہ :- آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر جو ہمارے اوپر

اتارا گیا ہے۔

(۷) پ ۵ س ۴ - آیت ۱۴۷ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِكُتُبِ الْكِتَابِ آمَنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا  
لِّمَا مَعَكُمْ.....

ترجمہ :- اے وہ لوگو جنہیں کتاب مل چکی ہے اس (کتاب) پر ایمان

لاؤ جسے ہم نے نازل کیا ہے تصدیق کرنے والی اس (کتاب) کی جو

تمہارے پاس ہے۔

(۸) پ ۵ س ۲ - آیت ۱۳۶ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ  
الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ.....

ترجمہ ۱- اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور (اس) کتاب پر ایمان

لاؤ جو اس نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے۔

(۹) پ ۹ س ۹ - آیت ۱۲۲ - ۱۲۵ -

وَإِذَا مَا أَنْزَلْتُ سُورَةً فَمِنْهُمْ مَن يَقُولُ أَيْكُمُ  
زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا نَّاجٍ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فزَادَتْهُمْ  
إِيمَانًا نَّارًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ (۱۲۳) وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ  
مَّرَضٌ فزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَا تَوَّاهُمْ  
كُفْرُونَ (۱۲۵)

ترجمہ ۱- اور جب کوئی ٹکڑا قرآن کا نازل ہوتا ہے تو ان (منافقین) میں سے

بعض کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں ترقی دی؟ سو جو لوگ ایمان والے ہیں اس نے  
ان کے ایمان میں ترقی دی اور جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے سو اس (سورت) نے ان کی گندگی  
میں ایک اور گندگی بڑھادی اور وہ تر گئے اس حال میں کہ وہ کافر ہی تھے۔

تفہیم - منافقین یہ سوال عوام مومنین سے بہ طور طنز و تعریض کرتے تھے....

انھیں جواب مومنین کی زبان سے ملتا تھا کہ ہمارے ایمان میں..... (ماجد)

(۱۰) پ ۱۲ س ۱۱ - آیت ۱۱۷ -

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيْنَتٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُو مَا شَهِدَ  
مِنهُ وَمِن قَبْلِهِ كُتِبَ لَهُ سَيِّئَاتِهِ وَأَمَّا وَرَحْمَةً وَأُولَٰئِكَ  
يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ ۗ مِنَ الْأَحْزَابِ ۗ فَالنَّارُ



مَوْعِدُكَ أَجْزَاءُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ فَإِنَّهُ الْحَقُّ مِمَّنْ  
رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ (۱۷)

ترجمہ :- (سو کیا طالب دنیا ایسے کی برابری کر سکتا ہے) جو اپنے پروردگار کی طرف سے  
دائی ہوئی (کھلی دلیل پر قائم ہو۔ اور اس کے ساتھ ایک گواہ اسی میں سے ہے اور (ایک) اس سے  
پہلے دینی ہوئی کی کتاب وہ امام ہے اور رحمت ہے ایسے لوگ اس (قرآن) پر ایمان رکھتے  
ہیں اور گروہوں سے جو کوئی اس سے انکار کرے گا سو اس کے لئے وعدہ گاہ دوزخ ہے پس  
تو اس کی طرف سے شک میں نہ پڑنا بے شبہہ و سچا د کلام) تیرے پروردگار کی طرف سے ہے البتہ  
بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے۔

تفسیر :- (۱) بینہ سے مراد قرآن ہی سمجھی گئی ہے۔

(۲) یتلوه شاهد منہ سے مراد یہ لی گئی ہے..... کہ قرآن کا ایک گواہ تو خود  
قرآن کے اندر موجود ہے اور یہ داخلی گواہ قرآن کا معجزہ ہوتا ہے۔

(۳) کتاب موسیٰ۔ یہ شہادت خارجی ہوئی..... تو ریت جو قرآن مجید سے مدتوں  
قبل نازل ہو چکی تھی۔ (باجد)

(۴)..... قرآن اپنی حقانیت کا خود گواہ ہے۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب (عثمانی)

(۵) مِرْيَةٍ مِّنْهُ یعنی پس اے پیغمبر دعوت قرآنی کا میاں بی کے بارے میں کسی طرح

کا شک نہ کیجئے۔ وہ تیرے پروردگار کی جانب سے حق ہے..... (آزاد)

(۱۱) پ ۲۶ س ۴۷ - آیت ۲۰ -

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ  
عَلَيْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ  
وَاصْلَحَ بِآلِهِمْ (۲)

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے اور اُسہی (سب) پر ایمان لائے جو تم پر نازل کیا گیا اور وہ امر حق ان کے پروردگار کی طرف سے ہے اور ان کے گناہوں کا کفارہ ان کی طرف سے کر دے گا اور انکی حالت درست رکھیگا۔

(۱۲) پ ۲۸ س ۶۲ - آیت ۱۸ -

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالنُّوْرَ الَّذِيْ اَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ  
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (۸)

ترجمہ :- تو اب اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر بھی جو ہم نے نازل کیا ہے اور اللہ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے۔

تفسیر :- والنور الذی انزلنا - مراد قرآن ہونا ظاہر ہے (ماجد)

## فصل ۱۲

# اتباع القرآن

(۱) پ ۸ س ۶ - آیت ۱۵۵ -

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبْرَكٌ فَاَتَّبِعُوْهُ وَالْقَوٰ  
لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُوْنَ (۱۵۵)

ترجمہ :- اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا ہے (خیر و) برکت والی (سوراب) اس کی پیروی کرو اور ڈرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

تفسیر :- اتباع کے تحت میں عقائد - اعمال سب کا اتباع حسب مراتب

آگیا..... کتاب یعنی یہی قرآن جس کی برکتیں قیامت تک منقطع ہونے والی نہیں۔ اور برکت کے تحت میں خیر دنیاوی و خیر دنیوی دونوں آگئیں..... (ماجد)

(۲) پ ۸ س ۷ - آیت ۳ :-

اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا  
مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ط قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (۳)

ترجمہ :- پیروی اس کی کرو جو کچھ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور اللہ کو چھوڑ کر (دوسرے) رفیقوں کی پیروی مت کرو۔

تفسیر :- (۱) ما انزل ایکم - کے عموم میں محققین نے قرآن کے ساتھ سنت کو بھی شامل کیا ہے کہ وہ سمجھی وحی خفیی کی ایک صورت ہے۔

(۲) خبر واحد کے قبول کا معیار یہ ہے کہ وہ کسی نص قرآنی کے مخالف نہ ہو..... (ماجد)

(۳) پ ۹ س ۷ - آیت ۱۵۷ :-

..... وَاتَّبِعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ  
أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

ترجمہ :- اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے سو یہی لوگ ہیں

(رہوی) فلاح پانے والے۔

نوٹ :- (۱) پ ۹ س ۷ - آیت ۱۱۷۰ - میں لفظ کتاب سے مراد تورات سمجھی گئی ہے اس

لئے اس آیت کریمہ کو اس باب میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

نوٹ ۲ - پ ۲۰ س ۲۰ - آیت ۱۲۳ - میں قرآن حکیم کا ذکر بصرات نہیں ہے اس لئے یہ

آیت کریمہ شامل نہیں کی گئی ہے۔

(۴) پ ۲۳ س ۳۹ - آیت ۱۷ - ۱۱۸ :-

..... فَبَشِّرْ عِبَادِ (۱۷) الَّذِينَ يَسْمَعُونَ الْقَوْلَ  
فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ط أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَأُولَئِكَ  
هُمُ الْوَالُونَ الْأَلْبَابِ (۱۸)

ترجمہ: سو آپ بشارت دیدیجئے میرے انھیں بندوں کو جو (اس) کلام کو کان لگا کر  
سننے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یہی ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور یہی  
ہیں جو ذی عقل ہیں۔

تفسیر۔ (۱) قرآن مجید نے بار بار اہل عقل و فہم انھیں کو قرار دیا ہے جو راہ ہدایت  
اختیار کرتے ہیں اور اس پر قائم رہتے ہیں۔

(۲) واقعہ ہے بھی یہی کہ جن لوگوں کو اپنی نجات کی فکر تک نہ ہو اور دل میں تحقیق حق  
کا اہتمام ہی نہ ہو۔ انہیں عقل کے مبادی سے بھی بہرہ ور کیے تسلیم کیا جائے۔

(۳) جو کوئی اپنی طرف سے حصول ہدایت کا اہتمام رکھتا ہے اس پر راہ ہدایت ضرور  
کھل جاتی ہے۔ (ماجد)

(۵) پ ۲۴ س ۳۹ - آیت ۵۵ :-

وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ  
أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (۵۵)

ترجمہ: اور اپنے پروردگار کی طرف سے اترے ہوئے اچھے اچھے حکموں پر چلو قبل اس  
کے کہ تم پر اچانک عذاب آپڑے اور تم کو اس کا خیال بھی نہ ہو۔

فصل ۱۵

## آداب قرآن

(۱) پ ۶ س ۶ - آیت ۶۸ :-

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ  
عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ط وَإِنَّمَا

يُنذِرُكَ الشَّيْطَانَ فَلَا تَقْعُدَ بَعْدَ الَّذِي كَرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ  
الظَّالِمِينَ (۶۸)

ترجمہ ۱۔ اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری نشانیوں کو مشغلہ بناتے ہوں تو ان سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر شیطان تجھے بھلائے تو یاد آ جانے کے بعد ایسے (ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ۔

تفسیر<sup>(۱)</sup> بخوضوں فی ایقتنا..... بالخصوص مراد قرآن ہے۔

(۲) خطاب یہاں عام ناظرین قرآن سے ہے۔

(۳) خوض۔ کے لفظی معنی بہوہ گوئی بے کار حجت نکالنے کے ہیں۔

(۴)..... بے دینیوں سے صحبت و اختلاط کی ہر صورت ناجائز ہے۔

(۵) محض یہود نسیان سے شرعیت نے جو مواخذہ اٹھا دیا ہے اس کی نظیر یہ آیت بھی

ہے۔ (ماجد)

(۲) پ ۹ س ۷۔ آیت ۲۰۴۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا  
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۲۰۴)

ترجمہ ۱۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگایا کرو اور خاموش رہا  
کرد تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

تفسیر<sup>(۱)</sup> علماء حنفیہ نے..... اس سے حالت نماز میں مقصدی کے لئے قرآنی سورہ  
فاتحہ کی ممانعت بھی نکالی ہے۔

(۲) انصات۔ ایسی خاموشی کو کہتے ہیں جو سننے ہی کی غرض سے اور بطور ادب ہو (ماجد)

(۳) پ ۱۴ س ۱۶۔ آیت ۱۹۸۔

فَإِذَا قُرِئَتِ الْقُرْآنُ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (۱۹۸)

ترجمہ :- تو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود (کے شر) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔

(۴) پ ۲۴ س ۵۶ - آیت ۵۹ :-  
لَا يَمَسُّكَ إِلَّا الْمَطَهَّرُونَ

ترجمہ :- جسے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا بجز پاکوں کے۔

تفسیر :- (۱) يَمَسُّكَ ضمیر لوح محفوظ کی طرف ہے (ماجد)

(۲) ..... بعض نے ضمیر قرآن کی طرف راجع کی ہے یعنی اس قرآن کو نہیں چھوتے

مگر پاک لوگ یعنی جو صاف دل اور پاک اخلاق رکھتے ہیں ..... یا اس قرآن کو نہ چھویں

مگر پاک لوگ یعنی بدون وضو کے ہاتھ لگاتا جائز نہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے (عثمانی)

## فصل ۱۶

# عظمت قرآن

(۱) پ ۱۹ س ۳۶ - آیت ۲۱۰ :-  
وَمَا تَنْزَلَتْ بِهِ الشَّيْطَانُ (۲۱۰) وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ  
وَمَا يَسْتَطِيعُونَ (۲۱۱) اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعُونَ (۲۱۲)

ترجمہ :- اور اس قرآن کو شیطان نے نہیں آئے اور وہ اس قابل اور نہ یہ

ان کے بس کی بات وہ تو روحی کے (سننے سے محروم کئے جا چکے ہیں۔

(۲) پ ۲۴ س ۵۶ - آیت ۴۴ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ :-

اِنَّكَ لَقَرَّانٌ كَرِيمٌ (۴۴) فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ (۴۸) لَّا  
يَمَسُّكَ إِلَّا الْمَطَهَّرُونَ (۴۹) نَزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِينَ (۵۰)

ترجمہ :- یہ ایک معزز قرآن ہے ایک محفوظ کتاب میں (پہلے سے درج) جسے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا بجز پاکوں کے اتارا ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے ۔

(۳) پ ۲۸ س ۵۹ - آیت ۲۱ -  
 لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا  
 مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ

ترجمہ :- اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تو اس کو دیکھتا کہ اللہ کے خوف سے دب جاتا پھٹ جاتا۔

تفسیر :- (مضامین قرآنی کی عظمت و ہیبت سے) یعنی قرآن مجید بجائے خود اس

درجہ موثر اور فاعل قوی ہے۔ (ماجد)

(۴) پ ۸۰ س ۸۰ - آیت ۱۱ تا ۱۶ -  
 كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۖ فَمِنْ شَاءَ ذَكَرْهَا ۗ (۱۱)  
 فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۖ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۗ (۱۲)  
 بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۗ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۗ (۱۶)

ترجمہ :- قرآن تو بس ایک نصیحت ہے سو جس کا جی چاہے اسے قبول کرے وہ

(ثبت) ہے معزز بلند پاک صحیفوں میں (جو) مکرم اور نیک لکھنے والوں کے ہاتھوں میں (رہتے) ہیں۔

تفسیر :- سفرۃ کرام بررۃ ..... مجازاً یہ اوصاف ان خادمان کے بھی ہو سکتے

ہیں جنہوں نے ابتداءً کتابت وحی کی۔ اور اس کے بعد سے اب تک قرآن کے بھی پھیلانے

میں لگے ہوئے ہیں۔ (ماجد)

(۵) پ ۳۰ س ۸۵ - آیت ۲۱ - ۲۲ -  
 بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۗ (۲۱) فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۗ (۲۲)

ترجمہ :- اصل یہ ہے کہ یہ بزرگی والا قرآن ہے لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)

## فصل ۱۷ تبلیغ

(۱۱) پ ۶ س ۵ - آیت ۶۷ -  
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ  
وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ  
مِنَ النَّاسِ ط

ترجمہ - اے (ہمارے) پیغمبر جو کہ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے  
اترا ہے یہ رسب (آپ) لوگوں تک پہنچا دیجئے۔ اور اگر آپ نے یہ نہ کیا تو آپ نے  
اللہ کا پیغام پہنچایا ہی نہیں۔ اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے رکھے گا۔  
تفسیر - (۱) ..... جو چیزیں وحیِ خفی کے ذریعہ سے رسول اللہ صلعم کو تعلیم ہوتی  
تھیں وہ بھی اس عموم میں شامل ہیں۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ نے کسی لطیف اور سچی بات اس موقع پر کہی ہے کہ اگر  
آپ نے کوئی سا بھی جزو قرآن کریم کا چھپایا ہوتا تو وہ یہی جزو ہوتا۔ (راجد)

(۲) پ ۷ س ۶ - آیت ۱۱۹ -  
وَأُوْحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَ كَوْمًا مِنْهُمْ بَلِّغْ ط

ترجمہ - اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی بھیجا گیا ہے کہ میں اس ذریعے سے تمہیں ڈراؤں اور اس کو جسے یہ پہنچے۔  
(۱) میں تبلیغ کی تقدیر کلام یوں سمجھی گئی ہے۔ من بلغہ القرآن، حذف ضمیر طوات  
سے بچنے کے لئے ہے۔

(۲) من بلغ - اس ذرا سے ڈرے سے دو باتیں نکل آئیں۔ ایک یہ کہ قرآن کا دائرہ  
صرف اس کے براہ راست اور اولین مخاطبین تک محدود نہیں رہے گا۔ دوسرے یہ



کہ اندازہ کا تعلق بھی انہی لوگوں سے ہے جن تک قرآن پہنچ چکا ہے۔ (ماجد)

(۳) پ، س ۶ - آیت ۱۵۱ -

وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا  
إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ وَّلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ  
لَّهُمْ يَتَّقُونَ (۱۵۱)

ترجمہ ۱- اور آپ اس (جو حاشدہ قرآن) کے ذریعہ سے انہیں ڈرائیے جو  
اندیشہ رکھتے ہیں اس امر کا کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس جمع کئے جائیں گے اس حال  
میں کہ ان کے حق میں نہ کوئی بددگار ہوگا نہ کوئی شفیع شاید کہ وہ ڈرنے لگیں۔ (ماجد)

(۴) پ، س ۶ - آیت ۱۹۲ -

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مَبْرُكٌ مُّصَدِّقٌ لِّلَّذِي  
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا

ترجمہ :- اور یہی کتاب ہے کہ ہم نے اس کو نازل کیا ہے برکت والی ہے۔ تصدیق  
کرنے والی ہے اس کی جو اس سے پہلے ہو چکی ہے۔ تاکہ آپ ڈرائیں ام القریٰ اور اس  
کے گرد والوں کو۔

تفسیر :- (۱) اُم القریٰ - اشارہ شہر مکہ کی جانب ہے۔ ومن حولها - یعنی

ساری دنیا کو۔

(۲) مبارک :- پہلی صفت قرآن مجید کی یہ ارشاد ہوئی ہے کہ یہ ایک مبارک کتاب

ہے اس سے خلق جنسا چاہے بہ قدر اپنے ظنون و سمات کے استفادہ کرے۔

(۳) فخر رازی اس آیت کے ذیل میں جو اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں وہ ہمیشہ نقل ہونے

کے قابل ہے :- اس کتاب کا مصنف محمد بن عمر رازی کہتا ہے کہ میں نے بہت سے علوم حاصل

کئے نقلی بھی اور عقلی بھی لیکن کسی علم سے بھی مجھے دین و دنیا میں وہ خیر و سعادت نہ محسوس ہوئی

جو اس علم (قرآن) کی خدمت سے جاہل ہوئی۔

(۴) سوال یہ رہ جاتا ہے کہ مکہ کا یہ نام اُمّ القریٰ (جس کے لفظی معنی بستیوں کے مرکز کے ہیں) پڑا کیوں؟ ..... بعض نے کہا کہ اس لئے کہ قدیم جغرافیہ کے لحاظ سے یہ زمین کے عین وسط میں واقع تھا۔ کسی نے کہا اس لئے کہ اس وقت حجاز خصوصاً اس کا یہ شہر دنیا کی تہذیبوں کا سنگم تھا۔ یعنی اس کے ایک بازو میں مصری۔ رومی۔ یونانی تہذیب تھی اور دوسرے بازو میں سکدرانی۔ ایرانی و ہندی تمدن۔ کسی نے کہا کہ اس لئے کہ آج بھی دنیا کے تین بڑے براعظموں ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ کا سرراہہ عین ساحل حجاز سے پھوٹتا ہے۔ (راجد)

(۵) پ ۸ س ۷ - آیت ۲ -

كِتَابٌ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ  
لِيُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ (۲)

ترجمہ ۱۔ (یہ) ایک کتاب ہے آپ پر نازل کی گئی کہ آپ اس کے ذریعہ سے (لوگوں کو) ڈرائیں سو آپ کے دل میں اسے (بالکل) تنگی نہ ہو اور وہ (صحیح) ہے ایمان والوں کے لئے۔

(۶) پ ۹ س ۷ - آیت ۱۶۶ -

..... فَأَقْصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (۱۶۶)

ترجمہ ۱۔ سو آپ بیان کیجئے (یہ) حالات شاید کہ لوگ سوچیں۔

تفسیر۔ یہاں یہ صاف کر دیا کہ مقصود کسی زرد متعین کی تاریخ یا سیرت کو سنانا نہیں

بلکہ کل منکرین مکہ ہیں۔ مرتدین کی حالت پر آگاہ کرنا اور اس سے عبرت دلانا ہے۔ (راجد)

(۷) پ ۱۳ س ۱۲ - آیت ۵۲ -

هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنذِرَ رُوَابِهِمْ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّ مَا  
هُوَ إِلَهُ وَوَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولَٰئِكَ لِيَأْتِيَهُمْ آيَاتُنَا (۵۲)

ترجمہ ۱۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے ایک پیام ہے اور تاکہ اس کے ذریعہ سے ڈرائے

جائیں اور تاکہ یقین کر لیں کہ وہی ایک خدا ہے اور تاکہ اہل ہنم نصیحت حاصل کریں۔  
 تفسیر۔ (۱) لانا س ناس کا عموم لائق لحاظ ہے یعنی یہ پیام ہدایت ساری نوع انسان  
 کے لئے ہے کسی خاص قوم یا ملک کے لئے نہیں۔  
 (۲) لید کر اور اولوالالباب۔ آیت سے ادھر بھی اشارہ ہو گیا کہ انسان کو درجہ شرف و  
 فضیلت جو کچھ بھی حاصل ہے وہ عقل اور اس کے صحیح استعمال ہی سے ہے۔ (ماجد)

### فصل ۱۸

## اوصاف قرآن حکیم

(۱) صفت "برکت"

(۱) پ ۷ س ۶ - آیت ۹۲۔

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبْرَكٌ

اور یہی کتاب ہے کہ ہم نے اس کو نازل کیا ہے برکت والی ہے۔  
 تفسیر۔ پہلی صفت قرآن مجید کا یہ ارشاد ہوئی کہ یہ ایک مبارک کتاب ہے۔ اس سے خلق  
 جتنا چاہے بہ قدر اپنے طرف و بہت کے استفادہ کرے۔۔۔۔۔ فخر رازی نے آیت کے ذیل میں ذاتی  
 تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔۔۔۔۔ کسی علم سے بھی مجھے دین و دنیا میں وہ خیر و سعادت نہ محسوس  
 ہوئی جو اس علم (قرآن) کا خدمت سے حاصل ہوئی۔ (ماجد)

(۲) پ ۷ س ۶ - آیت ۱۵۵۔

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبْرَكٌ

اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا ہے (خیر و) برکت والی ہے۔  
 تفسیر۔ یعنی یہی قرآن جس کی برکتیں قیامت تک منقطع ہونے والی نہیں۔ اور برکت

کے تحت میں خیر دینی و خیر دنیوی دونوں آگئیں۔ (ماجد)

(۳) پ ۲۱ س ۲۱ - آیت ۱۵۰ -

وَهَذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنْزَلْنَاهُ

اور یہ (قرآن) ایک برکت والی (کتاب) نصیحت ہے کہ ہم نے اس کو اتارا ہے۔

تفسیر: مبارک یعنی جس کا نفع بہت کثیر ہے۔ (ماجد)

(۴) پ ۲۳ س ۳۸ - آیت ۱۲۹ -

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ

یہ (قرآن) ایک بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل کیا ہے۔

(۲) صفت "بشارت"

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۹۷ - هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ (۹۷)

اور ہدایت ہے اور ایمان والوں کے لئے خوشخبری ہے

(۲) پ ۱۶ س ۱۶ - آیت ۱۸۹ - وَهَدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ

اور مسلمانوں کے حق میں ہدایت اور رحمت اور بشارت

(۳) پ ۱۶ س ۱۶ - آیت ۱۰۲ - ..... وَهَدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کے حق میں ہدایت و بشارت بن جائے۔

(۴) پ ۱۹ س ۲۴ - آیت ۱۲ - هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ

ہدایت و بشارت ایمان والوں کے لئے

(۵) پ ۲۲ س ۲۱ - آیت ۱۲ - ..... بِشِيرًا وَنَذِيرًا

بشارت دینے والا اور ڈرانے والا

## (۳) صفت "بصیرت"

(۱) پ ۹ س ۷ - آیت ۲۰۳ -  
 ..... هَذَا بَصَائِرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ  
 لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (۲۰۳)

یہ دلیلیں ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔

(۲) پ ۲۵ س ۳۵ - آیت ۲۰۴ -  
 هَذَا بَصَائِرٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ  
 یہ (قرآن) لوگوں کے لئے دانشمندیوں (کا سبب) اور ہدایت (کا ذریعہ) ہے اور یقین لانے والوں کے لئے بڑی رحمت ہے۔

## (۴) بدون (بغیر) کجی

(۱) پ ۱۵ س ۱۸ - آیت ۱۱ -  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىٰ عَبْدِكَ الْكِتَابَ وَلَهُ  
 يَجْعَلُ لَكَ عِوَجًا ۙ

ترجمہ: ساری خوبی اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ (خاص) پر کتاب نازل کی اور اس میں (ذرا) کجی نہیں رکھی۔

تفسیر: اس میں ہر قسم اور ہر درجہ کے عیب سے نفی آگئی یعنی ایسی کتاب جو ہر پہلو اور ہر جہت سے کامل و جامع - پاکیزہ و اجمل ہے نہ کہیں مبالغہ شاعرانہ - نہ عبارت میں کہیں سے تناقص نہ عقائد میں کوئی پہلو و مزیت اور پراسرار ہونے کا ہے - ہر بیان مدلل - ہر حکم

واضح۔ اس حقیقت پر اپنوں ہی کی نہیں غیروں کی شہادتیں موجود ہیں کہ دین اسلام کے اندر کسی قسم کا ایٹھ بیٹھ، کوئی کچی، انحراف اور افراط تقریباً نہیں۔ (ماجد)

(۲) پ ۲۳ س ۳۹ - آیت ۲۲۸ -

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (۲۸)

قرآن واضح جس میں کوئی کچی نہیں تاکہ لوگ ڈرتے رہیں۔

تفسیر۔ قرآناً۔ یہاں وصف القرآن کا بیان ہوا کہ وہ ایک پڑھی جانے والی چیز ہے چنانچہ قیامت تک سجدوں میں پڑھا جائے گا محرابوں میں سنایا جائیگا گھروں میں اور مدرسوں میں اس کی تلاوت ہوتی رہے گی۔۔۔۔۔ منکروں کا بیان ہے کہ قرآن دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والی کتاب ہے۔

(انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا مقالہ قرآن طبع یازدہم)

عَرَبِيًّا یعنی فصیح و بلیغ واضح۔

غیر ذی عوج۔ یعنی جس کے اندر کسی طرح کی کچی نہیں نہ لفظی نہ معنوی (ماجد)

(۵) باطل کو دخل نہیں

پ ۲۲ س ۲۱ - آیت ۲۲ -

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ (۲۱) لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ وَتَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (۲۲)

سو وہ بڑی معزز کتاب ہے۔ اس میں باطل نہ آگے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے دیکھ

کلام) نازل ہوا ہے (خدائے) باحکمت و پر حمد کی طرف سے۔

تفسیر۔ اس کتاب آسمانی میں کسی پہلو اور کسی جہت سے بھی تحریف و تبیس کا امکان

نہیں بعض علمائے۔۔۔۔۔ یہ نکتہ بھی نکالا ہے کہ اس طرح قرآن سے تمسک کر کے نوالے

بھی باطل سے محفوظ رہتے ہیں۔ (ماجد)

## (۶) بزرگ با عظمت

پ ۳۰ س ۸۵ - آیت ۲۱ - ۲۲ -  
 بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ (۲۱) فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (۲۲)  
 اصل یہ ہے کہ یہ بزرگی والا قرآن ہے۔ لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)

## (۷) وصف "حق"

(۱) پ ۳ س ۳ - آیت ۱۳ -  
 نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ (۳)

اس نے (یہ) کتاب آپ پر نازل کی ہے قطعیت کے ساتھ .....  
 تفسیر - (۱) نزل کا مصدر تنزیل۔ یہ لفظ قرآن مجید کے لئے بکثرت آیا ہے۔  
 یہ خلاف انزال (مصدر انزال) کے جو عموماً دوسری کتب آسمانی کے لئے آیا ہے۔ تنزیل میں  
 تدریج اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نازل ہونے کا تخیل ..... موجود ہے۔  
 (۲) بالحق۔ حق کے تحت میں حکمت بھی داخل ہے اور راستی بھی اور قوت دلائل بھی  
 اور یہ لفظ نزل کے مقابل ہے۔ (ماجد)

(۲) پ ۱۱ س ۱۰ - آیت ۱۰۸ -  
 قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ  
 ترجمہ - آپ کہہ دیجئے اے لوگو تمہارے پاس حق تمہارے پروردگار کی طرف  
 سے پہنچ چکا۔

تفسیر - یعنی یہی پیام قرآنی اور وحی الہی - (ماجد)  
 (۳) پ ۱۳ س ۱۳ - آیت ۱۷ - ... وَالَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكَ

## مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ ...

ترجمہ:- اور جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے وہ  
ربانکل، سچ ہے۔

(۴) پ ۱۳ س ۱۳- آیت ۱۹- اَفَمِنْ يَعْلَمُ انَّمَا اُنزِلَ اِلَيْكَ  
مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ مَن هُوَ اَعْمٰی

ترجمہ:- کیا جو شخص یقین رکھتا ہے کہ آپ پر جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف  
سے نازل ہوا ہے حق ہی ہے وہ اسکی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے۔

(۵) پ ۲۲ س ۳۴- آیت ۶:-

وَيُرِي الَّذِينَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِي اُنزِلَ اِلَيْكَ  
مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقُّ لَا يَهْدِي اِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ  
الْحَمِيدِ (۶)

ترجمہ:- اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ اس قرآن کو جو آپ پر آپ کے پروردگار  
کی طرف سے اتارا گیا ہے سمجھتے ہیں کہ وہ حق ہے اور وہ راستہ بتاتا ہے غلبہ والے قابل  
حمد و خدا، کا۔

(۶) پ ۲۴ س ۳۹- آیت ۲۱:-

اِنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

(۷) سَنُرِيهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاَفَاقِ وَفِي الْاَنْفُسِ هُمْ حَتَّى  
يَتَّبِعْنَ لَهُمْ اِنَّهُ الْحَقُّ ط پ ۲۵ س ۴۱- آیت ۵۲

ترجمہ:- ہم عقرب ان کو اپنی نشانیاں (اسی) دنیا میں دکھائیں گے اور خود ان  
کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل کر رہیں گے کہ یہ (قرآن) حق ہے۔



## (۸) حسرت

پ ۲۹-س ۶۹-آیت ۵۰۔

وَاِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلٰى الْكٰفِرِيْنَ ۵۰

اور یہ (قرآن) کافروں کے حق میں موجب حسرت ہے۔

تفسیر یعنی خدا سے ڈرنے والے اس کلام کو سن کر نصیحت حاصل کریں گے اور جن کے

دل میں ڈر نہیں وہ جھٹلائیں گے لیکن ایک وقت آنے والا ہے کہ یہ ہی کلام اور ان کا یہ جھٹلانا سخت

حسرت و پشیمانی کا موجب ہوگا اس وقت پچھتائیں گے کہ افسوس کیوں ہم نے سچی بات کو جھٹلایا تھا

جو آج یہ آفت دیکھنی پڑی۔ (عثمانی)

## (۹) وصف "حکمت"

(۱) پ ۱۰-س ۱۰-آیت ۱۱۔

اَلرَّفِ تٰذٰکَ اٰیٰتِ الْکِتٰبِ الْحٰکِمِ ۱۱

الف لام۔ را۔ یہ پُر حکمت کتاب کا آیتیں ہیں۔

(۲) پ ۳۶-س ۳۶-آیت ۱-۲

یٰس ۱۱، وَالْقُرْآنِ الْحٰکِمِ ۱۲

یا سیں۔ قسم ہے قرآن پُر حکمت کی۔

## (۱۰) وصف "رحمت"

(۱) پ ۶-س ۶-آیت ۱۵۷۔

فَقَدْ جَاءَكُمْ بَیِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۱۵۷

ترجمہ۔ اب تو آپ کی تمہاری پاس تمہاری پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل اور

ہدایت ہے اور رحمت ہے۔

(۲) پ ۸ س ۷ - آیت ۵۲ -

وَلَقَدْ جُنَّوْهُمْ بِكُتُبٍ فَصَلَّوْا عَلٰی عَلِيمٍ هُدًى وَرَحْمَةً  
تَقْوَمِ رِیُّوْمِنُوْنَ (۵۲)

ترجمہ - اور ہم نے ان کے پاس (ایسی) کتاب پہنچا دی ہے جسے ہم نے علم کے ساتھ خوب

کھول دیا ہے ان لوگوں کے حق میں بطور ہدایت و رحمت کے جو ایمان رکھتے ہیں۔

(۳) پ ۹ س ۷ - آیت ۲۰۳ - دیکھو بصیرت - صفت نمبر ۱۳ -

(۴) پ ۱۱ س ۱۰ - آیت ۱۵۷ -

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَ  
شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (۵)

ترجمہ - اے لوگو! بالیقین تمہارے پاس نصیحت تمہارے پروردگار کے پاس

سے آگئی ہے اور شفا بھی (ان بیماریوں کے لئے) جو سینہ میں ہوتی ہیں اور ایمان

والوں کے حق میں ہدایت اور رحمت۔

تفسیر - (الف) یہاں قرآن مجید کے چار اوصاف بیان ہوئے۔ موعظتہ

شفاء۔ ہدای۔ رحمۃ۔ تنبیہ ان کی عظمت کے اظہار کے لئے ہے۔

(ب) ... نفس انسانی کے لئے حصول کمال میں چار مرتبہ یا منزلیں ہیں۔ اور

ان میں سے ہر لفظ ایک ایک مرتبہ یا منزل کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔

(۱) پہلا مرتبہ تہذیب ظاہر کا یعنی معاصی سے اور اعمال بد سے بچنے کا ہے موعظتہ

اسی مقصد کے لئے ہوتا ہے۔ (۲) دوسرا مرتبہ تہذیب باطن کا یعنی اخلاق ذمیرہ و عقائد

فاسدہ سے بچنے کا ہے۔ (۳) تیسرا مرتبہ عقائدِ حقہ و اخلاقِ فاضلہ سے آراستہ ہونے کا

ہے۔ یہ منزل ہدای کی ہے۔ (۴) چوتھا مرتبہ انوار الہی سے جگمگاٹھنے کا ہے اور حاصل ہے

مقام رحمت کا۔

(ج) یا ایہا الناس..... مخاطب ساری دنیا ہے کوئی مخصوص قوم و ملک نہیں۔

(د) موعظۃ یعنی ایسی کتاب جو برائیوں سے روکنے اور نیکیوں کی ترغیب کے

لئے ایک مکمل نصیحت نامہ ہے۔

(لا) شفاءً علمانی صدقہ یعنی ایسی کتاب کہ اگر اس کی ہدایتوں پر عمل ہو تو ہر قسم کے امراض

قلب اور عوارض باطن کو خواہ وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی شفا ہو جائے۔

(و) للمؤمنین کی قید اس لئے کہ مؤمنین ہی تو اسکی ان صفات سے استفادہ کریں گے۔ (ماجد)

(۵) پ ۱۳ س ۱۲ - آیت ۱۱۱ :-

مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصَدِّيقًا الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۱۱۱)

ترجمہ :- (قرآن) کوئی گڑھی ہوئی بات تو ہے نہیں یہ تو تصدیق کرنے والا ہے اس کا

جو اس کے قبل (نازل) ہو چکا ہے اور تفصیل (کرنے والا) ہے ہر چیز کا اور ایمان والوں

کے حق میں ہدایت و رحمت ہے۔

تفسیر :-..... چنانچہ اصل دین کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو براہ راست یا بالواسطہ

قرآن مجید میں نکل آئے۔ (ماجد)

(۶) پ ۱۴ س ۱۶ - آیت ۶۴ :- وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا تَبَيِّنَ

لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۶۴)

ترجمہ :- اور ہم نے آپ پر کتاب بس اسی لئے نازل کی ہے کہ جس امر میں یہ لوگ اختلاف

کر رہے ہیں آپ اس کو ان پر واضح کر دیں نیز ایمان والے لوگوں کی ہدایت و رحمت کی غرض

سے۔ تفسیر :- اس حقیقت کو صاف کر دیا کہ پیغمبر کا منصب سن و عن پیام پہنچا دینے کا

نہیں بلکہ اس کی شرح و ترجمانی کر دینے کا بھی ہے۔

(۷) پ ۱۴ س ۱۶ - آیت ۱۸۹ -

..... وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَ  
رَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (۱۸۹)

ترجمہ:- اور ہم نے آپ پر کتاب اتاری ہے ہر بات کھول دینے والی اور مسلمانوں  
کے حق میں ہدایت اور رحمت اور بشارت۔

تفسیر:- تیبیاناً لکل شیء (الف)..... مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا  
تعلق اعتقاد اور عمل سے ہے..... سارے اجزا جمالیاً یا تفصیلاً اس کے اندر آگئے۔  
(ب) رسول اللہ صلعم نے جن دقائق احکام کی تشریح کی ہے وہ سب کتاب اللہ  
ہی سے ماخوذ ہے اور اسی لئے نبی کا حکم بھی خدا ہی کا حکم سمجھا گیا ہے۔ (ماجد)

(۸) پ ۱۵ س ۱۷ - آیت ۸۲ -

وَنُزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ  
لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے حق میں شفا اور  
رحمت ہیں۔ شفاء یعنی عقائد فاسد اور اعمال فاسد سے نجات۔ رحمۃ یعنی احکام الہی  
پر عمل خود رحمت الہی کا جذبہ ہو جائے گا۔

(۹) پ ۲۷ س ۲۷ - آیت ۷۷ -

وَإِنَّكَ لَهْدَىٰ وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ (۷۷)

اور بیشک وہ ایمان والوں کے حق میں ہدایت و رحمت ہے۔

تفسیر:- مفسر تھانوی نے کہا کہ ہدایت باعتبار طاعات کے اور رحمت بلحاظ ثمرات کے۔ ماجد

(۱۰) پ ۲۱ س ۲۹ - آیت ۱۵۱ -

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

إِنِّي ذِيكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرِي لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۵۱)

ترجمہ - کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ کے اوپر کتاب نازل کی ہے جو ان کو سنائی جاتی رہتی ہے بلاشبہ (اسی کتاب) میں بڑی رحمت اور نصیحت ہے ایمان والے لوگوں کے لئے۔

(۱۱) پ ۳۱ س ۳۱ - آیت ۱ - ۲ - ۳ -

الْم ۱۱ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۱۲ هُدًى وَ  
رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ (۱۳)

الف - لام - میم - یہ آیتیں ہیں ایک پر حکمت کتاب کی جو ہدایت و رحمت ہے

نیک کاروں کے حق میں۔

(۱۲) پ ۲۵ س ۲۵ - آیت ۱۲۰ -

هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (۱۳)

یہ (قرآن) لوگوں کے لئے دانشمندیوں کا سبب اور ہدایت کا ذریعہ ہے اور

یقین لانے والوں کے لئے بڑی رحمت ہے۔

(۱۱) وصف "روشن دلیل"

پ ۶ س ۶ - آیت ۱۵۷

..... فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَاتٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ.....

سوا اب تو آپ کی تمہارے پاس تمہارے پروردگار کا طرف سے ایک روشن دلیل

اور ہدایت ہے اور رحمت ہے۔

(۱۲) وصف "شفاء"

(۱) پ ۱۱ س ۱۰ - آیت ۵۷ - ملاحظہ ہو وصف رحمت ۱ -

(۲) پ ۱۵ س ۱۴ - آیت ۸۲ - ملاحظہ ہو وصف رحمت -

(۳) پ ۲۲ س ۴۱ - آیت ۴۲ -

قُلْ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغُرَابَ وَ يَهْدِي السُّبُلَ وَ يَهْدِي السُّبُلَ وَ يَهْدِي السُّبُلَ

آپ کہہ دیجئے کہ یہ (قرآن) ایمان والوں کے لئے ہدایت و شفا ہے۔

### (۱۱۳) وصف "فصح"

(۱) پ ۱۲ س ۱۲ - آیت ۱۲ -  
 اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۱)

بیشک ہم نے اتارا ہے قرآن فصیح تاکہ تم اسے سمجھو۔

تفسیر - (۱) خطاب سارے انسانوں کو ہے نہ کہ صرف اہل عرب کو۔

(۲) عربی کے معنی فصاحت سے بیان کرنے والے اور خود کلام فصیح اور واضح کے ہیں۔

(۳) خود عرب کا نام عرب اس لئے پڑا کہ وہ زبان فصیح کے مالک تھے۔

(۲) پ ۱۶ س ۱۶ - آیت ۱۰۳ -

..... وَ هَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ

اور یہ (کلام) تو فصیح عربی زبان میں ہے۔

(۳) پ ۲۰ س ۲۰ - آیت ۱۱۳ -

وَ كَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا.....

اور اس طرح اسے (قرآن) واضح کر کے نازل کیا

تفسیر - قرآن عَرَبِيًّا یعنی قرآن واضح فصیح (ناجد)

(۴) پ ۱۹ س ۲۶ - آیت ۱۱۳ - لِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ -

صاف عربی زبان میں

(۵) پ ۲۳ س ۳۹ - آیت ۲۸ -

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ

قرآن واضح جس میں کوئی کجی نہیں

(۶) پ ۲۴ س ۴۱ - آیت ۱۳ -

قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (۳)

فصح قرآن (جو نافع ہے) دانشمند لوگوں کے لئے۔

(۷) پ ۲۵ س ۴۲ - آیت ۱۷ -

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا.....

یہ قرآن عربی میں وحی کیا گیا ہے۔

(۸) پ ۲۶ س ۴۶ - آیت ۱۲ -

وَهَذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا

اور یہ کتاب اس کی تصدیق کرنے والی ہے عربی زبان میں ہے۔

تفسیر۔ اس میں اشارہ کلام مجید کی فصاحت و وضاحت کی طرف بھی آگیا۔

### (۱۴) وصف فرقان

پ ۳ س ۳ - آیت ۴ -

..... وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ هُ

اور اس نے فرقان کو اتارا۔

تفسیر۔ (۱) محققین کی اکثریت اس طرف گئی ہے کہ اس سے مراد قرآن ہے۔ (ماجد)

(۲) فرقان بمعنی حق و باطل کو جدا جدا کرنا..... اس کا استعمال بمعنی ناعلیٰ حق و

باطل کے درمیان امتیاز کر دینے والی چیز (قاسم)

## (۱۵) وصف "قول فیصل"

پ ۳ - س ۸۶ - آیت ۱۳ :-

إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ (۱۳)

کہ یہ (قرآن) ایک قول فیصل ہے

تفسیر :- قول فیصل حق اور باطل کے باب میں بھی - اور قول فیصل اپنے ثبوت اعجاز

کے اعتبار سے بھی۔ (ماجد)

## (۱۶) صفت "مصدق"

پ ۱ - س ۲ - آیت ۲۱ :-

وَأَمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا  
أَوَّلَ كَافِرِينَ بِهِ ..... (۲۱)

ترجمہ :- اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے (اب) نازل کی ہے تصدیق کرتی ہوئی اس

(کتاب) کی جو تمہارے پاس ہے اور مت بنو اس کے ساتھ اولین کفر کرنے والے

تفسیر :- ما انزلت - اشارہ ہے قرآن کی طرف

ما معکم - اشارہ ہے تورات کی طرف

منوٹ :- اس مضمون کی منجملہ متعدد آیات کے صحت ایک آیت تحریر کرنے پر انفا کی گئی ہے

## (۱۷) وصف "نصیحت"

پ ۲ - س ۳ - آیت ۱۳۸ :-

هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ (۱۳۸)

یہ ایک اعلان ہے دسارے لوگوں کے لئے اور ڈرنے والوں کیلئے ہدایت و نصیحت ہے۔



(۳) پ ۶ س ۶ - آیت ۱۹۰ -

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

(ترجمہ تھانوی) یہ (قرآن) تو صرف تمام جہان والوں کے واسطے ایک نصیحت ہے۔

(۳) پ ۷ س ۷ - آیت ۱۲ -

..... وَذِكْرٌ لِلْمُؤْمِنِينَ

(اور یہ) نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے۔

(۴) پ ۱۱ س ۱۰ - آیت ۵۷ - دیکھو رحمت

(۵) پ ۱۲ س ۱۲ - آیت ۱۰۴ -

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

یہ (قرآن) تو بس ایک نصیحت ہے دنیا جہان کے لئے۔

(۶) پ ۱۶ س ۲۰ - آیت ۱۳ -

إِلَّا تَذَكَّرَ لِمَنْ يَخْشَى

بلکہ یہ تو نصیحت ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہو۔

(۷) پ ۱۸ س ۲۴ - آیت ۱۳۴ -

وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

اور خدا سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت

(۸) پ ۲۱ س ۲۹ - آیت ۱۵۱ - دیکھو صفت "رحمت"

(۹) پ ۲۳ س ۳۶ - آیت ۱۶۹ -

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ (۶۹)

(۱۰) یہ (قرآن) تو ایک نصیحت اور کھلی ہوئی آسمانی کتاب

ہے۔

(۱۰) پ ۲۳ س ۳۸ - آیت ۱۱ -  
 ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ (۱۱)

صار۔ قسم ہے قرآن نصیحت والے کی۔

(۱۱) پ ۲۳ س ۳۸ - آیت ۱۸۷ -  
 اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِيْنَ -

یہ (قرآن) تو دنیا جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

(۱۲) پ ۲۸ س ۶۵ - آیت ۱۰ -  
 قَدْ اَنْزَلَ اللهُ اَيْكُمْ ذِكْرًا (۱۰)

اللہ نے تمہارے پاس نصیحت نامہ اتارا۔

(۱۳) پ ۲۹ - س ۶۹ - آیت ۱۲۸ -  
 وَاِنَّهٗ لَتَذْكُرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۲۸)

اور یہ (قرآن) بیشک نصیحت ہے متقیوں کے لئے۔

(۱۴) پ ۲۹ س ۷۲ - آیت ۵۴ -  
 كَلَّا اِنَّهٗ تَذْكُرَةٌ (۵۴) فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ (۵۵)

بلکہ یہ (قرآن ہی کافی) نصیحت ہے۔ سو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔

(۱۵) پ ۲۹ س ۷۶ - آیت ۱۲۹ -  
 اِنَّ هٰذِهِ تَذْكُرَةٌ (۱۲۹) فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ  
 سَبِيْلًا (۲۹)

یہ (بیان) نصیحت ہے سو جو کوئی چاہے اپنے پروردگار کی طرف رشتہ اختیار کرے۔

(۱۶) پ ۳۰ س ۸۰ - آیت ۱۱ - ۱۲ -  
 كَلَّا اِنَّهٗا تَذْكُرَةٌ (۱۱) فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ (۱۲)

قرآن تو بس ایک نصیحت ہے سو جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے۔

(۱۷) پ ۳۰ س ۸۱ - آیت ۱۲۷۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

بس یہ تو ایک نصیحت نامہ ہے دنیا جہان والوں کے لئے۔

(۱۸) وصف "نذیر"

پ ۲۴ س ۲۱ - آیت ۱۲۸۔

حَمْرٌ ۱۱ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (۲) كِتَابٌ  
فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (۳)  
بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ وَأَلَّيْمُونَ (۴)

ح۔ میم (یہ کلام) رحمن و رحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں  
کھول کر بیان کی گئی ہیں یعنی فصیح قرآن (جو نافع ہے) دانشمند لوگوں کے لئے (انھیں) بشارت دینے  
والا اور ڈرانے والا۔ ایک ہی ان میں سے اکثر نے روگردانی کی سو وہ سنتے ہی نہیں۔

(۱۹) وصف "نور"

(۱) پ ۶ س ۴ - آیت ۱۷۴۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ  
وَأَنْزَلْنَا لَكُمْ نُورًا مِّبِينًا (۱۷۴)

اے لوگو تمہارے پاس یقیناً ایک دلیل تمہارے پروردگار کے پاس سے آچکی ہے اور ہم  
تمہارے اوپر کھلا ہوا نور اتار چکے

تفسیر۔ نور یعنی قرآن مجید۔ (باجد)

(۲) پ ۹ س ۷ - آیت ۱۷۷۔

..... قَالِذِينَ أَنْوَابِهِمْ وَعَزَّزْدُهُمْ وَأَنْصَرُّوهُمْ

وَاتَّبِعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

سو جو لوگ اس (نبی) پر ایمان لائے اور اس کا ساتھ دیا اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے سو یہی لوگ تو ہیں (پوری) فلاح پانے والے۔

تفسیر: نازل شدہ نور سے مراد ہے قرآن و سنت (ماجد)

(۳) پ ۲۵ س ۲۲ - آیت ۵۲

..... وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ  
نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۗ

لیکن ہم نے اس (قرآن) کو نور بنا دیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہم ہدایت کرتے ہیں

بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں۔

(۴) پ ۲۸ س ۶۴ - آیت ۸۔

فَاٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۗ وَالنُّوْرَ الَّذِيْ اَنْزَلْنَا

تو اب اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر بھی جو ہم نے نازل

کیا ہے۔

(۲۰) صفت واضح

(۱) پ ۵ س ۵ - آیت ۱۵۔

..... قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۔

بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے۔

(۲) پ ۱۳ س ۱۵ - آیت ۱۔

الرَّتْفِ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرٰنٍ

مُبِيْنٍ (۱)

الف۔ لام۔ را۔ یہ کتاب (کامل) کی اور قرآن واضح کی آیتیں ہیں۔

(۴) پ ۱۹ س ۲۷ - آیت ۱ -  
 طس تف تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ (۱)

طا۔ سین۔ یہ آیتیں ہیں قرآن اور ایک واضح کتاب کی۔

(۵) پ ۲۸ س ۲۸ - آیت ۱۲ -  
 تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ (۲)

یہ کتاب واضح کی آیتیں ہیں۔

### (۲۰) وصف "ہدایت"

(۱) پ ۲ س ۲ - آیت ۱ - ۱۲ -  
 اَلَمْ يَهْدِ لَكُمْ الْكِتَابَ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى  
 لِلْمُتَّقِينَ (۱)

الف۔ لام۔ میم۔ یہ کتاب دکھ کوئی شبہ اس میں نہیں ہدایت ہے (المدس)

ڈر رکھنے والوں کے لئے۔

تفسیر۔ ہدائی۔ قرآن مجید کے مطالعہ کے وقت اس کا یہ اپنا بتایا ہوا وصف

اول ہی سے خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ وہ کوئی تاریخ کا دفتر نہیں کہ اس میں

سنہ وار ترتیب کے ساتھ کچھلے زمانہ کے واقعات درج ہوں۔ کوئی سائنس کی کتاب

نہیں کہ علوم طبیعی و ریاضی کے مسائل کا حل اس کے اوراق میں ڈھونڈنا چاہئے۔ کوئی

فلسفہ کا مقالہ نہیں کہ اس کے پڑھنے والے اشتراقیوں۔ مشائیوں۔ یونانیوں اور ہندیوں کے

ظنون اور نظریات میں الجھے رہیں۔ افسانہ اور محاضرات کی کتاب نہیں کہ پڑھنے والے

اسے تفریح اور دل بہلانے کے لئے پڑھیں۔ اس کی اصل اور بنیاد کی حیثیت صرف یہ ہے

کہ وہ ہدایت نامہ ہے۔ دستور حیات ہے۔ مگر مفصل نقشہ زندگی ہے

..... اس سے نفع صرف وہی لوگ حاصل کریں گے جن کے اندر حق کی طلب اور تلاش ہے۔ اور جن کا ضمیر زندہ ہے۔ آفتاب اپنی جگہ عالم تاب سہی۔ لیکن جن کی بصارت ہی ضائع ہو چکی ان کے لئے تیز سے تیز شعاع بیکار ہے۔ زمین اگر مردہ ہے تو اس کے حق میں بڑی سے بڑی بارش بے اثر ہے۔ غذا بہتر سے بہتر بھی ہیضہ کے مریض کے لئے لا حاصل ہے..... قرآن مجید سے استفادہ کے لئے اولین شرط دل کے اندر کا تقویٰ ہے۔ (ماجد)

نوٹ ۱۔ اس موقع پر لفظ تقویٰ کے لغوی لفظی معنی لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو حسب ذیل ہے۔

(۱) تقویٰ۔ ع۔ بفتح تا و د او ڈ زنا۔ خوف کھانا۔ پارستانی۔ پرہیزگاری۔ فارسی میں بکر بھی مستعمل ہے۔ (لغات فارسی۔ لالہ رام لال)

(۲) تقویٰ بچنا۔ پرہیزگاری۔ اسم مصدر ہے اتقار سے۔ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں تقویٰ کے اصل معنی ہیں نفس کو خوف کی چیز سے بچانا پھر مجازاً لکھی خوف بول کر تقویٰ اور تقویٰ کہہ کر خوف بھی مراد لیا جاتا ہے۔ اصطلاح شرع میں تقویٰ کہتے ہیں گناہ کی بات سے نفس کی حفاظت کو..... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ترجمہ۔ حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام بھی (لیکن حرام کے پاس پھٹکنے سے بھی بچنا چاہیے) کیونکہ جو شخص محفوظ چراگاہ کے قریب اپنے جانور چرائے گا وہ اس میں داخل ہو سکتا ہے۔ (قاموس)

(۳) جس کو حالت "احتیاط" سے تعبیر کیا جاتا ہے اسی کو قرآن "تقویٰ" سے تعبیر کرتا ہے۔ متقی ایسا آدمی جو اپنے فکر و عمل میں بے پردا نہیں ہوتا ہر بات کی درستگی کے ساتھ سمجھنے اور کرنے کی کھٹک رکھتا ہے برائی اور نقصان سے بچنا چاہتا ہے..... قرآن کہتا ہے ایسے ہی لوگ تعلیم حق سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور کامیاب ہو سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ تقویٰ کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا (ترجمہ) تم کبھی ایسے راستے میں نہیں چلے جس میں کانٹے ہوں؟ فرمایا ہاں۔ کہا "فما عملت" اس حالت میں تم نے کیا کیا۔

سنرایا (ترجمہ) میں نے کوشش کی کہ کانٹوں سے بچ کر نکل جاؤں۔ کہا "فَذَاكَ التَّقْوَىٰ"  
یہی تقویٰ کا حقیقت ہے۔ (آزاد)

نہوٹے، اس صفت "ہدایت" کا ذکر میرے سرسری شمارے کے مطابق کم و بیش ۲۰ آیات  
میں آیا ہے۔ منجملہ ان کے تین آیات میں صرف صفت ہدایت کا ذکر ہے باقی ۱۷ آیات میں دیگر صفت  
کے ساتھ صفت ہدایت کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ جن آیات میں صرف ہدایت کا ذکر ہے ان میں ایک  
آیت سطور بالا کے شروع میں لکھی گئی ہے۔ باقی دو آیات حسب ذیل ہیں۔

(۲) پ ۱۷ س ۲۱ - آیت ۱۰۶ -  
إِنِّي هَذَا بَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ (۱۰۶)

(ترجمہ تھانوی) بلاشبہ اس (قرآن) میں (ہدایت کا) کافی مضمون ہے ان لوگوں کے لئے  
جو بندگی کرنے والے ہیں۔

(۳) پ ۲۵ س ۲۵ - آیت ۱۱۱ -  
هَذَا هُدًى ج

یہ قرآن سزا سر ہدایت ہے۔ (تھانوی)

نہوٹے، باقی ۱۷ آیات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) صفت بشارت کے ساتھ حسب ذیل آیات میں صفت ہدایت شامل ہے۔

پ ۲ س ۲ - آیت ۹۷ - پ ۱۲ س ۱۶ - آیت ۸۹ - ۱۰۲ - پ ۱۹ س ۲۷ - آیت ۲ -

(۲) صفت بصیرت کے ساتھ - پ ۹ س ۷ - آیت ۲۰۳ -

(۳) صفت حق کے ساتھ - پ ۳ س ۳ - آیت ۲ - پ ۲۲ س ۲۲ - آیت ۲ -

(۴) صفت رحمت کے ساتھ۔

پ ۶ س ۶ - آیت ۱۵۷ - پ ۷ س ۷ - آیت ۵۲ - پ ۱۱ س ۱۰ - آیت ۵۷ -

پ ۱۲ س ۱۲ - آیت ۱۱۱ - پ ۱۲ س ۱۶ - آیت ۶۲ - پ ۲۰ س ۲۷ - آیت ۷۷ -

پ ۲۱ س ۳۱ - آیت ۳ - پ ۲۵ س ۲۵ - آیت ۲۰ -

(۵) صفت شفا کے ساتھ - پ ۲۲ س ۲۱ - آیت ۲۲

(۶) صفت نصیحت کے ساتھ - پ ۲ س ۳ - آیت ۱۲۸

نوٹ: قرآن کریم کے اوصاف منجملہ اوصاف کثیر کے میں نے تعداد میں ۲۱ تحریر کیے

ہیں۔ لیکن اس فہرست کو میں خود بھی مکمل نہیں خیال کرتا ہوں۔ اول تو بعض الفاظ کے ترجمہ اور

تفسیر میں فرق ہونے کی وجہ سے میں نے ان الفاظ کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا ہے۔ مثلاً

صفت "بُرْصَان" (پ ۲ - آیت ۱۴۴) اس صفت کے متعلق مولانا عبد الماجد اور چند دیگر

مترجمین نے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس لکھی ہے۔ لیکن حواشی مولانا عثمانی میں اس سے

مراد "قرآن مجید" لکھا ہے، رویم لفظ ہدایت، جو بکثرت آیات میں استعمال ہوا ہے منجملہ ان کے

میں نے صرف ان آیات کو شامل کیا ہے جو لبّراحت قرآن مجید کی صفت سے متعلق ہیں۔ سوم ان ۲۱

صفات میں بھی ہر صفت کی کل آیات کا احاطہ کرنا بھی اکثر مقامات پر ترجمہ کے فرق کی بنا پر ممکن نہیں

ہوا ہے۔ چہاں یہ فہرست کم و بیش دس سال قبل کی مرتب کی ہوئی ہے۔ ادویات

قرآن حکیم کے دوران مجھ کو اندازہ ہوا ہے کہ اگر اب میں از سر نو فہرست مرتب کروں تو وہ

اس سے زیادہ طویل اور مفصل ہو سکتی ہے، لیکن اول تو بمقابلہ پیشتر کے صحت جسمانی بحال

نہی ہے۔ رویم اس حصہ اول کی طباعت میں مزید تاخیر ہوگی۔ اس لئے موجودہ فہرست

ہی کو طبع کرانے پر اکتفا کرتا ہوں۔



## تلاوت سماعت قرآن حکیم اور اثرات

(۱) پ ۵ س ۵ - آیت ۸۳ -

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ  
تَفِيضٌ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ..... (۸۳)

ترجمہ ۱- اور جب وہ (اس) کلام کو سنتے ہیں جو پیغمبر پر اتارا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھیں دیکھیں گے کہ ان سے آنسو بہ رہے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔

تفسیر - (۱)..... اس سے مراد نجاشی شاہ جشہ (متوفی ۹۰ھ) اور اس کے

درباری ہیں یہ لوگ سچے مسیحی تھے قبل ہجرت نبوی جب آپ نے مکہ معظمہ سے صحابیوں کی ایک جماعت کی ہجرت مکہ جشہ کو کرائی تھی تو ایک موقع پر حضرت جعفر طیار نے نجاشی کی فرمائش پر سردر بار سورۃ مریم کی آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ اس پر نجاشی اور اہل دربار متاثر ہو کر رو پڑے۔

(۲) افاضہ یعنی آنسو کثرت سے رواں ہو گئے۔

(۳) اہل علم کا تاثر اسی قسم کا ہوتا ہے۔ وہ ہائے دلئے نہیں کرتے البتہ آنسو چلنے

لگتے ہیں۔۔۔ (۴) کلام حق سے متاثر ہو کر آبدیدہ ہونا اور گریہ طاری ہونا گویا سنت صالحین سے

(۵) توریت میں ہے ”سب لوگ شریعت کی باتیں سن کر روتے تھے (نحمیا ۸ : ۹) (۵)

زیادہ ہنسی جس طرح غفلت کی دلیل ہے اسی طرح رقت قلب علامت عبرت پذیر ی اور

بیداری روح کا ہے۔ (راجد)

(۲) پ ۱۱ س ۱۰ - آیت ۶۱ -

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا

لَعَمْرُؤٍ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ط

ترجمہ۔ اور آپ جس حال میں بھی ہوں اور آپ اس (حال) میں قرآن دیکھا پڑھ رہے ہوں اور تم لوگ بھی جو کوئی کام کر رہے ہو ہم تمہارے برابر گواہ رہتے ہیں جب تم اسے کرنے لگے ہو.....

(۱۳) پ ۱۵ س ۱۷- آیت ۷۸ :-

أَقِمِ الصَّلَاةَ لَدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ  
وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (۷۸)

ترجمہ۔ (راز شاہ عبدالقادر) کھڑی رکھ نماز سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے

تک اور قرآن پڑھنا فجر کا۔ بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو۔ منوٹے۔ دیگر ترجمین صاحبان نے "قرآن الفجر" سے مراد نماز فجر لکھی ہے۔

(۱۴) پ ۱۵ س ۱۷- آیت ۱۰۷ :-

..... إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذْ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ  
يَخِرُّونَ لِلآذِقَانِ سُجَّدًا ۖ وَيَقُولُونَ سُبْحٰنَ رَبِّنَا  
إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا (۱۰۸)

ترجمہ۔ جن لوگوں کو اس سے قبل علم دیا جا چکا ہے جب یہ ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاک ہے ہمارا پروردگار بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہتا ہے۔

(۱۵) پ ۱۵ س ۱۸- آیت ۱۲۷ :-

وَآتَلَ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ط

ترجمہ۔ اور آپ پڑھ دیا کیجئے جو کچھ وحی آپ پر آپ کے پروردگار کی کتاب

کے ذریعہ سے آئی ہے۔

(۶) پ ۲۰ س ۲۷- آیت ۹۱-۱۹۲-

..... وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (۹۱) وَ  
 أَنْ أَتْلُو الْقُرْآنَ ۚ

ترجمہ ۱- اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں فرمانبردار ہوں۔ اور یہ بھی کہ میں قرآن

پڑھ کر سناؤں۔

(۷) پ ۲۱ س ۲۹- آیت ۱۲۵-

أَنْتَلُ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِيمُ الصَّلَاةَ ۖ

ترجمہ ۱- جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اسے پڑھا کیجئے اور نماز کی پابندی رکھئے۔

تفسیر یعنی قرآن کی تلاوت خود بھی کیجئے اور دوسروں کو بھی سنائیے علم عمل پر

مقدم ہوتا ہے۔ اس ترتیب کے مطابق یہاں تلاوت قرآن کو آفاتہ الصلوٰۃ پر مقدم رکھا ہے۔ (ماجد)

(۸) پ ۲۲ س ۳۵- آیت ۲۹:-

أَنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ  
 وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ  
 تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ (۲۹)

ترجمہ :- بیشک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی

رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے پوشیدہ علانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں

وہ ایسی تجارت کی آس لگائے ہوئے ہیں جو کبھی ماند نہ پڑے گی۔

(۹) پ ۲۳ س ۳۹- آیت ۲۳:-

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِي  
 تَفْصِيحًا مِنْهُ جُلُودًا الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ  
 جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۖ

ترجمہ ۱۔ اللہ نے بہترین کلام نازل کیا ہے ایک کتاب باہم ملتی جلتی ہوئی اور بار بار دہرائی ہوئی اس سے ان لوگوں کی جلد جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں کانپ اٹھتی ہے پھر ان کی جلد اور ان کے قلب اللہ کے ذکر کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔

(۱۰) پ ۲۹ س ۲۳ - آیت ۴۰۔

..... وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً (۱۰)

اور قرآن خوب صاف صاف پڑھیے۔

(۱۱) پ ۲۹ س ۲۳ - آیت ۳۰۔

فَأَقْرءْ وَامَّا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

سو تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جاسکے پڑھ لیا کرو۔

تفسیر ۱۔ قرآن کو یہاں صلوة کے معنی میں لے کر یہ مراد بھی لی گئی ہے کہ جتنی مرتبہ آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ (ماجد)

## فصل ۲۰

### نماز چہری میں قرآن مجید کی قرأت

پ ۱۵ س ۱۰ - آیت ۱۱۰۔ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا  
وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا (۱۱۰)

ترجمہ ۱۔ اور آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے اور نہ (بالکل) چپکے ہی

چپکے پڑھئے اور ان دونوں کے درمیان ایک (متوسط) طریقہ اختیار کیجئے۔

## تلاوت نہ کرنے والے

(۱) پ ۱۹ س ۲۵ - آیت ۱۳۰ -

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا  
هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (۳۰)

ترجمہ - اور رسول کہیں گے کہ اے میرے پروردگار میری (اس) قوم نے اس قرآن کو بالکل نظر انداز کر رکھا تھا۔

تفسیر - ..... قرآن کی تصدیق نہ کرنا۔ اس میں تدبیر نہ کرنا۔ اس پر عمل نہ کرنا۔ اس کی تلاوت نہ کرنا۔ اس کی تصحیح قرأت کی طرف توجہ نہ کرنا ..... یہ سب صورتیں درجہ بدرجہ ہجران قرآن کے تحت میں داخل ہو سکتی ہیں۔ (عثمانی)

## فصل ۲۲

### غور۔ فکر۔ تدبیر

(۱) پ ۴ س ۴ - آیت ۸۲ -

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ط

کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے۔

تفسیر - (۱) قرآن میں تدبیر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کا لفظی معنوی اعجاز بالکل واضح

ہو جائے گا۔ (ماجد)

(۲) جو شخص قرآن میں تدبیر کرتا ہے اس پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ یہ اللہ

کا کلام ہے - (آزاد)

(۲) پ ۱۸ س ۲۳ - آیت ۱۶۸ -

أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ مَا لَمْ يَأْتِ  
آبَاءَهُمْ الْأَوَّلِينَ (۶۸)

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے اس (کلام) میں غور نہیں کیا یا (یہ بات ہے کہ)  
ان کے پاس وہ بات آئی ہے جو ان کے اگلے بڑوں کے پاس (کبھی) نہیں آئی تھی۔

(۳) پ ۲۳ س ۳۸ - آیت ۲۹ -

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ  
وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (۲۹)

ترجمہ: یہ (قرآن) ایک بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل کیا ہے تاکہ لوگ  
اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل غم نصیحت حاصل کریں۔

(۴) پ ۲۶ س ۴۷ - آیت ۲۲ -

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا  
تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں

## فصل ۲۲

### محکم متشبیہت

پ ۳ س ۳ - آیت ۱۷ -

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ  
مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخْرُ مُتَشَبِهَاتٌ وَفَإِنَّ الَّذِينَ  
فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ

الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ  
وَالرَّسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ  
رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (۱۱)

ترجمہ: وہ وہی (خدا) ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں محکم آیتیں ہیں

اور وہی کتاب کا اصل مدار ہیں۔ اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے (اسی حصہ کے) پیچھے ہو لیتے ہیں جو متشابہ ہے۔ شورش کی تلاش میں اور اس کے (غلط) مطالب کی تلاش میں درآنحالیکہ کوئی اس کا (صحیح) مطلب نہیں جانتا، بجز اللہ کے اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لے آئے (وہ) سب ہی ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت تو بس عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔

تفسیر: (۱۱) محکم قرآن مجید کی وہ واضح و صریح آیتیں ہیں جن کی دلائل متعین ہیں اور ان کے معانی میں کوئی اخفا و اشتباہ نہیں اُم ہر شے کی اصل کو کہتے ہیں۔ یہاں اس حقیقت کو بیان کر دیا کہ قرآن مجید میں جو آیتیں بالکل واضح و صاف ہیں جن سے ایک ہی معنی نکلتے ہیں وہی اصل مدار و معیار ہیں۔

(۲) متشابہ۔ ایسے کلام کو کہتے ہیں جو دو سکر کلام سے ایسا ملتا جلتا ہو کہ باہم تفریق و تمیز

مشکل ہو اور اس کی تعبیر و تفسیر میں مختلف پہلو نکلتے ہوں۔ (ماجد)

(۳) کتاب اللہ کی تعلیم ہمیشہ دو اصولی قسموں پر مشتمل ہوتی ہے۔ محکم اور متشابہ محکم

سے مقصود وہ مطالب ہیں جو اصل و بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس لئے انسانی عقل

کے لئے صاف صاف اور کھلے احکام ہیں۔ مثلاً توحید و رسالت اور اولواہی۔ حلال و حرام

متشابہ سے مقصود وہ مطالب ہیں جن کا تعلق ماوراءالعقل حقائق سے ہے۔ اور انسان

علم و حواس کے ذریعہ ان کا ادراک نہیں کر سکتا۔ مثلاً خدا کی ہستی۔ مرنے کے بعد زندگی۔

عالم آخرت کے احوال عذاب و ثواب کی حقیقت۔ پس ناگزیر طور پر ان کا بیان ایسے پیرایہ

ہیں کیا جاتا ہے کہ فہم انسانی کے لئے ناقابل برداشت نہ ہو۔ اور اس لئے تشبیہ و مجاز سے خالی نہیں ہوتا۔ اگر ایک شخص کچھ فہمی سے کاوش کر فی چاہے تو طرح طرح کے معانی و مباحث کے احتمالاً پیدا کر لے سکتا ہے۔

پس جو لوگ سمجھ کے بیدھے اور علم کے پکے ہوتے ہیں وہ محکمات کو اصل سمجھتے ہیں کہ عمل و ہدایت کے لئے کافی ہیں۔ اور متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے کہ ان میں کاوش سود مند عمل نہیں۔ علم کے روض اور معرفت کے کمال سے یہ حقیقت ان پر کھل جاتی ہے کہ متشابہات کی حقیقت کا ادراک عقل انسانی کی پہنچ سے باہر ہے۔ وہ خلاف عقل نہیں ہیں مگر اور را العقل ہیں انسان ان پر یقین کر سکتا ہے مگر ان کی حقیقت نہیں پاسکتا۔ پس وہ کہتے ہیں جو کچھ بھی اللہ کے کلام میں ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس سے آگے قدم بڑھانا نہیں چاہتے۔ لیکن جن لوگوں کی سمجھ میں کچھ ہوتی ہے وہ متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ایمان و یقین کے لئے فتنہ پیدا کر دیتے ہیں۔ (آزاد)

#### (۴) متشابہات را خود از تفہیم القرآن جلد اول

یہ ظاہر ہے کہ انسان کے لئے زندگی کا کوئی راستہ تجویز نہیں کیا جاسکتا جب تک کائنات کی حقیقت اور اس کے آغاز و انجام اور اس میں انسان کی حیثیت اور ایسے ہی دوسرے بنیادی امور کے متعلق کم سے کم ضروری معلومات انسان کو نہ دی جائیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جو چیزیں انسان کے حواس سے ماورای ہیں جو انسانی علم کی گرفت میں نہ کبھی آئی ہیں نہ آسکتی ہیں جن کو اس نے نہ کبھی دیکھا نہ چھوا نہ چکھا۔ ان کے لئے انسانی زبان میں نہ ایسے الفاظ مل سکتے ہیں جو انہیں کے لئے وضع کئے گئے ہوں اور نہ ایسے معروف اسالیب بیان مل سکتے ہیں جن سے ہر سماع کے ذہن میں ان کی صحیح تصویر کھینچ جائے لہذا یہ ناگزیر ہے کہ اس نوعیت کے مضامین کو بیان کرنے کے لئے الفاظ اور اسالیب بیان وہ استعمال کئے جائیں جو اصل حقیقت سے قریب تر مشابہت رکھنے والی محسوس چیزوں کے لئے انسانی زبان میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ما بعد الطبعی



مسائل کے بیان میں قرآن کے اندر ایسی ہی زبان استعمال کی گئی ہے اور مشابہات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں یہ زبان استعمال ہوئی ہے۔ لیکن اس زبان کا زیادہ سے زیادہ فائدہ پس اتنا ہی ہو سکتا ہے کہ آدمی کو حقیقت کے قریب تک پہنچادے یا اس کا ایک دھندلا سا تصور پیدا کر دے۔۔۔۔۔ پس جو لوگ طالب حق ہیں اور ذوق فضول نہیں رکھتے وہ تو مشابہات سے حقیقت کے اس دھندلے تصور پر قناعت کر لیتے ہیں جو کام چلانے کے لئے کافی ہے اور اپنی تمام تر توجہ محاسنات پر صرف کرتے ہیں مگر جو لوگ بوالفضول یا فتنہ جوہر ہوتے ہیں ان کا تمام تر مشغلہ متشابہات ہی کی بحث و تنصیب ہوتا ہے۔

(۲) پ ۱۱- آیت ۱

الْكَرْفُ كِتَابٌ أَحْكَمْتُ آيَتُهُ شَمَّ فَصَلَتْ مِنْ  
لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۱۱

الف۔ لام۔ ر۔۔ یہ ایک کتاب کہ اس کی آیتیں مضبوط کی گئی ہیں پھر کھول کر

بیان کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے ہے۔

فصل ۲۴

فیصلہ مطابق احکام قرآن حکیم

پ ۵- س ۴- آیت ۱۰۵-

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ  
النَّاسِ بِمَا آرَاكَ اللَّهُ ط

ترجمہ۔ یقیناً ہم نے آپ پر کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان

فیصلہ اس کے مطابق کریں جو اللہ نے آپ کو سمجھا دیا ہے۔

تفسیر۔ (۱) آیت اس باب میں صریح ہے کہ فیصلہ جو کچھ بھی کئے جائیں قرآن ہی کے مطابق و ماتحت کئے جائیں نہ کہ اپنے ہوائے نفس کے موافق یا کسی انسانی دماغ کے گرٹھے ہوئے آئین و دستور کے ماتحت (ماجد)

(۲) باخود از ترجمان القرآن جلد اول آزاد

بہر حال ان آیات سے معلوم ہوا کہ

(۱) مسلمان قاضی کو چاہئے ہر حال میں حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے اس خیال سے کہ ایک فریق مسلمان اور دوسرا غیر مسلم ہے مسلمان کی طرف داری نہیں کرنا چاہئے (آیت ۱۰۵)

(۲) ہمیشہ خدا سے مدد مانگتا رہے کیونکہ قصاص کا معاملہ نہایت نازک ہے ایسا نہ ہو کہ طبیعت کے میلان سے کوئی لغزش ہو جائے (۱۰۶)

۳۔ قاضی کو کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے کسی فریق کی دکالت کی لو آئے۔ (۱۰۷)

۴۔ مسلمانوں کو نہیں چاہئے کہ ہم مذہب ہونے کی وجہ سے یا اپنے خاندان و قبیلہ میں سے ہونے کی وجہ سے کسی مجرم کی حمایت کریں اور سازش کر کے جتھا بندی کر لیں۔ دنیا کی نگاہیں نہ دیکھتی ہوں لیکن خدا تو دیکھ رہا ہے کہ کون مجرم ہے کون نہیں ہے (۱۰۸)

(۵) جو برائی کرتا ہے اس کی برائی اس پر ہے پس یہ خیال نہ کرو کہ یہ شخص ہمارا ہم مذہب یا رشتہ دار ہے اس کا جرم ثابت ہو گیا تو ہم پر بھی دھبہ لگ جائے گا۔ (۱۱۱)

(۶) خود قصد کرنا اور اُسے دوسرے کے سر دھوپ (تھوپ) دینا ایک معصیت کے بعد دوسری معصیت کا ارتکاب کرنا ہے تم دنیا کی عدالت کو دھوکا دیدو۔ لیکن خدا کی عدالت کو کیونکر دھوکا دے سکتے ہو۔ (۱۱۲)

## جِنِّ - اَجِنَه

(۱) پ ۲۶ س ۲۶ - آیت ۱۲۹ -  
 وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ  
 الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوا قَالَ لَوْ آانَصْتُوا جَ فَلَ مَا قَضَى  
 وَلَوْ آإِلَى قَوْمِهِمْ مُنذِرِينَ (۲۹)

ترجمہ: اور (اس وقت کا ذکر کیجئے) جب ہم جنات کی ایک جماعت کو آپ کی  
 طرف لے آئے جو قرآن سننے لگے تھے غرض جب وہ لوگ آپ کے پاس آ پہنچے تو کہنے لگے کہ  
 خاموش رہو پھر جب وہ ختم ہو چکا تو وہ لوگ اپنی قوم کے پاس ڈرانے کے لئے گئے۔

تفسیر: (۱) شان نزول کی روایتوں میں آتا ہے کہ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب  
 رسول اللہ صلعم اپنے قیام مکہ کے زمانے میں طائف تبلیغ دعوت کے لئے تشریف لے گئے تھے اور  
 بظاہر وہاں سے بالکل ناکام اور شکستہ خاطر واپس آ رہے تھے۔ شب کے وقت نخلہ میں آپ  
 قرآن مجید نماز میں آواز بلند پڑھ رہے تھے کہ جنات کی ایک جماعت کا ادھر سے گذر ہوا  
 اور وہ قرآن سننے لگے۔ (ماجد)

نوٹ: آیات ۳۰-۳۱-۳۲ کا ترجمہ حسب ذیل ہے کہنے لگے اے

ہمارے قوم والو۔ ہم ایک کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے  
 سے پہلے (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے اور حق اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ (۳۰)

اے ہمارے قوم والو کہنا مانو اللہ کی طرف بلانے والے کا اور اس پر ایمان لے آؤ۔

اللہ تمہارے گناہ معاف کرے گا اور تمہیں محفوظ رکھے گا عذاب دردناک سے (۳۱)

اور جو کوئی اللہ کی طرف بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا تو وہ زمین میں کہیں بھی

(اللہ کو) نہیں ہر اسکتا اور نہ اللہ کے سوا کوئی حامی ہوگا یہی لوگ تو صریح گمراہی میں رہے ہیں۔

(۲) پ ۲۹ س ۷۲ - آیات ۱- تا ۳۔  
 قُلْ اَوْحِيَ اِلَيَّ اِنَّكَ اَسْمَعُ نَفَرٌ مِّنَ الْبَنِّ فَقَالُوا  
 اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۙ يَهْدِي اِلَى الْرُشْدِ فَاَمْنَابُهُ  
 وَلَكِنْ نُّشْرِكُ بِرَبِّنَا اَحَدًا ۙ وَاِنَّكَ تَعْلَىٰ جَدْرَيْنَا  
 مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّاَوْلَادًا ۙ (۳)

ترجمہ ۱- آپ کہتے کہ میرے پاس وحی آئی اس بات کی کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتلاتا ہے۔ سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کا شریک کسی کو نہ بنائیں گے اور ہمارے پروردگار کی شان بڑی ہے اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد۔

(۳) پ ۲۹ س ۷۲ - آیت ۱۳ جنات کے قول کا سلسلہ  
 وَاِنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰى اٰمَنَّا بِهٖ فَمَنْ يُّؤْمِنُ اٰبَرِيۡهٖ  
 فَلَا يَخَافُ مَخۡسًا وَّاَلَا رَهَقًا ۙ (۱۳)

ترجمہ ۱- اور ہم نے جب ہدایت کی بات سنی تو اس پر ایمان لے آئے اور جو کوئی اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے گا اسے اندیشہ نہ کسی کمی کا رہے گا اور نہ زیادتی کا۔  
 نوٹ ۱- آیت ۱۵ پر جنات کا قول ختم ہوا ہے۔

## اعراض

(۱) پ ۱۶ س ۲۰ - آیت ۱۰۰ :-

..... وَقَدْ آتَيْنَكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا (۹۹) مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا (۱۰۰)

ترجمہ :- اور ہم نے اپنے پاس سے آپ کو ایک نصیحت نامہ دیا ہے۔ جو کوئی اس سے روگردانی کرے گا وہ قیامت کے دن رُبرا، بوجھ اٹھائے ہوگا۔

تفسیر :- یعنی قرآن کریم۔

(۲) پ ۱۶ س ۲۰ - آیت ۱۲۲ :-

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى (۱۲۲)

ترجمہ :- اور جو کوئی میری نصیحت سے اعراض رکھے گا سو اس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

تفسیر :- (۱) ذکر سے مراد قرآن ہی لیا گیا ہے۔

(۲) چسمانی بے بصری عکس ہوگی اسکی رُحانی بے بصری کی جو دنیا میں اس نے اپنے اوپر

طاری کر رکھی تھی۔ (ماجد)

## فصل ۲۷ - تنبیہ

(۱) پ ۲۶ س ۵۳ - آیت ۵۹ - ۶۰ :-

أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ (۵۹) وَتَضْحَكُونَ

## وَلَا تَبْكُون (۶۰)

ترجمہ ۱۔ سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور بہتے ہو اور رو نہیں ہوتے

(۲) پ ۲۷ س ۵۶ - آیت ۸۱۔

أَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مَدُّ هُنُونَ (۸۱)

تو کیا تم اس کلام کو سرسری سمجھے ہوئے ہو۔

## باب ۱۵

## علامات قرب قیامت

(۱) پ ۲۰ س ۲۷ - آیت ۸۲۔

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ (۸۲)

ترجمہ ۱۔ اور جب وعدہ ان لوگوں پر پورا ہونے کو ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایسا جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کریگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں لاتے تھے۔

تفسیر۔ (۱) وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ۔ یعنی ان پر غضب الہی ہوگا اور عذاب واجب ہو جائے گا اور حجت پوری ہو چکے گی اس طرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی منکر

ترک کر دیں گے اور ان کی دستی کی کوئی ایہد باقی نہ رہے گی قیامت قریب ہو جائیگی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اس وقت توبہ نفع نہ دے گی۔

(۲) دَابَّةً۔ اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں۔ یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا

تے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا۔



(۲) ۲۵ س ۲۳ - آیت ۶۱ -  
 وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَتَبِعُونَ  
 هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (۶۱)

ترجمہ :- اور وہ تو ایک ذریعہ ہیں قیامت کے یقین کا تو تم لوگ اس میں شک مت  
 کرو اور تم لوگ میری پیروی کرو یہی سیدھا راہ ہے۔

تفسیر :- (۱) اشارہ ہے مسیح کی آمد ثانی کی طرف یعنی آپ کا دوبارہ ظہور قرب قیامت

کی ایک یقینی علامت ہے۔ (ماجد)

(۳) يَا جُوجَ وَمَا جُوجَ

(الف) ۱۶ س ۱۸ - آیت ۹۲ :-

قَالُوا يَذَّالِقُ الْآرِضِينَ الْآرِضِينَ إِنَّ يَا جُوجَ وَمَا جُوجَ مُفْسِدُونَ  
 فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا  
 وَبَيْنَهُمْ سَدًّا (۹۲)

ترجمہ :- ان لوگوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین (قوم) یا جوج (اس) سرزمین  
 میں بڑا فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ سرمایہ جمع کر دیں جس سے آپ ہمارے اور  
 ان کے درمیان کوئی روک بنا دیں۔

نوٹ :- اس آیت کے بعد کی آیات ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

(ذوالقرنین نے) کہا کہ میرے پروردگار نے مجھے جو کچھ دے رکھا ہے وہ بہت کچھ ہے سو تم  
 میری مدد محنت سے کرو تو میں تمہارے ان کے درمیان خوب مضبوط دیوار بنا دوں۔ تم لوگ میرے  
 پاس لوہے کی چادریں لاؤ یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے سروں کے درمیان کو برابر  
 کر دیا تو کہا کہ دھونکو یہاں تک کہ جب اُسے آگ بنا دیا تو کہا کہ (اب) میرے پاس پگھلا ہوا  
 تانبا لاؤ تو میں اس پر ڈال دوں سو وہ (قوم یا جوج و ما جوج) نہ اس پر چڑھ سکتے تھے اور



اس میں نقب ہی لگا سکتے تھے۔

آیت ۹۸۔ قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا (۹۸)

ترجمہ ۱۔ (ذوالقرنین نے) کہا کہ یہ (سچی) میرے پروردگار کی ایک رحمت ہی ہے۔ پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ آپہنچے گا تو وہ اسے ڈھا کر برابر کر دے گا اور میرے پروردگار کا ہر وعدہ برحق ہے۔

(ب) ۱۔ س ۲۱۔ آیت ۹۶۔  
حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ (۹۶)

ترجمہ ۱۔ یہاں تک کہ یا جوج و ما جوج کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے نکل پڑیں۔

تفسیر ۱۔ (۱) یا جوج اور ما جوج کا اشتقاق اہل لغت نے مادہ انج سے کیا ہے جس کے معنی آگ کے شعلہ مارنے اور پانی کے تروح و تلاطم کے ہیں۔ ان کے یہ نام ان کی شدت شورش کی بنا پر پڑے۔

(۲) عام طور پر ان لوگوں کی سکونت ایشیائے کوچک اور آرمینیا میں سمجھی گئی ہے۔

(۳) صدیوں بعد سیاحوں کے مشاہدہ میں ایک آہنی دیوار مقام در بند میں نظر آئی اور اس کا نام سد سکندری ہی مشہور تھا۔ اور وہ پچھانک باب الحدید کہلاتا تھا۔

(۴) ..... یہ وہ در بند ہے جو علاقہ وسط ایشیا کے مشرقی حصہ میں ضلع حصار میں واقع ہے بخارا سے کوئی ۱۵۰ میل جنوب مشرق میں ..... اس کا ذکر یورپین سیاح

مارکو پولو نے اپنے سفر نامہ میں بھی کیا ہے۔ نیز انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا طبع یازدہم  
جلد ۱۳ صفحہ ۵۲۶۔

(۵) ہدم دیوار کا وقوع عین قرب قیامت ہی میں تو ہوگا۔

(ماجد منزل ۴ صفحہ ۶۲۱)

(۶) احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول اور قتل

دجال کے بعد قیامت کے قریب یا جوح ماجوح کے نکلنے کا وعدہ ہے اس وقت یہ روک  
ٹھادی جائے گی دیوار توڑ کر اتنی کثیر تعداد میں نکل پڑیں گے جس کا شمار اللہ کے  
سوا کسی کو معلوم نہیں دنیا ان کے مقابلہ میں عاجز ہوگی حضرت مسیح کو حکم ہوگا کہ میرے  
خاص بندوں کو لے کر طور پر چلے جائیں۔ آخر حضرت مسیح علیہ السلام بارگاہ احدیت  
کی طرف دست دعا دراز کریں گے اس کے بعد یا جوح ماجوح پر ایک غیبی وباملط  
ہوگی سب ایک دم مرجائیں گے۔ (عثمانی)

(۷) یا جوح و ماجوح کا خروج انجیل میں بھی قرب قیامت کی علامت

تبا یا گیا ہے (ماجد صفحہ ۶۷۳)

باب ۱۶

## آیام اللہ

(۱) پ ۱۳ س ۱۴۔ آیت ۵

وَلَقَدْ آرَسْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ  
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَذَكَرَهُمْ بِآيَاتِنَا إِنَّ  
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

(ترجمہ ماجد) اور بالیقین ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو نکال لاؤ تاہم کیوں سے روشنی کی طرف اور انہیں اللہ کے معاملات یاد دلاؤ بیشک ان میں بڑی نشانیاں ہیں ہر صابر شاکر کے لئے۔

(ترجمہ آزاد) اور دیکھو۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ تم نے اپنی نشانیوں کے ساتھ موسیٰ کو بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو تارکیوں سے نکالے اور روشنی میں لائے نیز یہ کہ اللہ فیصلہ کن، واقعات کا تذکرہ کر کے وعظ و نصیحت کرے۔ کیونکہ ہر اس انسان کے لئے جو صبر و شکر کرنے والا ہے اس کا تذکرہ میں رعبت و بر عظمت کی بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

(ترجمہ شیخ الہند) اور بھیجا تھا ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر کہ نکال اپنی قوم کو اندھیرے سے اُجالے کی طرف اور یاد دلا ان کو دن اللہ کے البتہ اس میں نشانیاں ہیں اس کو جو صبر کرنے والا ہے شکر گزار (حق ماننے والا)

تفسیر۔ ۱۔ (از ماجد) رحمت و عذاب دونوں کے اہم معاملات جو جزو تارک بن چکے ہیں۔ ایام اللہ، یعنی جو بڑی بڑی نعمتیں قدرت کی طرف سے مختلف قوموں کو عطا ہوتی رہی ہیں مثلاً حکومت و اقتدار یا جو بڑی بڑی مصیبتیں قوموں کو قدرت کی طرف سے پیش آتی رہیں۔ مثلاً و یا قحط، محکومی و غلامی، غرض یہ کہ ایام اللہ کے تحت ہر قوم کے اہم تاریخی واقعات آجاتے ہیں۔ ایام کی اصناف اللہ کی جانب ان واقعات کی اہمیت پر دلالت کرنے کے لئے ہے۔

۲۔ (از آزاد) الفاء۔ ایام اللہ، عربی میں ایسے واقعات کو جو بڑے اہم اور فیصلہ کن ہوتے ہیں اور قومی روایات کی حیثیت حاصل کر لیتے ہیں یوں تعبیر کیا جاتا ہے کہ فلاں واقعہ کا دن۔ مثلاً یوم بدر۔ یوم اُحد۔ یوم قادیسیہ اور ایسی سے قومی معرکوں کے لئے "ایام" کی تعبیر پیدا ہوگئی ہے۔ چونکہ فیصلہ نتائج کے یہ دن جو تمام قوموں کو پیش آئے اللہ کے قانون حق کے نفاذ کے دن تھے اور حق و باطل کی معرکہ آرائی تھی۔ اس لئے قرآن نے انہیں ایام اللہ سے تعبیر کیا ہے۔

(ب) ہدایت روشنی ہے اور ضلالت تاریکی۔ سنت الہی یہ ہے کہ جب تاریکی پھیل جاتی ہے تو وہ ہدایت وحی کے ذریعہ سے انسانوں کو تاریکی سے نکالتا اور روشنی میں لاتا ہے چنانچہ قرآن کا ظہور اسی روشنی کا پیام ہے۔ اور ایسا ہی پیام حضرت موسیٰ نے بھی دیا تھا۔

(ج) بنی اسرائیل مصر میں عرصہ تک مظلومی و مقہوری کی زندگی بسر کر چکے تھے اس لئے طبیعتوں میں ایوکی دیے تھے سرت کر گئی تھی..... پس حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ انہیں

”ایام اللہ“ کے تذکرے سناؤ۔ ان تذکروں میں تو انہیں حق کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں یعنی بڑی بڑی دلیلیں ہیں۔ یہ دلیلیں واضح کر دیں گی کہ جو لوگ مسائب و محن کے مقابلہ میں بہت نہیں ہار دیتے سچائی کی راہ میں جھے رہتے ہیں اور سعی و عمل سے گھبراتے نہیں۔ ان کی کامیابی قطعی اور اٹل ہوتی ہے اور ہمیشہ ایسے ہی لوگ فتح و مراد سے ہم آغوش ہوتے ہیں۔

(ح) یہی وجہ ہے کہ آیت ۵ میں فرمایا کہ اس ذکرہ میں صبر اور شکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

صبر کے معنی یہ ہیں کہ مشکلوں اور مصیبتوں کے مقابلے میں جھے رہنا۔ شکر کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی بخشی ہوئی قوتوں کی قدر کرنا۔ اور انہیں ٹھیک ٹھیک کام میں لانا۔

(کا) آیت (۷) میں فرمایا خدا کا یہ مقررہ قانون ہے کہ جو قوم شکر کرتی ہے یعنی خدا کی بخشی

ہوئی نعمتوں کی قدر سجا لاتی ہے اور انہیں ٹھیک طور پر کام میں لاتی ہے، خدا سے اور زیادہ نعمتیں عطا فرماتا ہے لیکن جو کفران نعمت کرتی ہے یعنی قدر شناسی نہیں کرتی وہ محرومی و مراد کی

کے عذاب میں گرفتار ہو جاتی ہے اور یہ اللہ کا سخت عذاب ہے۔ جو کسی انسانی گروہ کے حصے میں آتا ہے۔ (آزاد)

نوٹ۔ آیت (۷) جس کا حوالہ سطور بالا میں تحریر ہوا ہے جب ذیل ہے۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (۷)

(ترجمہ ۱۔ آزاد) "اور کیا وہ وقت بھول گئے جب تمہارے پروردگار نے اپنے اس قانون کا اعلان کیا تھا کہ اگر تم نے شکر کیا تو میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں بخشوں گا اور اگر ناشکری کی تو پھر یاد رکھو میرا عذاب بھی بڑا سخت عذاب ہے۔"

(۳) از عثمانی - الف - نشانیاں دے کر۔ یعنی معجزات دے کر جو آیات سے نام سے مشہور ہیں۔

(ب) یاد دلا ان کو دن اللہ کے یعنی ان دنوں کے واقعات یاد دلاؤ جب ان پر شدائد و مصائب کے پہاڑ ٹوٹے پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے نجات دی اور اپنی مہربانی بندوں فرمائی۔ کیونکہ دونوں قسم کے حالات سننے سے صابر و شاکر بندوں کو عبرت حاصل ہوتی ہے کہ مصیبت کے وقت گھبرانا اور راحت کے وقت اترانا نہیں چاہئے۔

(۲) ۲۵ س ۲۵ - آیت ۱۱۲ -  
 قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ  
 اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (۱۱۲)

(ترجمہ) جو لوگ ایمان لے آئے ہیں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ ان سے درگزر کریں جو اللہ کے معاملات کا یقین نہیں رکھتے تاکہ اللہ ایک قوم کو ان کے اعمال کا صلہ دے۔

تفسیر غفر یہاں عفو کے مراد ہے۔

(۱) لایرجون ایام اللہ۔ یعنی اللہ کے اہم سے اہم جو معاملات بندوں کیساتھ حشر میں پیش آئیں گے۔ مثلاً یہ کہ فرمانبرداروں پر عطا و بخشش ہوگی اور نافرمانوں پر نزول عذاب و شدت ہوگا۔ منکرین قیامت ان سب امور کی طرف سے اپنے کو غافل بنائے ہوئے ہیں۔ (ماجدم)

(۲) الذین لایرجون ایام اللہ سے وہ کفار مراد ہیں جو اس کی رحمت سے

ناامید اور اس کے عذاب سے بے فکر ہیں۔ (عثمانی)

## اقوام سابقہ پر عذاب الہی نازل ہونیکے جو اقسام عذاب

## فصل ۱

آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام اور انکی قوم

(۱) پ ۳۳ س ۳ - آیت ۳۳ - ۱۳۴ -

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَ  
 آلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ (۳۳)

ترجمہ - بیشک اللہ نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو

سارے جہان پر برگزیدہ کیا ہے۔

آیت ۱۳۴ - ذُرِّيَّتَهُمُ الْبَعْضُ مِنَ الْبَعْضِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱۳۴)

ترجمہ - ایک دوسرے کی اولاد ہیں اور اللہ (خوب) سننے والا ہے (خوب) جانتے

والا ہے۔

تفسیر - (الف) حضرت نوح عراق میں ایک نہایت قدیم پیمبر گذرے ہیں حسب

روایت تورات حضرت آدم سے دسویں پشت میں تھے عمر ۹۵ سال پائی۔

(ب) آل ابراہیم کی تحت میں اسمعیل اور خاندان اسمعیل بھی آگئے۔

(ج)

حضرت نوح اولاد میں حضرت آدم کے ہیں اور حضرت ابراہیم ان دونوں کی اولاد ہیں۔

(۲) پ ۱۲ س ۱۱ - آیت ۱۲۵ -

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِذِ انْتَبِهَتْ لَهُمْ  
 نَذِيرُهُمْ

(۲۵)

ترجمہ - اور یا یقین ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا میں تمہارے لئے کھلا ہوا

ڈرانے والا ہوں۔

أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ  
يَوْمِ أَلِيمٍ (۲۶)

ترجمہ :- (چاہیے) کہ تم پرستش نہ کرو (کسی کی) بجز اللہ کے میں تمہارے حق میں

دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

نوٹ :- آیت ۲۶ تا ۳۱۔ میں قوم کے سرداروں کے جوابات اور حضرت نوح علیہ السلام

کے دلائل کا ذکر ہے۔ آیت ۳۲ میں قوم کا مطالبہ

آیت ۳۲۔ قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَاءَ لَنَا فَاكْثُرَتْ جِدَا لَنَا

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ (۳۲)

ترجمہ :- وہ بولے اے نوح تم ہم سے سخت کر چکے پھر سخت بھی خوب کر چکے اب بے ادب ہمارے

سلنے وہ چیز جس سے تم ہم کو دھمکایا کرتے ہو اگر تم سچے ہو۔

نوٹ :- پھر آیت ۳۵۔ نوح علیہ السلام کا جواب اور دلائل۔ اس کے بعد وحی الہی اور

طوفان کا ذکر آتا ہے۔

آیت ۳۶۔ وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا

مَنْ قَدَّامَنْ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (۳۶)

ترجمہ :- اور نوح کے پاس وحی بھی گئی کہ تمہاری قوم میں سے (اب اور کوئی) ایمان نہیں

لائے گا بجز ان کے جو (اب تک) ایمان لائے سوجہ کچھ یہ لوگ کرتے رہے ہیں اس پر کچھ غم نہ کرو۔

آیت ۳۷۔ وَأَصْنَعُ الْفُلَكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحَيْنَا وَلَا تَخَافُ مِنِّي

فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُّغْرَقُونَ (۳۷)

ترجمہ :- اور تم کشتی ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے تیار کرو اور مجھ سے ان لوگوں

کے باب میں گفتگو نہ کرنا جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ ڈوب کر رہیں گے۔





بھی اور ایمان ان کے ساتھ بہت ہی کم لوگ لائے تھے۔

آیت ۴۱۔ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ فَجْرُهَا وَمُرْسَرَهَا  
 اِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيْمٌ (۴۱)

ترجمہ۔ اور (نوح نے) کہا (آؤ) اس میں سوار ہو جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس

کا چلنا ہے اور اس کا ٹھہرنا ہے بیشک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا ہے بڑا رحمت والا ہے۔

آیت ۴۲۔ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهَمِّمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ تَفٍ وَ  
 نَادَى نُوْحٌ اِبْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْرِزٍ يُبَنِىْ اَرْكَبُ مَعَنَا وَلَا  
 تَكُنْ مَعَ الْكٰفِرِيْنَ (۴۲)

ترجمہ۔ اور وہ (کشتی) انہیں لے کر چلنے لگی پہاڑ جیسی موجوں میں اور نوح نے اپنے

لڑکے کو پکارا اور وہ کنا سے پر تھا کہ اے میرے (پیا سے) بیٹے سوار ہو جا ہمارے ساتھ  
 اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔

آیت ۴۳۔ قَالَ سَاوِيْ اِلَى جَبَلٍ يَّغْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ  
 قَالَ لَا عَا صِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَحَالَ  
 بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُعْرَقِيْنَ (۴۳)

ترجمہ۔ وہ بولا میں ابھی کسی پہاڑ کا پناہ لئے لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔

(نوح نے) کہا آج کے دن کوئی بچانے والا نہیں اللہ کے حکم (عذاب) سے البتہ وہی جس پر تم

کردے اور دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی سو وہ ڈوبنے والوں میں ہو گیا۔

آیت ۴۴۔ وَقِيلَ يَا رَضُ اُبْلَعِيْ مَا وَاَلَيْكَ وَاَلَيْكَ  
 وَغِيْضَ الْمَآءِ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاَسْتَوَتْ عَلٰى الْجُوْدِيِّ  
 وَقِيلَ بَعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (۴۴)

ترجمہ۔ اور ارشاد ہوا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا اور

پانی گھٹ گیا اور کام پورا ہو گیا۔ اور کشتی (آٹھری جو دی پر اور کہہ دیا گیا کہ (اپنے اوپر) ظلم کرنے والے لوگ (رحمت سے) دور ہو گئے۔

تفسیر (الف) اس آیت ۴۴۔ کی معجزانہ فصاحت و بلاغت کی داد منکرین اسلام نے بھی دی ہے۔ ابن مقفع نامی ایک ملحد طبع شخص گذرا ہے۔ اس نے بزعم خود قرآن کا جواب کہنا شروع کیا تھا جیسے ایک دوسرے کے جواب میں شاعر اپنا کلام پیش کرتے ہیں۔ جب اس آیت پر پہنچا تو قلم جواب سے رک گیا عا جز ہو کر بولا کہ اس کلام کا جواب بشر کی طاقت سے باہر ہے (بحر) مستشرق اور لغوی لین (LANE) نے بھی اس کی داد دی ہے۔

(ب) الجودی کو ہستان ارارت کی اس چوٹی کا نام ہے جو جبل دام (VAM) کے

جنوب و مغرب میں واقع ہے اس جوار کے کر دوں کی زبان پر آج تک یہ روایت چلی آرہی ہے کہ کشتی نوح یہیں آکر رکی تھی۔ توریت میں ذکر..... سلسلہ کو ہستان ارارت کا ہے۔

آیت ۴۵۔ وَقَادَى نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ  
أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ (۴۵)

ترجمہ۔ اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا اے میرے پروردگار میرا بیٹا تو میرے گھر والوں ہی میں ہے اور تیرا وعدہ (بھی بالکل) سچا اور تو تو بہر حاکم کے اوپر حاکم ہے۔

تفسیر..... یہ مناجات حضرت نوح نے اس وقت کی جب دیکھا کہ کنعان اب ڈوبنے

ہی پر ہے۔ (ماجد)

آیت ۴۶۔ قَالَ يٰ نُوحُ إِنَّكَ لَيْْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ  
عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ  
أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (۴۶)

ترجمہ (اللہ نے) فرمایا اے نوح یہ تمہارے گھر والوں ہی میں سے نہیں یہ ایک

تباہ کار شخص ہے سو مجھ سے ایسی چیز کی درخواست نہ کر جس کی تمہیں خبر نہ ہو میں تمہیں نصیحت

کرتا ہوں کہ تم را آئندہ کہیں) نادان نہ بن جاؤ۔

تفسیر۔ (۱)..... علماء محققین نے یہیں سے یہ نکالا ہے کہ شریعت میں معتبر قرابت

ایمانی ہے نہ کہ قرابت نسبی۔

(۲) مُرشد تھا نوی نے فرمایا کہ شرف نسب کے ساتھ جب تک صلاح جمع نہ ہو وہ کالعدم ہے۔

(۳)..... یہاں سے ہمارے زمانہ کے مشائخ کی دعاؤں کا حال کھلا جاتا ہے کہ ان سے

مقدمہ کی عہدہ کی جس چیز کی بھی دعا کرائی جاتی ہے وہ بلا لحاظ حرام و حلال اس کے لیے

دعا کر دیتے ہیں۔

آیت ۴۰۔ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي

بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنُ مِنَ الْخَسِرِينَ (۴۰)

ترجمہ۔ (نوح) بولے اے میرے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں آئندہ

تجھ سے ایسی چیز کا درخواست کروں جس کی مجھے خبر نہ ہو اور اگر تو میری معفرت نہ کرے اور

مجھ پر رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں آ جاؤں گا۔

آیت ۴۸۔ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْنَا

وَ عَلَى أُمَّمٍ مِّمَّنْ مَعَكَ ط وَأُمَّمٌ سَمِعَتْهُمُ ثُمَّ يَمْسُقُهُمْ

مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (۴۸)

ترجمہ۔ اور شاد ہوا کہ اے نوح! اتر ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں لے کر

اپنے اوپر بھی اور ان جماعتوں پر بھی جو تمہارے ساتھ ہیں۔ اور جماعتیں تو ایسی بھی ہوں گی

کہ ہم انہیں چند روزہ عیش دیں گے پھر ان پر ہماری طرف سے عذاب دردناک ہوگا۔

تفسیر۔ اِهْبِطْ :- جہاز سے کوہِ جودی پر اترنے کا حکم تو ادریل چکا تھا اب

حکم ہو رہا ہے کہ پہاڑ سے زمین پر اتر دو۔۔۔۔۔ یہ حکم اس وقت ہو رہا ہے جب طوفان پور

طرح ختم ہو چکا ہے اور زمین رہنے بسنے کے قابل ہو گئی ہے۔ (راجد)

آیت ۴۹۔ تِلْكَ أَنْبَاءُ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ج  
مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا  
فَأَصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ (۴۹)

ترجمہ ۱۔ یہ قصہ اخبار غیب میں سے ہے ہم نے اسے وحی کے ذریعہ سے آپ تک پہنچا دیا اس کو اس (بتانے) سے قبل نہ آپ ہی جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم۔

تفسیر۔ (۱)۔۔۔۔۔ تو آپ اے رسول بد دل و شکستہ خاطر نہ ہوں یہ ہٹ دھرم اور معاند کافر تو اب بھی آپ کو جھٹلائے جائیں گے لیکن آپ ان کی تکذیب پر صبر کیجئے اور حکایت نوح سے تسکین حاصل کیجئے کہ جس طرح ان کے عہد میں آخری انجام مومنوں ہی کا اچھا اور کافروں کا برا ہوا۔ آپ کے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آکر رہے گا۔ آیت میں اس کی تعلیم ہے کہ آخری کامیابی و کامرانی صبر کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (ماجد)

(۲) حضرت نوح کا ظہور اس سرزمین میں ہوا تھا جو دجلہ اور فرات کا دادیوں میں واقع ہے۔ دجلہ اور فرات آرمینیا کے پہاڑوں سے نکلی ہیں اور بہت دور الگ الگ بہ کر عراق زیریں میں باہم مل گئی ہیں اور پھر خلیج فارس میں سمندر سے ہمکنار ہوتی ہیں۔ آرمینیا کے یہ پہاڑ "ارارات" کے علاقہ میں واقع ہیں اسی لئے انھیں تورات میں "ارارات کا پہاڑ" کہا ہے۔ لیکن قرآن نے خاص اس پہاڑ کا ذکر کیا جس پر کشتی ٹھہری تھی۔ وہ "جودی" تھا۔۔۔۔۔ کم از کم یہ واقعہ تاریخی ہے کہ آٹھویں صدی مسیحی تک وہاں ایک معبد موجود تھا اور لوگوں نے اس کا نام "کشتی کا معبد" رکھ دیا تھا (آزاد جلد ۱۷)

(۳) حضرت نوح کے قصہ سے ملتی جلتی روایات یونان مصر۔ ہندوستان اور چین کے قدیم لٹریچر میں بھی ملتی ہیں اور اس کے علاوہ برما۔ ملایا۔ جزائر مشرق الہند۔ آسٹریلیا نیوگنی اور امریکہ دیورپ کے مختلف حصوں میں بھی ایسی ہی روایات قدیم زمانہ سے چلی آ رہی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قصہ اس عہد سے تعلق رکھتا ہے جبکہ پوری نسل

آدم کسی ایک ہی خطہ زمین میں رہتی تھی اور پھر وہاں سے نکل کر دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلی۔ اسی وجہ سے تمام قومیں اپنی ابتدائی تاریخ میں ایک ہمہ گیر طوفان کی نشان دہی کرتی ہیں اگرچہ مرد رایام سے اس کی حقیقی تفصیلات انھوں نے فراموش کر دیں اور اصل واقعہ پر ہر ایک نے اپنے اپنے تخیل کے مطابق انسانوں کا ایک بھاری خول چڑھا دیا۔

(تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ ۴۱)

(۴) تفسیر تحت آیت ۶۲ - سورۃ الاعراف مٹ پ ۸ - طوفان نوح کا تسمینی

سال ۳۲۰ ق - ۲ - (راجد)

پس نوح بایداں بہ نشست - فاندان نیوتش گم شد

سگ اصحب کہفار و نئے چند - پیغ نیکاں گرفت مردم شد

صحبت صالح ترا صالح کند

صحبت طالح ترا طالح کند

فصل ۲

قوم عاد

(۱) پ ۸ س ۷ - الاعراف - آیت ۶۵

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يُقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ

مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ (۶۵)

ترجمہ - اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا، انہوں نے کہا اے میری

قوم واللہ اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

نوٹے۔ آیات ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ میں قوم سے مکالمہ کا ذکر ہے جو جاری ہے۔  
 آیت ۶۹۔ اَوْ عَجِبْتُمْ اَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ  
 عَلَى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَاذْكُرُوا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ  
 مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَتَرَادَ كُفْرُكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصِطَةً  
 فَادْكُرُوا الْاَعْرَابَ اللّٰهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ (۶۹)

ترجمہ :- کیا تمہیں حیرت اس پر ہے کہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے  
 تم ہی میں سے ایک مرد کے واسطے سے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور وہ وقت یاد کرے  
 جب تمہیں اللہ نے قوم نوح کے بعد آباد کیا اور ڈیل ڈول میں تمہیں پھیلاؤ بھی زیادہ  
 دیا۔ سو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ ہر طرح فلاح پاؤ۔

آیت ۷۰۔ قَالُوا اَجْتَنَّبُنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدًا وَنَذَرَ  
 مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا وَاُنَا جِئْنَا بِمَا لَعِدْنَا اِنْ كُنْتُمْ  
 الصّٰدِقِيْنَ (۷۰)

ترجمہ :- وہ بولے کیا تمہارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم اکیلے اللہ ہی کی عبادت  
 کریں اور انہیں چھوڑ بیٹھیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ اگر تم سچے  
 ہو تو جس (عذاب) کی دھمکی دیتے ہو اسے لے آؤ ہمارے پاس۔

آیت ۷۱۔ قَالِئِنَّهُمْ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَا  
 قَطَعْنَا دَاۤ اِبْرٰالذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰتِنَا وَا مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ (۷۱)  
 ترجمہ :- پھر ہم نے اپنی رحمت سے بچا لیا (بیمیر ہوں) کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ  
 تھے۔ اور ان لوگوں کی جڑ ہی کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ایمان  
 والے تھے ہی نہیں۔

تفسیر :- (۱) قوم ہود .... عراق سے بہت بہت کرمونی عرب میں آباد تھی۔

(۲) قوم عاد جسمانی حیثیت سے بڑی قد آور و قوی ہیکل لوگ تھے۔

(۳) یہ عذاب الہی ایک طوفانی آندھی کے شکل میں آیا تھا۔

(۴) ہودہ سامی نسل کے قدیم ترین پیغمبروں میں سے ہوئے ہیں۔ جنوبی عرب میں

آج بھی قبر نبی ہود کے نام سے ایک مقام مرجع خلائق و زیارت گاہ ہے۔

(۵) قوم عاد کا نام ان کے مورث اعلیٰ کے نام پر ہے۔ ان کا مشہور نسب نامہ یہ ہے۔

عاد بن عوض بن آدم۔ بن سام۔ بن نوح۔

(۶) قوم عاد اپنے زمانہ کی تمدن ترین قوم تھی اپنے لمبے لمبے سفروں کے لئے قریا مثل۔

(۲) س ۲۷ س ۵۲۔ القمر۔ آیت ۱۸:-

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَدَاؤِي وَنَذِيرٍ (۱۸) إِنَّا

أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا نِيَّ يَوْمِ النَّحْسِ مُسْمَرًا (۱۹)

آیت ۲۰۔ تَنْزِيلُ النَّاسِ كَانَهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ (۲۱)

آیت ۲۱۔ فَكَيْفَ كَانَ عَدَاؤِي وَنَذِيرٍ (۲۱)

ترجمہ ۱۔ آیت ۱۸۔ عاد نے بھی تکذیب کی سو (دیکھو) میرا عذاب اور تنبیہات کیسی ہیں؟

آیت ۱۹۔ ہم نے ان پر ایک تند ہوا مسلط کی ایک دائمی نحوست کے دن۔

آیت ۲۰۔ لوگوں کو (اس طرح) اکھاڑ پھینکتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں

کے تینے ہیں۔

آیت ۲۱۔ سو (دیکھو) میرا عذاب اور میری تنبیہات کیسی رہیں؟

آیت ۲۲۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ (۲۲)

ترجمہ ۱۔ اور قرآن کو ہم نے آسان کر دیا ہے نصیحت حاصل کرنے کو سو ہے کوئی نصیحت

حاصل کرنے والا؟

تفسیر (۱) نحوست کے دن۔ ایسی مستقل و پائیدار نحوست ان کے حق میں کہ .... بعد۔

موت بھی انھیں عذابِ آخرت کے حوالہ کرے گا۔

(۲) یوم سے مراد مطلق زمانہ ہے کوئی متعین و محدود مدت مراد نہیں۔

(۳) پڑا ہی بد نصیب ہے وہ جو قرآن مجید کے پُر عبرت و سبق آموز قصوں سے گزرے

اور محض گذرنا چلا جائے ان سے انجامِ بینی کے سبق نہ حاصل کرے۔ (ماجد)

(۳) پ ۲۹ س ۶۹ - آیت ۶ - ۷ - ۸ - ۱۸ -

وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ (۶)

اور رہے عاد سو وہ ایک تیز و تند ہوا سے ہلاک کئے گئے۔

آیت ۷ - سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَنِيَةَ أَيَّامٍ  
حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أُعْجَازٌ  
نَخِلٍ خَاوِيَةٍ (۷)

ترجمہ :- (اللہ نے) اسے ان پر مسلط کر دیا تھاسات راتوں اور آٹھ دنوں

تک لگاتار تو وہاں اس قوم کو یوں گرا ہوا دیکھنا ہے کہ گویا وہ گری ہوئی بکھور کے تنے  
پڑے ہیں۔

آیت ۸ - فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّنْ بَاقِيَةٍ (۸)

ترجمہ :- سو کیا تجھ کو ان میں سے کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے۔

(۴) پ ۳۰ س ۸۹ - آیت ۶ - ۷ - ۸ -

الْمُتَرَكِّفَ فَعَلَّ رُبُّكَ بَعَادٍ (۶) اِرْمِذَاتِ الْعِمَادِ  
الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلَهَا فِي الْبِلَادِ (۸)

ترجمہ :- کیا آپ کو خیر نہیں کہ آپ کے پروردگار نے کیا معاملہ قومِ عاد کے ساتھ کیا

یعنی ارمِ ستون جیسے قد والی جس کا مثل شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا۔

نوٹ :- آیات ۹ تا ۱۲ میں ثمود و فرعون کے ذکر کے بعد باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔



آیت ۱۳، ۱۴۔ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ (۱۳)

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمُرْصَادِ (۱۴)

ترجمہ ۱۔ سو آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ بیشک آپ کا

پروردگار تاک میں ہے۔

تفسیر ۱۔ قوم عاد سے مراد عاد اولیٰ ہے۔ اور ارم اس ہی کے شجرہ نسب میں کوئی

بڑا شخص ہوا ہے جس کی جانب وہ قوم منسوب تھی۔ (ماجد)

### فصل ۳

## قوم ثمود

(۱) پ ۸ س الاغراف ۷ آیت ۷۳

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا  
اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَ تِلْكَ بِنْتُهُ  
مِنْ رَبِّكُمْ وَهَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةٌ فَذُرُّوهَا  
تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمْسُوهَا بِسَوْءٍ فَيَأْخُذَكُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ (۷۳)

ترجمہ ۱۔ اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ (صالح نے) کہا اے

میری قوم! والو اللہ ہی کی عبادت کرو کہ اس کے سوا کوئی (اور) تمہارا خدا نہیں ہے۔ اب تو

تمہارے پاس کھلا ہوا نشان بھی تمہارے پروردگار کی طرف سے آ رہا ہے اللہ کی اٹنی ہے تمہارے

حق میں ایک نشان سوا سے چھوڑے رہو اللہ کی زمین پر کھاتی پھرے اور اس کو برائی کے ساتھ

ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں عذاب دردناک آپکڑے گا۔

تفسیر (۱) قوم کے مورث اعلیٰ کا نام ثمود تھا۔ مشہور نسب نامہ یہ ہے۔ ثمود بن جیشہ بن ارم بن سام بن نوح۔ عاد جس طرح عرب جنوبی و شرقی کے ملک تھے۔ ثمود اس کے مقابل عرب مغربی و شمالی پر قابض تھے۔ ان کے دار الحکومت کا نام حجر تھا۔ یہ شہر حجاز سے شام کو جانے والے قدیم راستہ پر واقع تھا۔ اب عموماً اس شہر کو مدائن صالح کہتے ہیں۔

(۲) یہ شمالی عرب کی ایک زبردست قوم تھی۔ فن تعمیر میں عاد کی طرح اس کو بھی کمال حاصل تھا۔ پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنانا پتھروں کی عمارتیں اور مقبرے تیار کرنا اس قوم کا خاص پیشہ تھا یہ یاد گاریں اب تک باقی ہیں۔ ان پر راجحی و ثمودی خط میں کتبے منقوش ہیں۔

(۳) حضرت صالح کا مزار مبارک جزیرہ نما سینا کے مشرقی کنارہ پر آج بھی زیارت گاہ

خلائق ہے۔

(۴) ..... قوم نے فریاش کی تھی کہ کوئی خارق عادت ہمیں دکھاؤ تو ہم تمہیں سچا سمجھیں۔ ایک خاص قسم کی ادنیٰ کا ظہور اسی فریاش کا نتیجہ تھا۔

(۵) اللہ نے قوم کی درخواست بمعجزہ قبول کر کے ایک ادنیٰ کسی عجیب طریقے سے پیدا کر دی تھی اور پیمبر کے ذریعہ سے حکم دے دیا تھا کہ کوئی اسے چھڑے نہیں۔ یہ اپنے آزاد گھومتی پھرے گی اور جس وقت کوئی اسے نقصان پہنچائے گا بس وہی گھڑ کا عذاب الہی کی ہوگی۔

(۶) انگریز مترجم قرآن سیل نے فرنگی سیاحوں کے مشاہدات کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جس پہاڑ سے وہ ادنیٰ بہ طور خرق عادت برآمد ہوتی تھی اس میں اب تک ایک سنگان سا ٹھٹھے کا موجود ہے۔ اور جزیرہ نمائے سینا میں جبل موسیٰ کے قریب "ناقتہ البنی" کا نقش قدم آج بھی زیارت گاہ خلائق ہے۔

نوٹ آریات ۴، ۵، ۶ میں حضرت صالح کا وعظ۔ نصیحت اور سرداران

قوم کے جواب کا ذکر ہے۔

آیت ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴

وَقَالُوا لِصَالِحٍ اتَّخَذَ آلُوهُ بَنِينَ وَإِن كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۷۷﴾

ترجمہ: غرض اونٹنی کو بھی مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی اور کہنے لگے اے صالح اگر پمیر ہو تو اس عذاب کو لے آؤ جس کی ہمیں دھمکی دیتے ہو۔

تفسیر: اعقر کے معنی کوچھین کاٹ ڈالنے کے ہیں۔ مراد اس سے اونٹ کو ہلاک

کر ڈالنا ہے۔

آیت ۷۸۔ فَأَخَذْتَهُمُ الرِّجْفَةَ فَأَصْبَحُوا فِي

دَارِهِمْ جِثْمِينَ ﴿۷۸﴾

ترجمہ: پس انھیں زلزلہ نے آپکڑا سو وہ اپنے گھر میں اونڈھے پڑے گئے۔

تفسیر: قوم ثمود کی زلزلہ سے ہلاکت تو زمانہ قبل تاریخ کی ہے یعنی اس زمانہ

میں ہوئی جس کی تاریخ اس وقت محفوظ نہیں لیکن اٹلی کے مشہور گل و گلزار شہر یا پستی

کی زلزلہ سے بربادی خد تاریخ کی بات ہے۔ ۶۷ء تھا جب ایک زلزلہ سے یہاں کے نسق

پیشہ باشندے تباہ و ہلاک ہو کر رہ گئے۔ اور جو کچھ بچ رہے تھے انھیں ۶۹ء میں ایک

قدرتی آتشباری نے بھون ڈالا۔ (ماجد)

(۲) پ ۳۰ س ۸۹ - ۶ تا ۱۹۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۷۹﴾ إِرْمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۸۰﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ

مِثْلَهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸۱﴾ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۸۲﴾

ترجمہ: کیا آپ کو خبر نہیں کہ آپ کے پروردگار نے کیا معاملہ قوم عاد کے ساتھ کیا

یعنی قوم ارم ستون جیسے قد والی جس کا مثل شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا۔ اور قوم ثمود کے ساتھ

(کیا کیا) جو وادیوں میں پتھروں کو تراشتے تھے۔

نوٹ آیات ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ میں فرعون کے ذکر کے بعد۔

آیت ۱۳۔ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ مَائٍ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: سو آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوزا برسایا۔

آیت ۱۴۔ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمُرُصَادِ (۱۴)

ترجمہ:- آپ کا پروردگار تاک میں ہے۔

تفسیر:- چنانچہ اگلے سرکشوں کو تو وہ ہلاک کر ہی چکا ہے اور موجودین کی طرف

سے بھی غافل نہیں ہے۔ (ماجد)

### فصل ۴

## حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم

(۱) آیت ۱۵۔ الْحَجْر۔ آیت ۶۱:-

فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ مِنَ الْمُرْسَلُونَ (۶۱)

ترجمہ:- پھر جب وہ فرستادے لوط کے گھرانے میں آئے (یعنی فرشتے)

آیت ۶۲:- قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مِّنْكَرُونَ (۶۲)

ترجمہ:- تو (لوط نے) کہا کہ تم تو اجنبی قوم کے لوگ (معلوم ہوتے) ہو۔

آیت ۶۳:- قَالُوا بَلْ جَعَلْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ (۶۳)

ترجمہ:- وہ بولے نہیں بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ لے کر آئے ہیں جس کے باب میں یہ

شک کیا کرتے تھے۔

(یعنی عذاب و ہلاکت..... بل میں یہ سارا مضمون آگیا کہ ہم انسان ہیں ہی نہیں

بلکہ فرشتے ہیں)

آیت ۶۴:- وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ (۶۴)

ترجمہ:- اور شہر کے لوگ خوشیاں کرتے ہوئے آئے۔

آیت ۶۸۔ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ ضَلُّوا سُبُلًا فَلَا تَفْضَحُون (۶۸)

ترجمہ۔ در لوطنے (کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھے (عام لوگوں میں) نصیحت

نہ کر۔

آیت ۶۹۔ لَعَنَّاكَ إِنَّهُمْ لَكٰفِرٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا بِآيَاتِنَا وَلَغَوِىٰهُمْ أَسْمَآءُ فَلَا يَحِطُّونَ (۶۹)

ترجمہ۔ آپ کی جان کا قسم وہ اپنی سد ہوشی میں (بالکل) بہکے ہوئے تھے۔

آیت ۷۰۔ فَأَخَذْنَا مَثَلًا لِّمَنْ شَاءَكَ مُشْرِكِينَ (۷۰)

ترجمہ۔ پس سورج نکلنے نکلنے انہیں ایک سخت آواز نے پکڑ لیا

آیت ۷۱۔ فَجَعَلْنَا عَلَیْهَا سَآفِلَہَا وَأَمْطَرْنَا عَلَیْہُمْ

حِجَارًا مِّنْ سِجِّیلٍ (۷۱)

ترجمہ۔ چنانچہ ہم نے اس (بستی) کا اوپر کا تختہ نیچے کر دیا اور ان لوگوں پر کھنگر

کے پتھر برسادیئے۔

آیت ۷۲۔ إِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَآیٰتٍ لِّمَنْ یَّوَسِّمِیْنَ (۷۲)

ترجمہ۔ بیشک اس (واقعہ) میں اہل بصیرت کے لئے نشانیاں ہیں۔

آیت ۷۳۔ وَإِنَّہَا لَبَسِیْلٌ مَّقِیْمٌ (۷۳)

ترجمہ۔ اور وہ بستی تو ایک آباد راستہ پر (ملتی) ہے۔

(یعنی عرب و شام کے درمیان خوب چلتے ہوئے راستہ پر)

آیت ۷۴۔ إِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَآیٰتٍ لِّمَنْ یَّؤْمِنُ (۷۴)

ترجمہ۔ بیشک اس (واقعہ) کے اندر ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

تفسیر۔ (۱)۔ تاریخ آج تک (اس قوم کی) ہلاکت و بربادی پر گواہ ہے۔

(۲)۔ توریت میں ہے کہ ”تب خداوند نے سدوم اور عموره پر گندھک اور آگ

خداوند کی طرف سے آسمان پر سے برسائی اور اس نے ان شہروں کو اور اس کے سارے میدان

کو اور ان شہروں کے سب بسنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگتا تھا نیست و نابود کر دیا۔

(پیدائش ۱۹: ۲۳-۲۵)

(۳) سدوم و عمورہ کے برباد شدہ شہر بھر لوط یا بھر مروہ کے کنارے عین اسی راستہ پر واقع تھے جس پر حجاز و شام کے درمیان قافلے برابر آتے جاتے رہتے تھے اور جس سے قرآن مجید کے مخاطبین ادل، اہل عرب خوب واقف و مانوس تھے۔ (ماجد)

(۴) ۲۹ س ۴۹ - آیت ۹ - ۱۰ -

..... وَالْمُؤْتَفِكُ بِالْخَاطِئَةِ (۹)  
فَعَصُوا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ آخِذًا رَّابِيَةً (۱۰)

ترجمہ :- اور الٹی ہوئی بستیوں والوں نے (بڑے بڑے) قصور کئے تھے انہوں

نے اپنے پروردگار کے رسول کی نافرمانی کی سو (اللہ نے) ان کو بہت سخت پکڑا۔

تفسیر :- الْمُؤْتَفِكُ - سے مراد قوم لوط کی الٹی ہوئی بستیاں۔ (ماجد)

نوٹ :- حضرت لوط کی قوم اور عذاب کا ذکر اور بھی متعدد سورتوں میں ہے۔

بالخصوص سورة الاعراف ۷۰ - آیات ۸۰ تا ۸۴ پارہ نمبر ۸ - ۰

## فصل ۵

# اہل مدین

پ ۲۰ س ۲۹ - آیت ۳۶ -

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۖ فَقَالَ لِقَوْمِهِ عُذُّو

اللَّهِ وَارْجُوا يَوْمَ الْآخِرِ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۳۶)

ترجمہ :- اور مدین (والوں) کی طرف رہنے، ان کے بھائی شعیب کو پیغمبر

بنا کر بھیجا) انہوں نے کہا کہ اے میری قوم واللہ کی عبادت کرو اور روز قیامت سے ڈرو اور ملک میں فساد مت پھیلاؤ۔

آیت ۳۷۔ فَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاحْذَرُوا فَكُنْ لَهُمْ لِقَاءَهُمْ فِي دَارِهِمْ جاثِمِينَ (۳۷)

ترجمہ: سو ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا پس انہیں زلزلہ نے آپکڑا وہ اپنے گھروں میں اوندھے گر کر رہ گئے۔

تفسیر: (تحت آیت ۸۵-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰)

۱۔ نسب نامہ: شعیب بن میکیل بن بشجر بن مدین بن ابراہیم۔

۲۔ مدین شہر کا محل وقوع بحر احمر کا ساحل عرب تھا، کوہ طور کے جنوب و شرق میں۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک زوجہ محترمہ قطورہ تھیں انہی کے بطن سے ایک صاحبزادہ مدین نامی تھے، شہر حجب آباد ہوا تو قدیم دستور کے مطابق انہی کے نام سے موسوم ہوا۔ (۴) اہل مدین ایک تجارت پیشہ قوم تھی۔ ان کا اصلی نسق معاملات تجارت میں بد معاملگی اور بددیانتی تھی۔

(۵) ہلاکت اور تباہی ہمیشہ مادی ہی اسباب سے نہیں آتی بلکہ کثرت معاصی

بھی باعث ہو جاتی ہے۔ (راجد)

فصل ۶

## اصحاب الايكة

پ ۱۳ س ۱۵۔ آیت ۷۸-۷۹-۸۰۔

وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ظَالِمِينَ (۷۸)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِآءٌ مُّبِينٌ (۷۹)

ترجمہ ۱۔ اور بیشک بن والے بھی دہڑے ظالم تھے سو ہم نے انہیں بھی ٹھیک کر دیا۔

اور دونوں بتیاں شاہراہ پر واقع ہیں۔

تفسیر ۱۔ یہ لوگ مدین سے متصل رہتے تھے اور حضرت شعیب ہی کی امت میں تھے۔

۲۔ انھما۔ دونوں بتیاں یعنی قوم لوط اور اصحاب الایکۃ کی بتیاں۔ (ماجد)

## فصل ۷

# قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ هَامُن

پ ۲۰ س ۲۹۔ آیت ۱۳۹۔

وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَدْ جَاءَهُمْ  
مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَأَسْكَبُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا  
سَابِقِينَ (۲۹)

ترجمہ ۱۔ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو (بھی ہم نے ہلاک کیا) اور موسیٰ

یقیناً ان لوگوں کے پاس کھلے نشان لے کر آچکے تھے لیکن انہوں نے زمین پر سرکشیاں کی اور

بھاگ نہ سکے۔

آیت ۲۰۔ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذُنُوبِهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ أَرْسَلْنَا  
عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ أَخَذْنَا الصَّيْحَةَ وَمِنْهُمْ  
مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ  
اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۲۰)

ترجمہ ۲۔ سو ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے گناہ کی پاداش میں پکڑ لیا۔ سو ان میں





(۵) ہم کا ضمیر عرب معاصرین کی جانب ہے جن کا ذکر آیات ماقبل میں آیا ہے۔ (ماجد)

(۲) پ ۲۶ س ۵۰ آیت ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ -

كَذَّٰبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودٌ  
وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ  
وَقَوْمُ ثَيْبٍ وَكُلٌّ كَذَّابِ الرَّسْلِ فَحَقَّ وَعِيدِ (۱۴)

ترجمہ ۱۔ ان لوگوں کے قبل قوم نوح اور اہل رس اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط  
والے اور اہل ایکہ اور قوم تبع سب ہی تکذیب پھیروں کی کرچکے ہیں۔ سو میری وعید پوری تری۔

## فصل ۹

# اصحاب الرس

(۱) پ ۱۹ - س ۲۵ - آیت ۱۳۸ -

وَعَادًا وَثَمُودًا وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَقُرُونًا  
بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا (۳۸)

ترجمہ ۱۔ اور ہم نے (اسی طرح ہلاک کیا) عاد اور ثمود اور اصحاب رس کو اور  
ان کے درمیان میں بہت سی امتوں کو۔

تفسیر ۱۱۔ محققین کے قول کے مطابق ایک شہر علاقہ ہمالہ میں تھا۔ یہاں قوم ثمود  
کا کوئی قبیلہ رہتا تھا۔ موجودہ نقشوں میں یہ مقام وادی رُمہ کے علاقہ میں ملتا ہے۔ طول البلد  
مشرقی ۲۳۔ عرض البلد ۲۶ -

آیت ۳۹۔ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا (۳۹)

ترجمہ ۱۔ اور ہم نے ہر ایک کے لئے عجیب عجیب مضامین بیان کئے اور ہر ایک کو ہم

نے بالکل ہی برباد کر دیا۔

تفسیر۔ یعنی ان میں سے ہر ایک امت کو تبلیغ ہر اعتبار سے موثر اور مبلغ ہوتی

رہی اس کے بعد بھی جب یہ لوگ ایمان نہ لائے تو عذاب سے ہلاک کر دیئے گئے۔

آیت ۴۰۔ وَلَقَدْ آتَوْنَا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أَمْطَرْنَا

مَطَرًا السَّوِءِ وَأَفْلَمْ يَكُونُوا يَرُونَهَا بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ

نُشُورًا (۴۰)

ترجمہ۔ اور یہ لوگ (اس بستی پر سے گزر رہے ہیں جس پر پتھر بری طرح

برسائے گئے تھے سو کیا یہ لوگ اس کو دیکھتے نہیں رہتے بات یہ ہے کہ یہ لوگ مر کر جی

اٹھنے کا خیال ہی نہیں رکھتے۔

تفسیر (۱) بستی سے مراد ہیں سدوم وغیرہ قوم لوط کے علاقے۔ جہاں ہو کہ یہ

منکرین اپنی آمد و رفتِ شام میں گزرتے رہتے ہیں۔

(۲) دیکھتے نہیں رہتے یعنی عبرت نہیں پکڑتے۔ مطلب یہ ہے کہ خدائی قانون سے

بغاوت و سرکشی کرنے والی قوموں کی عبرت ناک سزائیں اور بربادیاں خوب ان کے علم میں

ہیں۔ ان کے کھنڈر اور مٹے ہوئے آثار ان کے مشاہدہ میں آچکے ہیں۔

(۳) ”مر کر جی اٹھنے کا خیال ہی نہیں رکھتے“ یعنی اس کا یقین ہی نہیں رکھتے

کہ عمل کی جزا و سزا کا ایک ضابطہ اور دستور و نظام ہے اور ہر عمل پر ایک ثمرہ دنیا

آخرت میں مرتب ہوتا ہے..... ماجد

(۲) پ ۲۶ س ۵۰۔ آیت ۱۲۔

## اہل سبا

(۱) پ ۲۲ س ۳۴ - آیت ۱۵-۱۶-۱۷-

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكِتِهِمْ آيَةٌ جَنَّاتٍ عِنْدَ يَمِينِ  
وَسَيْمَالٍ فِيهَا كُلُوهَا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ بَلَدًا طَيِّبَةً  
وَرَبُّكُمْ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۵)

ترجمہ: یہ سب اور والوں کے لئے ان کے وطن ہی) میں نشان موجود تھا۔ دو قطاریں  
تھیں) باغ (کی) دلہنے اور بائیں کھاؤ اپنے پروردگار کا (دیا ہوا) رزق اور اس کا  
شکر کرو عمدہ شہر اور مغفرت والا پروردگار۔

تفسیر: (۱) یہ ملک سبا وہی ہے جو عرب کے جنوب میں اب علاقہ یمن کہلاتا ہے۔

(۲) یعنی علاقہ میں دو طرفہ باغات کا سلسلہ متصل چلا گیا تھا۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ

ان باغوں کی وسعت ۳۰۰ میل مربع کی تھی اور یہ سارا قبہ فرسودار درختوں اور طرح طرح کے  
لذیذ میووں اور پھلوں سے بھرا ہوا تھا۔

(۳) گویا انہی دنیوی نعمتوں کا اجتماع تھا اور مطالبہ صرف ادائے حقوق کا تھا۔

(۲) آیت ۱۶:- فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعُورِمْ وَبَدَّلْنَاهُمْ  
بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتِي أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثَلٍ وَشَيْءٍ  
مِّنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ (۱۶)

ترجمہ: ۱۔ سو انہوں نے سرتابی کی سوہم نے ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم

نے ان کے دورویہ باغوں کے عوض دو باغ اور دیئے جو بد مزہ پھل جھاؤ اور قد رسنے

قلیل بیری والے تھے۔

تفسیر۔ (۱) یعنی کفر و شرک اور کثرت معاصی میں پڑ گئے اور ناصحین کی کچھ نہ سنی۔

(۲) سد مارب۔ ایک مشہور تاریخی بند ہے جو پہاڑوں کے پانی کے ذخیرہ کے لئے بنایا گیا تھا۔

مارب ملک سبا کا دارالسلطنت تھا۔ موجودہ شہر صنعاء سے کوئی ۶۰ میل مشرق میں ..... قوم سبا ایک بڑی تمدن قوم تھی۔ اس کا یہ کہی میل کا لانا چڑا بند سبا کے انجینروں کی فنکاری کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ یہ عظیم الشان بند ظہور اسلام سے کچھ قبل ٹوٹا ہے تخمیناً ۵۴۲ء میں .....

(۳) یعنی وہ پرفضا باغات مٹا کر اب جنگی خورد و حصار چھنکار باقی رہ گئے۔

آیت ۱۷۔ ذٰلِكَ جَزَاءُ مَن كَفَرَ وَاُوْهَلُ نَجْرِي  
اِلَّا الْكٰفُوْرَ (۱۷)

ترجمہ۔ انھیں ہم نے یہ سزا ان کی ناسپاسی کے سبب دی اور ہم ایسی سزا دے گا سپاس ہی کو دیا کرتے ہیں۔

تفسیر۔ ظاہر ہوتا ہے کہ طاعت کو دنیوی نعمت کے حصول اور معصیت کو اس کے زوال میں دخل ہے۔ (تھانوی)

نوٹ ۱۔ آیات مندرجہ بالا کے بعد مزید دو آیات میں بھی اسی مضمون کا سلسلہ جاری ہے لیکن ان آیات کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ ان کی تفسیر کے بعض ہم امور کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

یہ سلسلہ تفسیر آیت ۱۸ - ۱۹۔

(۱) سبا ایک بڑی تاجر قوم تھی، بحری تجارت ہمیشہ بے شمار دولت کا سبب بن جاتی ہے۔ یہ لوگ بحری راستہ سے ہندوستان اور دریائی ملکوں سے تجارتی سامان لاتے تھے اور پھر یمن سے سمندر کے کنارے کنارے ملک شام کو جلاتے تھے.....

(۲) معلوم ہوتا ہے کہ آج کل کی ریلوں اور جہازوں کی طرح ان لوگوں کے تجارتی قافلے بھی دن رات مسلسل چلا کرتے تھے اور کہ راستے بالکل محفوظ اور بے خطر ہو گئے تھے۔

(۳) طرح طرح کی نافرمانیاں کیں..... کچھ ہلاک ہو گئے اور جو بچے رہے ان کے بھی سامان

تنعم چین گئے۔ بحیثیت مجموعی سب کی حالت قابل عبرت رہ گئی۔

(۴) روایتوں میں آتکے ہے کہ انصارِ مدینہ یعنی قبائل اوس و خزرج انھیں اہل سبا کی اولاد

میں سے تھے۔ (ماجد)

## فصل ۱۱

# ”فرعون“

نوٹ۔ قرآن حکیم کی کم و بیش ۲۳-۲۴ سورتوں میں فرعون کا ذکر ہے۔ کسی سورہ میں

اجمالاً یا اشارہ۔ ظاہر ہے کہ یہ اذکار قصہ کے طور پر نہیں ہیں بلکہ موقع و محل کے اعتبار سے جس قدر واقعات

کا ذکر مناسب یا ضروری ہو سکتا تھا اس قدر واقعات یا حالات، بنا برعبرت پذیر یا

سبق آموزی ارشاد ہوئے ہیں چنانچہ تقدم و تاخر کی ترتیب نہیں ہے۔ قارئین کی آسانی

کے لئے میں نے اس فصل کی ابتدا پارہ ۳ سورہ نمبر ۷۹ سے کی ہے تاکہ سب سے پہلے فرعون

کی ”فرعونیت“ سامنے آجائے۔ اس کے بعد پارہ یا سورہ کی ترتیب کو پیش نظر رکھ کر متعلقہ

آیات قرآن حکیم نقل کی ہیں۔ چونکہ ان سطور کا مقصد صرف فرعون کی سرکشی و سزایابی کا ظاہر کرنا

ہے اس لئے بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق حالات اور واقعات کو شامل نہیں

کیا گیا ہے۔

وضاحت کی غرض سے پ ۱ س ۲- آیت ۲۹-۵۰ کی تفسیر مختلف کتب تفسیر سے

اخذ کر کے سطور ذیل میں تحریر کی جاتی ہے۔

تفسیر۔ پ ۱ س ۲- آیت ۲۹-۵۰۔

(۱) فرعون نے خواب دیکھا تھا۔ نجومیوں نے اس کی تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک

شخص پیدا ہوگا جو تیرے دین اور سلطنت کو غارت کر دے گا۔ فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں

جو بٹیا پیدا ہو اس کو مار ڈالو اور جو بیٹی ہو اس کو خدمت کے لئے زندہ رہنے دو خدائے تعالیٰ نے  
موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا اور زندہ رکھا (عثمانی)

(۲) الف - قوم قبیط و عمالیق سے جو مصر کا بادشاہ ہوا اس کو فرعون کہتے ہیں حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریاں ہے۔ یہاں اسی کا ذکر ہے۔ اس  
کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی آل فرعون سے اس کے متبعین مراد ہیں۔

ب - فرعون نے بنی اسرائیل پر نہایت بے دردی سے محنت و شفقت کے دشوار کام لازم

کئے تھے۔ پتھروں کی چٹانیں کاٹ کر ڈھوتے ڈھوتے ان کی مکریں گردنیں زخمی ہو گئی تھیں۔۔۔۔ اور  
طرح طرح کی بے رحمانہ سختیاں تھیں (خازن وغیرہ)

ج - فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس کا طرف سے آگ آئی اس نے مصر کو گھیر

لیا۔ تمام قبیطوں کو جلا ڈالا بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچایا اس سے اس کو وحشت ہوئی  
کاہنوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیرے ہلاکت اور زوال سلطنت  
کا باعث ہوگا۔ یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کر دیا جائے

دائیاں تفتیش کے لئے مقرر ہوئیں بارہ ہزار اور پندرہ ستر ہزار لڑکے قتل کر ڈالے  
گئے اور نوے ہزار حمل گرا دیئے گئے اور مشیت الہی سے اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے

قوم قبیط کے رؤساء نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے  
اس پر ان کے بچے بھی قتل کئے جاتے ہیں تو ہمیں خدمتگار کہاں سے میسر آئیں گے۔ فرعون نے

حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کئے جائیں اور ایک سال چھوڑے جائیں تو جو سال چھوڑنے  
کا تھا اس میں حضرت ہارون پیدا ہوئے۔ اور قتل کے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت

ہوئی۔ (۵) فرعون اور اس کے لشکر کی غرقابی محرم کی دسویں تاریخ کو ہوئی حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی

یہوذا اس دن کا روزہ رکھتے تھے حضور نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ

علیہ السلام کی فتح کا خوشی منانے اور اس کی شکر گزاری کرنے کے ہم یہود سے زیادہ حقدار ہیں  
اس سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ سنت ہے۔ (لغیم)

۳۔ منقول از تفسیر ماجدی منزل ۱ صفحہ ۱۲۱۔

فرعون اور مصری گورنمنٹ کے مظالم سالہا سال برداشت کرنے کے بعد بالآخر حضرت  
موسیٰ کی قیادت میں ساری قوم اسرائیل نے مصر کی سکونت ترک کر کے اپنے آبائی وطن شام و  
فلسطین کو چلا جانا طے کیا۔۔۔۔۔ شب کی تاریکی میں راستہ بھول گئے۔۔۔۔۔ فرعون کو  
خبر ہو گئی اور وہ اپنے لشکر کی کمان خود کرتا ہوا تیزی سے تعاقب میں آ پہنچا۔ اب اسرائیلیوں کے  
سامنے مشرق کی جانب سمندر تھا (بحر قلزم یا بحر احمر) اور دائیں بائیں پہاڑیائی تھیں اور  
پشت پر مغرب کی جانب مصری لشکر۔ زمانہ پندرہویں صدی قبل مسیح ۱۲۵۰ ق۔ م۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وحی الہی کے اشارے سے فرمایا کہ بلا توقف سمندر میں  
چل پڑو۔ سمندر کا پانی سمٹ کر دونوں طرف پہاڑ جیسی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا اور میان  
میں خشک راستہ پیدا ہو گیا۔ اسرائیلیوں کا قافلہ عبور کر گیا۔ اتنے میں فرعون بھی لب ساحل  
پہنچ گئے۔ منظر دیکھ کر وہ بھی پیدل اور سوار خشک سمندر میں در آئے۔۔۔۔۔ پانی کی وہ  
کھڑی ہوئی دیواریں آنا فنا آ پس میں مل گئیں۔۔۔۔۔ فرعون مدہ اپنے لشکر کے غرق ہو گیا۔

سمندر کا پھٹ جانا اور درمیان میں خشکی کی راہ بن جانا کچھ ایسا زیادہ رقی  
عادت ہے بھی نہیں۔ کہ اس کی نظیر کہیں ملتی ہی نہ ہو۔ بحری زلزلہ کے وقت ایسی صورتیں پیش  
آتی رہتی ہیں چنانچہ ۱۹۳۲ء میں جو عظیم الشان زلزلہ بہار اور اطراف بہار میں آیا۔ اس موقع  
پر صوبہ کے صدر مقام شہر ٹنپہ میں دن دھاڑے کوئی ڈھائی بجے کے وقت ایک مجمع کثیر  
نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ گنگا جیے وسیع و عریض دریا کا پانی چشم زدن میں غائب  
ہو گیا۔ اور اتنے چوڑے پاٹ میں بجائے دریا کے دھاڑے کے خشک زمین نکل آئی اور  
یہ حیرت انگیز اور دہشت ناک منظر چند سکند نہیں چار پانچ منٹ تک قائم رہا یہاں



تک کہ دریا اسی بون رقتاری کے ساتھ یک بیک زمین سے ابل کر پھر جاری ہو گیا واقعہ کی مفصل رویداد ایک وقائع نگار کے قلم سے انگریزی روزنامہ پانیر لکھنؤ کی ۲۰ جنوری ۱۹۱۳ء کی اشاعت میں درج ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ مورخین اور ائمہ میں کاتھمینہ ہے کہ پندرہویں اور سولہویں صدی قبل مسیح کا تھا۔

سال ولادت غالباً ۱۵۲۰ ق.م۔ سال وفات غالباً ۱۴۰۰ ق.م

توریت میں ہے کہ عمر ۱۲۰ سال کی پائی۔

(۱۱) پ ۳۰ س ۴۹ - ۱۵۰ -

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى (۱۵)

آپ کو موسیٰ کا قصہ پہنچا ہے۔

إِذْ نَادَى رَبَّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (۱۶)

(یاد کرو وہ وقت) جب انھیں ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان (یعنی)

طوی میں پکارا۔

إِذْ هَبَّتْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ (۱۷)

کہ آپ فرعون کے پاس جائیں اس نے سرکشی اختیار کی ہے۔

قُلْ هَلْ لَّكَ إِلَىٰ أَنْ تَزُكَّىٰ (۱۸)

سو اس سے کہتے کیا تو چاہتا ہے کہ تو درست ہو جائے۔

وَأَهْدِيكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ (۱۹)

اور میں تیری رہنمائی تیرے پروردگار کی طرف کر دوں جس سے تو

خشیت اختیار کرے۔

## فَارِسُ الْاَيَّةِ الْكُبْرَى (۲۰)

پھر ہم نے اسے بڑی نشانی دکھائی۔ (ترجمہ از احمد رضا خان) ”پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی“

## فَكَذَّبَ وَعَصَى (۲۱)

لیکن اس نے جھٹلایا اور کہنا نہ مانا۔

## ثُمَّ اَدْبَرَ كَيْفِي (۲۲)

پھر وہ جدا ہو کر کوشش کرنے لگا۔

## فَحَشَرَ فَنَادَى (۲۳)

اور ر لوگوں کو جمع کیا پھر بلند آواز سے تقریر کی

## فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمْ الْاَعْلَى (۲۴)

اور کہا کہ میں ہوں تمہارا رب اعلیٰ

## فَاَخَذَ اللهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُولَى (۲۵)

اس پر اللہ نے اسے پکڑ لیا آخرت اور دنیا کے عذاب میں۔

## اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشَى (۲۶)

بیشک اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے اس کے لئے جو خشیت رکھتا ہو۔

تفسیر:- ۱۔ شہنشاہ مصر فرعون قاہرہ و جاہر کی اسرائیلی رعایا کے ایک فرد

موسیٰ عمران کو حکم دیتا ہے کہ جا کر اپنے فرما نروا پر توجید کی تبلیغ کرو..... آپ اس سے جا کر

کہتے ہیں..... آپ ہی کی خیر خواہی میں صلاح و فلاح کی تدبیریں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

۲۔ مصریوں کے عقیدے میں سیکے بڑا دیوتا سورج تھا۔ اور جو بادشاہ وقت

ہوتا وہ اسی معبود اعظم کا اوتار ہوتا۔ اور اسی طرح خود بھی معبود اعظم کا درجہ رکھتا

تھا۔ یہی بادشاہ وقت فرعون کہلاتا تھا۔

۳۔ شاہ پرستی کا یہ مذہب بابل و کلدانیہ میں بھی رہ چکا ہے۔ اور آج بھی

(۱۹۲۳ء میں) اس کا نمونہ جاپان میں مل سکتا ہے۔ سیکا ڈوگو یا ترجمہ ہے فرعون کا۔  
۳۔ لمن دینحشی یعنی جن کے دل میں خشیت ہے وہی اس واقعہ سے عبرت و نصیحت  
کا پورا سبق حاصل کریں گے۔

(۵) نَكَالَ الْآخِرَةِ یعنی آگ میں حرق۔

وَالْأُولَىٰ - یعنی پانی میں غرق۔ (راجد)

(۱۲) پ ۱۹ س ۲۶ - آیت ۵۲ :-

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِلَيْكُمْ فَاتَّبِعُونِ (۵۲)

اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ شباً شب میرے (ان) بندوں کو لے کر نکل جاؤ تم

لوگوں کا پیچھا (بھی) کیا جائے گا۔

آیت ۶۰ :- فَاتَّبِعُوهُمْ مَشْرِقِينَ (۶۰)

غرض سورج نکلنے پر انہوں نے ان کو پیچھے سے جایا۔

آیت ۶۱ :- فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعُ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا

لَمُدُّرَكُونَ (۶۱)

پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ہمراہی (گھبرا کر)

بول اٹھے کہ ہم تو بس پکڑے گئے۔

آیت ۶۲ :- قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ (۶۲)

(موسیٰ نے) فرمایا ہرگز نہیں کیونکہ میرے ہمراہ میرا پروردگار ہے وہ مجھے اچھی راہ

بتا دے گا۔

آیت ۶۳ :- فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ اضْرِبْ

بِعَصَاكَ الْبَحْرَ ط فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ (۶۳)

پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے عصا کو دریا پر مارو چنانچہ وہ دریا پھٹ

گیا اور ہر حصہ اتنا بڑا تھا جیسے بڑی پہاڑی۔

آیت ۶۴۔ وَأَرْسَلْنَا شَرًّا لِّلْآخِرِينَ (۶۴)

اور ہم نے دوسرے فریق کو بھی اس مقام پر پہنچا دیا۔

آیت ۶۵۔ وَأَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَّعَهُ أَجْمَعِينَ (۶۵)

اور ہم نے موسیٰ اور ان کے ساتھ والوں کو بچا لیا۔

آیت ۶۶۔ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخِرِينَ (۶۶)

پھر دوسرے فریق کو غرق کر دیا۔

(۳) پ ۱۱ س ۱۰۔ آیت ۹۰۔

وَجُوزُنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ  
وَجُنُودُهُ لَغْيًا وَعَدُوًّا حَتَّىٰ إِذَا دَرَكَهُ الْغَرَقُ  
قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ  
بُنُو إِسْرَائِيلَ وَآنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ (۹۰)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم و زیادتی

(کے ارادہ) سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو بولا میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی

خدا نہیں بجز اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلموں میں (داخل ہوتا) ہوں۔

آیت ۹۱۔ أَلَمْ نَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (۹۱)

(یہ) اب! حالانکہ تو تو سرکشی ہی کرتا رہا قبل تک اور تو مفسدوں (رہا)

میں شامل رہا۔

آیت ۹۲۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ

أَيُّهُ طَوْأَنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنِ أَيَّتِنَا لَغَفَلُونَ (۹۲)

سو آج ہم تیرے جسم کو نجات دے دیں گے تاکہ تو ایک نشان (عبرت) پیچھے آنے والوں

کے لئے رہے اور بے شبہ بہت سے لوگ ہماری (ایسی) نشانیوں سے غافل ہیں۔

تفسیر۔ ۱۔ قَالَ اٰمَنْتُ۔ بدحواس و سرسیمہ ہو کر اور ملائکہ عذاب کو معائنہ کرنے

کے بعد جیسا کہ ہر کافر و منکر کو موت کے وقت فرشتگان عذاب کا معائنہ ہوتا رہتا ہے۔

۲۔ جب ڈوبنے لگا۔ یعنی اب عالم برزخ کا شاہدہ ہو رہا تھا۔

۳۔ اَلْعُنَا۔ جبکہ انکشافِ آخرت شروع ہو چکا اور قبولِ ایمان کا وقت نہیں رہا۔

۴۔ ایک غرق شدہ فرعون مصر کی نعش ماہرینِ اشریات کو مدت ہوئی قدیم مصری شہر

تھیس (THEBES) میں مل گئی تھی اور آج قاہرہ کے عجائب خانہ میں محفوظ ہے۔ (باجد)

(۴) ۱۹ س ۲۶۔ آیت ۵۷۔

فَاٰخِرُ جَنَّةٍ مِّنْ جَنَّتٍ وَعُيُوْنٍ (۵۷) وَكُنُوْزٍ  
وَمَقَامٍ كَرِيْمٍ (۵۸)

پھر ہم نے انہیں نکال باہر کیا باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانات

آیت ۵۹۔ وَاُوْرثْنٰهَا بَنِيْ اِسْرٰٓءِيْلَ (۵۹)

اور ہم نے ان کے بعد ان کا مالک بنی اسرائیل کو بنا دیا۔

تفسیر۔ ..... خاص مصر ہی کے باغ اور چشمے مراد نہیں چنانچہ اسرائیلیوں کو

ایک عرصہ بعد فلسطین میں حکومت مل گئی۔ اور داؤد و سلیمانؑ کی زبردست بادشاہتیں

قائم ہو گئیں..... حضرت سلیمان کے زمانہ میں مصر کے علاقہ دار السلطنت میں شامل

ہو گئے تھے۔ اور یرمیاہ نبی کے زمانہ میں تو مصر یہود کا وطن از سر نو بن گیا تھا۔

(۵) پ ۱ س ۲۔ آیت ۳۹۔ ۵۰۔ مدنی:-

مخاطب بنی اسرائیل:-

وَ اِذْ جَعَلْنَاكَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكَ سُوْعًا

الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ  
 وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ (۱۴۹)

ترجمہ :- اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی تھی  
 جو تمہارے اوپر بڑا عذاب توڑ رہے تھے۔ تمہارے لڑکوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں  
 کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔

آیت ۵۰۔ - وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ  
 وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ (۱۵۰)

ترجمہ :- اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا تھا  
 پھر ہم نے تمہیں نجات دے دی اور فرعون والوں کو غرق کر دیا اور آنحضرت  
 تم دیکھ رہے تھے۔

## عذاب بالعموم

۱۱) پ ۶۵- آیت ۶۵:-  
 قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ  
 فَوْقِكُمْ أَوْ مِّنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبَسَكُمْ شِيعًا وَ  
 يُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۚ اُنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ  
 الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ (۶۵)

ترجمہ:- آپ کہہ دیجئے کہ وہ (اس پر بھی) قادر ہے کہ تمہارے اوپر کوئی عذاب  
 مسلط کر دے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے یا تمہیں گروہ گروہ کر کے  
 بھڑادے اور تمہیں ایک دوسرے کو لڑائی (کامزہ) چکھادے۔ آپ دیکھئے ہم کس کس  
 طرح دلائل کو الٹ پھیر کر بیان کرتے ہیں شاید کہ وہ لوگ سمجھ جائیں۔

تفسیر:- (۱) یہاں دنیوی مصائب کا تین عام و متعارف صورتوں کی طرف توجہ

دلائی ہے۔

(الف) مِّنْ فَوْقِكُمْ۔ یعنی اوپر سے آئینوں اور عذاب جیسے پتھر۔ آندھی۔ طوفان وغیرہ

ایک تفسیر ظالم حاکموں سے بھی آئی ہے۔

(ب) مِّنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ۔ یعنی نیچے سے آنے والا عذاب زلزلہ۔ سیلاب وغیرہ

..... سرکش رعایا۔ نافرمان غلام۔

(ج) يُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ۔ تیسری قسم عذاب الہی کی یہ بیان ہوئی ہے کہ

گروہ کو گروہ سے بھڑادیا جائے اور انسان کا ملک الموت انسان کو بنا دیا جائے یہ عذاب

آسمانی اور زمینی عذابوں سے گھٹ کر نہیں کچھ بڑھ کر ہی ہے۔ اس کا تجربہ دنیا کو

خوب ہو چکا ہے۔ اور آج بھی جنگ ختم ہو جانے کے سال بھر بعد (۱۹۲۶) میں  
بھی ہو رہا ہے۔

(۲) امام قرطبیؒ اٹھسویں صدی ہجری کے آدمی ہیں۔ فرماتے ہیں.....  
مشاہدہ میں آچکا ہے۔ ہمارے ہی بھائی بند دشمن بن کر ہم پر مستولی ہوئے۔ آپس میں  
تلوار چلی جائیں گئیں مال لٹا اور ایک نے دوسرے کی جان و مال کو حلال سمجھا۔ اناللہ۔  
(۳) لعنہم لفقہوں۔ یعنی ہم دلائل و شواہد کو اسی لئے واضح کر رہے ہیں کہ اب بھی  
یہ نادان شرک و معصیت کی قباحتوں کو سمجھ جائیں۔ ماجد

(۴)۔۔۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے نزدیک یہ بھی ایک عذاب ہے کہ کوئی  
امت ایک طریقہ پر جمع رہنے کی جگہ مختلف گروہ بندیوں میں بٹ جائے اور ہر گروہ دوسرے  
گروہ کو اپنی شدت کا مزہ چکھانے لگے۔ افسوس کہ مسلمان بھی اسی عذاب میں مبتلا ہیں  
(آزاد)  
(۵) الف۔ یعنی خدا کے اہمال و درگزر کو دیکھ کر مامون اور بے فکر نہ  
ہونا چاہیے۔ جس طرح وہ شدائد اور مصائب سے نجات دے سکتا ہے اُسے  
یہ بھی قدرت ہے کہ کسی قسم کا عذاب تم پر مسلط کر دے۔

(ب) عذاب کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ (۱) جو اوپر سے آئے جیسے پتھر  
برسنا یا طوفانی ہوا اور بارش (۲) جو پاؤں کے نیچے سے آئے جیسے زلزلہ یا سیلاب  
یہ دونوں خارجی اور بیرونی عذاب ہیں جو اگلی قوموں پر مسلط کئے گئے۔ حضور صلعم کی  
دعا سے اس امت کو اس قسم کے عام عذاب سے محفوظ کر دیا گیا ہے یعنی اس قسم کا  
عذاب جو گزشتہ اقوام کی طرح اس امت کا استیصال کر دے نازل نہ ہوگا۔  
تیسری قسم عذاب کی۔۔۔۔۔ اس امت کے حق میں باقی رہی ہے اور وہ پارٹی بندی۔  
باہمی جنگ و جدل اور آپس میں خونریزی کا عذاب ہے۔ (عثمانی)



(۲) پ ۸ س ۷ - آیت ۱۲ -

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فِجَاءَهَا بِأُسْنَابِنَا  
 وَأُوهُمُ قَائِلُونَ (۱۲)

ترجمہ - اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے انہیں تباہ کر دیا اور ان پر ہمارا عذاب رات کو پہنچا یا وہ دو پہر کو آرام میں تھے -

(۳) پ ۹ س ۷ - آیت ۱۹ -

أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا  
 وَهُمْ نَائِمُونَ (۱۹)

ترجمہ - تو کیا بستی والے اس سے بیخوف ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب شب کے

وقت آ پڑے در آنحالیکہ وہ سو رہے ہوں -

(۴) آیت ۱۹ - أَوْ أَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا  
 ضُحًى وَهُمْ يُلْعَبُونَ (۱۹)

ترجمہ - یا کیا بستی والے اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن

چڑھے آ پڑے در آنحالیکہ وہ کھیل میں لگے ہوں -

تفسیر - یعنی خدا اور آفت کو بھولے دنیا کی غفلتوں اور بدستییوں

میں پڑے ہوں -

# فرشتوں کی رفاقت

(۱) پ ۲۲ س ۴۱ - آیت ۱۳۰ -

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ  
عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَالْبَشِيرُ وَالْبَاجِنَةُ  
الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (۱۳۰)

ترجمہ۔ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر (اس پر) قائم رہے  
ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو اور خوش ہو جنت کے ملنے پر  
جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہے۔

تفسیر۔ (۱) توحید پر استقامت کا مفہوم کیا ہے... حضرت علی رضی اللہ  
عنه فرماتے ہیں کہ اللہ کے عائد کردہ فرائض فرما برداری کے ساتھ ادا کرتے رہے۔

(تفہیم جلد ۴)

(۲).... استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجا

لائے اور معاصی سے بچے۔ (نعیم)

(۳) قَتَنَزَّلُ..... یہ فرشتے رحمت اور بشارت کے ہوں گے اور ان کا نزول

پہلے موت کے وقت ہوگا پھر قبر میں اور پھر بعثت کے وقت..... محققین عارفین نے.....

کہا ہے کہ ملائکہ رحمت کا نزول تو مومنین صادقین پر ہر وقت اور ہر آن ہوتا رہتا ہے.....

امام رازکائی نے کہا ہے کہ یہ آیت مومن کے حق میں بہت بڑی بشارت ہے اور ایک وعدہ اس

امر کا ہے کہ اسے کوئی غم و حزن نہ موت کے وقت ہوگا نہ قبر میں نہ حشر میں۔ بلکہ ان سارے

موقعوں پر وہ مطمئن و پرسکون رہے گا۔ (ماجد)

(۴) مومن ناظر کو چاہیے کہ جب اس آیت پر بشارت پر پہنچے تو آگے بڑھنے سے قبل ذرا اپنی موت کے وقت کا اس وعدہ الہی کے ساتھ مراقبہ کرے۔ نزع میں کہ انتہائی بے بسی کا وقت ہوتا ہے یہ فرود رحمت کس درجہ باعث بشارت و شادمانی ہوگا۔  
 ..... زبان کا کوئی لفظ مسرت و انبساط کی اس انتہائی کیفیت کو ادا کر ہی نہیں سکتا..... جلال الدین سیوطی نے ..... ایک بڑی طویل حدیث اس مضمون کی نقل کی ہے کہ مومن صالح کی روح کے قبض کے وقت فرشتہ موت اس کے پاس اس کی دلچسپیوں کا بہتر سے بہتر سامان لے کر آتا ہے اور جس طرح بچہ کے نشتر لگنے کے وقت اسے بہلا پھسلا لیا جاتا ہے..... مومن کو..... بہلا کر چپکے سے بلا شائبہ تکلیف اس کی روح جسم سے باہر لے آتا ہے..... فرشتے اس کے حق میں دعائیں اور طلب مغفرت کرتے ہیں۔ ماجد

(۲) آیت ۳۱:- نَحْنُ أَوْلَىٰ بِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ ج وَ لَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُنَّ أَنفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ (۳۱)

ترجمہ:- ہم تمہارے رفیق تھے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے اور تمہارے واسطے اس (جنت) میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کو تمہارا جی چاہے اور تمہارے واسطے موجود ہے جو کچھ بھی تم مانگو

تفسیر:- نیکی کے فرشتے مومن صالح کے رفیق اس دنیا میں برابر رہا کرتے ہیں اور ہر وقت اسے صالحیت کی ترغیب بطریق الہام دیتے رہتے ہیں اور آخرت میں ان کی ملاقات و رفاقت کا ذکر تو قرآن مجید میں بار بار آیا ہے۔ (ماجد)

(۳) آیت ۳۲:- نَزَّلْنَا مِنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ (۳۲)

ترجمہ:- (یہ) بطور مہمانی کے (خدا نے) غفور و رحیم

کی طرف سے۔

(۴) پ، س ۶ - آیت ۱۶۱ -

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ  
 إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفِرُّونَ (۶۱)

ترجمہ - اور وہ غالب ہے اپنے بندوں کے اوپر اور وہ تمہارے اوپر نگراں (فرشتے) بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آجاتی ہے تو اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔

تفسیر - (۱) یہ فرشتے اعمال کی کتابت کیلئے بھی ہوتے ہیں اور جان کی حفاظت کیلئے بھی (باجد)

باب ۱۹

## دَعْوَاتِ إِلَى اللَّهِ

پ ۲۲ س ۲۱ - آیت ۱۳۳ -

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا  
 قَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ترجمہ - اور اس سے بہتر بات کس کی ہے جو (دوسروں کو) اللہ کی طرف بلائے اور

(خود) نیک عمل کرے اور کہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

تفسیر - (۱) ہر داعی الی اللہ اس کے تحت میں آجاتا ہے خواہ وہ حاکم عادل ہو یا

فوجی مجاہد۔ مدرس ہو یا واعظ شیخ طریقت ہو یا دینی کتابوں کا مصنف۔

(۲) فقہانے اس کے تحت میں لکھا ہے کہ خلوت و اعتزال و سکوت زاہدانہ سے امر

بالمعروف اولیٰ و انشرف ہے۔

(۳) بہترین قولی عبادت دعوت الی اللہ ہی ہے۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ أَتَىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۚ

ترجمہ - اور اس دن سے ڈرتے رہو جس میں تم (سب) اللہ کی طرف لوٹتے

جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کا معاوضہ پورا پورا ملیگا اور ان پر ظلم رزرا بھی نہ ہوگا۔

# تُورِثُ الْآخِرَةَ

(حصہ اول)

مشتمل بہ معلومات (چند) مضامین قرآن حکیم

مُرتَبَّہ

مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَآلِهِ وَآلِهِ

۱۵۰-۱۹-۲۰ پنے ای سی ایچ ایس

خالد بن ولید روڈ

کراچی ۲۹